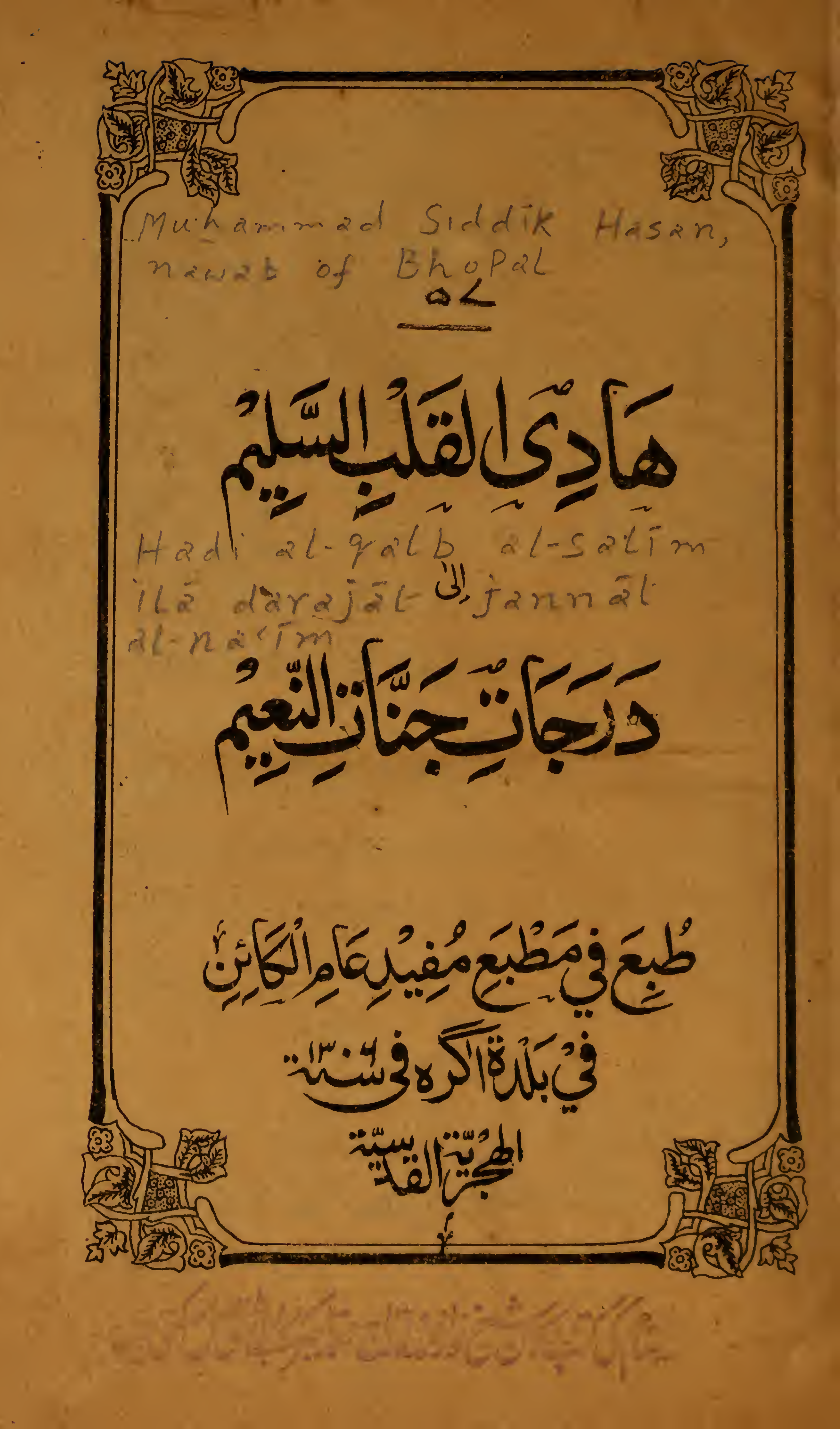


Muhammad Siddik Hasan, nawab of Bhopal

٥٧

هادي القلب السليم

Hadi al-qalb al-salim ilā darajāt jannāt al-naʿīm

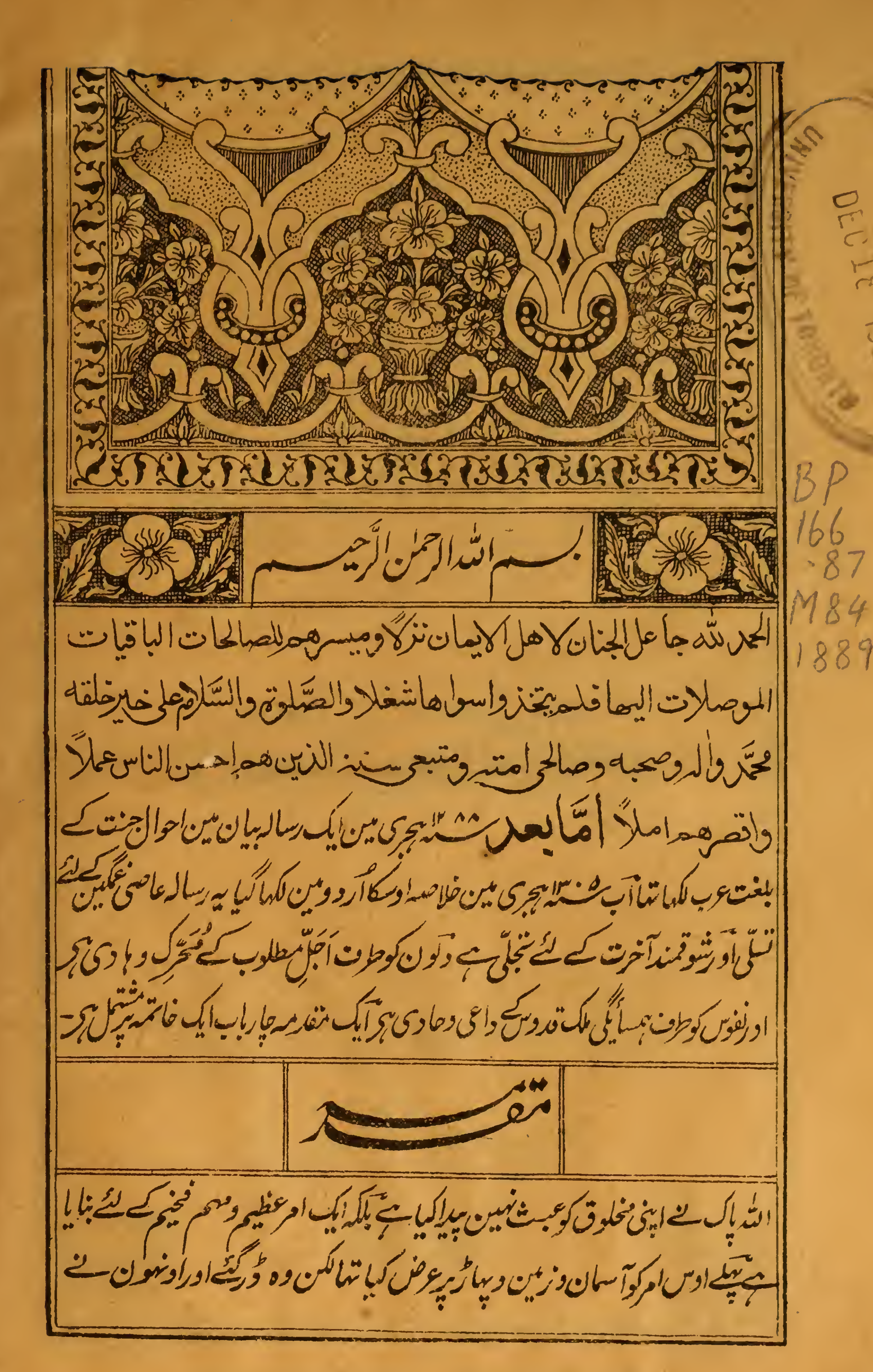
الى

درجات جنات النعيم

طبع في مطبع مفيد عام الكائن

في بلدة اكره في سنة ١٣٠٦

الهجرية القدسية



بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ جاعل الجنان لاہل الایمان نزلاً ومیسرہم للصالحات الباقیات الموصلات الیہا فلم یتخذ واسواہا شغلاً والصلوٰۃ والسلام علی خیر خلقہ محمد والہ وصحبہ وصالحی امتہ ومتبعی سنتہ الذین ہم احسن الناس عملاً واتقرہم املاً **امّا بعد** سنہ ۱۲۸۸ ہجری مین ایک رسالہ بیان مین احوال جنت کے بلغت عرب لکہا تہا اب سنہ ۱۳۰۵ ہجری مین خلاصہ اوسکا اُردو مین لکہا گیا یہ رسالہ عاصی غمگین کے لئے تسلّی اور شوقمند آخرت کے لئے تجلّی ہے دلون کو طرف اجلّ مطلوب کے متحرّک وہادی ہے اور نفوس کو طرف ہمسائگی ملک قدوس کے داعی وحادی ہے ایک مقدمہ چار باب ایک خاتمہ پر مشتمل ہے۔

متقدمہ

اللہ پاک نے اپنی مخلوق کو عبث نہین پیدا کیا ہے بلکہ ایک امر عظیم ومہم فخیم کے لئے بنایا ہے پہلے اوس امر کو آسمان وزمین وپہاڑ پر عرض کیا تہا لکن وہ ڈر گئے اور اونہون نے

اس بارگران کے اوٹھانے سے انکار کیا مگر انسان نے باوجود اس ضعف وعجز کے اوسکا اوٹھانا منظور کرلیا انّا عرضنا الامانة علی السّموات والارض والجبال فابین ان یحملنها واشفقن منها وحملها الانسان انه کان ظلومًا جهولا ۵

آسمان بار امانت نتوانست کشید		قرعۂ فال بنام من دیوانہ زدند	

لکن پھر اکثر لوگون نے اوس بوجھہ کو اپنی پشت سے گرادیا اور بوجہ سخت گرانی و بار کے اوسکو اوٹھانہ سکے دنیا کے ہمنشین مثل چوپایون کے ہوگئے نہ اپنے ایجاد کرنے والے کو پہچانا اور نہ اوسکا کوئی حق اپنے اوپر جانا اور نہ یہ سمجھے کہ ہم اس خاکدان فنا مین کیون بھیجے گئے ہین یہ تو اوس دار القرار کا ایک گزرگاہ ہے پس بس اور نہ یہ معلوم کیا کہ ہمارا قیام اس مسافرخانہ مین بہت کم ہے اور ہمکو جلد یہان سے طرف آخرت کے جانا ہے حرص نے اونکو اپنا مملوک کرلیا اور داعی عقل اونسے غائب ہوگیا یہ طول امل کے دہوکے مین آگئے اور انکے دلون پر سوء عمل کا زنگ جمگیا اب ساری ہمت انکی یہی حاصل کرنا لذات دنیا وشہوات نفوس کا ہے جسطرح ہاتھہ آئے لینا چاہیئے اور جسجگہہ سے ملے چھوڑنا نچاہیئے یہ اسی دنیا کی ظاہر زندگی کو زندگی جانتے ہین اور حیات آخرت سے بالکل غافل ہین اوسکو کچھہ نہین پہچانتے سو جسطرح یہ اللہ کو بھول گئے اوسیطرح اللہ نے بھی اونکو بُہلادیا ہے یہ خدا کے فاسق و نافرمان ہین اور غلبۂ جہل سے خُدّام شیطان ایسے شخص کی غفلت سے بڑا تعجب آتا ہے کہ جسکے لحظات معدود ہون اور ہر سانس اوسکی ایک نے قیمت چیز ہو جو ہاتھہ سے جاکر پھر قابو مین نہین آتی ہے جب اوسکو موت آئیگی تو ویرانی تن اور فراق لذت سے نہایت درجہ کا قلق اوسکو دامنگیر حال ہوگا اب اگر اتفاقًا کسی کو اس بات کا خطرہ بھی آجاتا ہے کہ وہ کس کام کے لئے بنایا گیا تھا اور اب وہ کس شغل مین گرفتار ہے تو وہ اس

خطرے کو اعتماد عفو پر ٹالدیتا ہے اور کہتا ہے کہ اللہ غفور رحیم ہے گویا اوسکو اس امر کی کچھہ خبر ہی
نہین ہے کہ اللہ کا عقاب ایک عذاب الیم ہے ہان جو لوگ کہ توفیق یافتہ ہین وہ جان چکے
ہین کہ ہم کون ہین اور کس لئے پیدا ہوئے ہین اونہون نے جو سر اوٹھایا تو یہ دیکھا کہ سب سے
بڑا غبن یہی ہے کہ ایسی چیز کو کہ جسے نہ کسی آنکھہ نے دیکھا ہے اور نہ کسی کان نے سُنا اور نہ
کسی دلپر اوسکا خطرہ گزرا اور ابد الآباد تک بلا زوال رہیگی اور کبھی ختم نہو چکیگی عوض ایک
ذراسی زیست کے جو کہ خواب و سراب ہے اور آلودہ غصّہ و اندوہ و تپ و تاب کہ اگر یہان
ذراسا ہنستا ہے تو مدت تک روتا ہے اور اگر ایک دن خوش ہوتا ہے تو مہینون غمگین رہتا ہے
فروخت کردے اوس نادان کے حال پر نہایت افسوس و حسرت ہے کہ جو صورت حلیم مین
دیوانہ ہو کر غلاف عقلمندی مین نظر آتا ہے کیونکہ اوسنے ایک حظ فانی خسیس کو ایک حظ باقی
نفیس پر اختیار کیا ہے اور وہ جنت کہ جسکا عرض برابر ارض و سموات کے ہے اوسکو
عوض مین ایک قید خانہ اصحاب آفات و بلیات کے بیچ ڈالا ہے وہ پاکیزہ گھر جنکے نیچے
نہرین جاری ہین اونکو عوض مین ایک اصطبل خراب کے دیدیا ہے وہ کنواری عورتین جو
ہم عمر اور پیار دلاتی ہین گویا کہ یاقوت و مرجان ہین اونکو عوض مین سڑی گُھسی بُری بدخلق
عورتون کے جو زنا کرتی پیار کرتی ہین مول لیا ہے وہ حورین دلربا جو موتیون کے خیمون کے
اندر ہونگی اونکے بدل مین ان ناپاک عورتون کو جو گرفتار اسقام و اوناس رہتی ہین اختیار
کیا ہے وہ نہرین شراب کی جنکا مزہ پینے والون کو ملے اونکے عوض مین اس شراب نجس کو
جو کہ عقل کھووے اور دنیا و دین کو بگاڑ دے پسند کیا ہے اور وہ اُس لذت کو کہ جو دیدار عزیز
رحیم سے ملتی اوسکے مقابلہ مین ایک نظارۂ فانی کو اختیار کیا ہے اور عوض مین سماع خطاب رحمٰن
کے سماع غناء و الحان کو روا رکہا ہے زبرجد و یاقوت و موتیون کی منبر پر بیٹھنے کے بدل مین

مجالس فسق وفجور کو خرید کیا ہے بالجملہ یہ غبن فاحش جو اس لین دین مین ہوا ہے اسکا ظہور دن قیامت ونشور کے ہوگا ٥

بوقت صبح شود ہمچو روز معلومت		کہ باکہ باختۂ عشق در شب دیجور

یعنی جبکہ پرہیزگار لوگ طرف رحمت رحمان کے بلائے جائین گے اور مجرمین طرف جہنم کے ہانکے جائینگے اور منادی سامنے گواہون کے یون ندا کرے گا کہ اے اہل موقف اب تم معلوم کرلو کہ بندون مین کون مکرم ومعزز ہے جو لوگ ان رفقاء سے پیچھے رہگئے وہ اگر اوس اکرام وانعام کا خیال کرین جو کہ اونکے لئے مہیا وذخیرہ کیا گیا ہے تو جان لین کہ انہون نے کیسا عمدہ سرمایہ برباد کر دیا اور خود بھی ایک متاع سقط ہوگئے اور قوم ایک ایسی ملک کبیر کی مالک بنگئی جسکو زوال نہین ہے اور ایک ایسے نعیم مقیم مین جارہی جو کہ جوار کبیر متعال ہے وہ بہشت کے چمنون مین گلگشت کررہے ہین اور مسہریون کے اندر تختون پر بیٹھے ہین اور ایسے فرشون پر جنکا استر استبرق ہے تکیہ لگائے ہوئے ہین اور حور عین سے تنعم کررہے ہین ولدان مخلدین اونکے اردگرد پھرتے ہین اور دور ساغر شراب طہور ہورہا ہر طرح کا میوہ اور چڑیون کا گوشت خاطر خواہ میسر ہے حورین موتیونکی طرح کی پاس ہین یہ جزا ہے اونکے اعمال نیک کی چاندی سونے کے برتن آتے جاتے ہین نفس مشتہی ہے آنکھہ متلذذ ہے اور وہ جنت مین مخلد ہین پس جب اس حالت کو وہ خیال کریگا تو اپنی کسادبازاری پر پشیمان ہوگا تعجب ہے کہ طالب جنت کسطرح سورہا ہے اور اوسکا دل حورعین کے مہر دینے پر سماحت نہین کرتا یہ سارے اخبار اوسنے سُن لئے ہین پھر کیونکر اوس کو یہانکا عیش پسند آتا ہے اور بدون معانقۂ ابکار جنان کے کسطرح وہ خنک چشم ہوگیا ہے

فحیّ علی جنات عدن فانہا	٥	منازلک الاولی وفیہا المخیم

ولکننا سبی العدو فھل تری	نعود الی اوطاننا ونسلم

عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ کہتے ہین اللہ نے وصف اہل جنت کا دنیا مین یہ کیا ہے کہ وہ خوف وحزن وبکاء وشفقت رکہتے ہین اونکو بعد اسکے دخول جنت کا نصیب ہوگا وہان کا نعیم و سرور و فرح ملیگا پہر یہ آیت پڑہی انا کنا فی اھلنا مشفقین فمن اللہ علینا ووقانا عذاب السموم اور اہل نار کا یہ وصف کیا ہے کہ وہ دنیا مین مسرور وضاحک ومتفکہ رہتے ہین کما قال تعالی انہ کان فی اھلہ مسرورا الخ پہر اللہ نے فرمایا کہ بعض جنان افضل ہین بعض سے ولمن خاف مقام ربہ جنتان پہر فرمایا ومن دونھما جنتان فاللہ یرزقنا الموت علی الایمان لندخل بفضلہ شیئا من ھذہ الجنان واللہ علی کل شئی قدیر وبالاجابۃ جدیر +

باب اول

اسمین کئی فصلین ہین

فصل اول جنت اسدم موجود ہے

سارے صحابہ وتابعین وتبع تابعین واہل سنت وحدیث وفقہاء اسلام و اہل تصوف وزہد وارباب علم ودین کا قدیمًا وحدیثًا یہی اعتقاد ہے کہ جنت پیدا ہو چکی ہے یہ عقیدہ کتاب وسنت سے ثابت ہے اور سارے انبیاء ورسل سے از اول تا آخر یہ بات بالضرورۃ معلوم ہے سب پیغمبرون نے اپنی امتون کو یہی خبر دی ہے کہ بہشت فی الحال موجود ہے یہانتک کہ قدریہ ومعتزلہ آئے اونہون نے وجود جنت کا فی الحال انکار کیا اور کہا کہ اللہ تعالی جنت کو دن قیامت کے پیدا کرے گا سو یہ بات برخلاف تصریح قرآن وحدیث ہے

اللہ نے کہا ہے عندھا جنة المأوی یعنی سدرۃ المنتہی کے پاس جنت موجود ہے اور حدیث
انس مین آیا ہے کہ شب معراج مین حضرت اندر جنت کے گئے اور وہان موتیون کے گنبد دیکھے
خاک اوسکی مشک تھی رواہ الشیخان اور حدیث ابن عمر مین آیا ہے کہ مردے پر صبح و شام
جگہہ اوسکی جنت و نار سے عرض کیجاتی ہے رواہ الشیخان اور حدیث برا مین آیا ہے کہ ایک
منادی آسمان پر سے ندا کرتا ہے کہ میرے بندے نے سچ کہا اسکے لئے جنت سے فرش
بچھاؤ اسکو جنت کا لباس پہناؤ اور اسکے لئے ایک دروازہ طرف جنت کے کھولدو چنانچہ
پھر اوسکو جنت کی ہوا اور خوشبو آتی ہے رواہ احمد والحاکم وابن حبان حدیث ابن مالک
مین بیان مین نماز کے آیا ہے کہ مینے جنت و نار کو دیکھا رواہ مسلم کعب بن مالک
کا لفظ رفعاً یہ ہے مسلمان کی جان ایک پرندہ ہے جنت کے درخت مین چرتا ہے یہانتک کہ
پھیرے اوسکو اللہ طرف اوسکے بدن کے دن قیامت کو رواہ فی الموطا والسنن یہ دلیل
صریح ہے اس باب مین کہ روح مومن کی قیامت سے پہلے جنت مین جاتی ہے اسیطرح
وہ حدیث کہ روحین شہیدون کی سبز پرندون کے حوصلے مین ہین جنت کے میوے کھاتی ہین
رواہ اھل السنن وصححہ الترمذی اور حدیث ابو ہریرہ مین فرمایا ہے کہ جب اللہ نے
جنت و دوزخ کو پیدا کیا تھا تو جبریل علیہ السلام کو بھیجا کہ جاکر وہان کا حال دیکھکر عرض کرین
الحدیث رواہ مسلم واحمد واھل السنن دوسرا لفظ انکا رفعاً یہ ہے کہ جنت پردے مین
مکروہات کے ہے اور دوزخ پردے مین شہوات کے رواہ الشیخان اور حدیث ابو سعید خدری
مین اختصام جنت و نار کا قصہ آیا ہے رواہ الشیخان اس باب مین بہت احادیث صحیحہ
آئی ہین سب دلیل ہین وجود جنت و نار پر فی الحال و للہ الحمد اللہ نے جنت کا وصف قرآن مین
بہت جگہہ کیا ہے زیادہ تر سورۂ واقعہ و رحمن و ہل اتاک حدیث الغاشیہ و سورۂ انسان مین

اورحضرت نے احادیث مین تعریف اہل جنت کی بیان کی ہے ایک روایت مین آیا ہے کہ جب سورۂ دہر نازل ہوئی اورحضرت نے اوسکو پڑہا ایک کالا آدمی آپکے پاس بیٹھا تہا اوس نے وصف جنت کا سُنکر ایک چیخ ماری اوسکا دم نکل گیا حضرت نے فرمایا اخرج نفس اخیکم الشوق الی الجنۃ ذکرہ القرطبی شعرانی کہتے ہین فتاملوا ایھا الاخوان فیما وصف اللہ تعالی لکم فی کتابہ من نعیم الجنان واکثروا من الاعمال الصالحۃ فان لکل مامور شرعی درجۃ فی نعیم الجنۃ لاینال ذلک النعیم الا بفعل ذلک الامر واللہ یتولے ھداکم وھو یتولی الصالحین +

فصل دوم

جس جنت مین آدم علیہ السلام بسائے گئے تہے پہر وہان سے نکالے گئے وہ جنت خلد تھی یا کوئی اورجنت روے زمین پر + اسمین بڑا اختلاف ہی ہرطرف ایک جم غفیر گیا ہے دلائل فریقین کے قرآن وحدیث سے بہت ہین ذکران دلیلون کا تفصیلوار مع کیفیت استدلال کے حافظ ابن القیم نے کتاب حادی الارواح مین لکہا ہے راجح یہ ہے کہ اس مسئلہ مین توقف کرے اور اللہ کے علم پر چھوڑدے ایمان اجمالی اسجگہہ کفایت کرتا ہے بعض اولیاء کو یہ کشف ہوا تہا کہ آبادی سے پرے شمال ملک ہند کی طرف ایک زمین وسیع چمنستان ہے اوسمین ایک ایسی مخلوق نوجوان ہے کہ کبھی بوڑہی نہین ہوتی اور نہ اونکے کپڑے پُرانے ہوتے ہین ایک عالم مرد وعورت حسین کا اور ایک باغستان فواکہ وثمار کا ہے اون باغونمین نہرین جاری ہین وہ لوگ ولادت وموت کو نہین جانتے بالجملہ نمونہ ہے جنت موعود کا واللہ اعلم +

فصل ۴

جنت ونار کے لئے دروازے ہین + اللہ نے کہا ہے وسیق الذین اتقوا ربھم الی الجنۃ زمرا حتی اذا جاؤھا وفتحت ابوابھا وقال لھم خزنتھا سلام علیکم طبتم فادخلوھا خالدین اور صفت نار مین فرمایا ہے حتی اذا جاؤھا فتحت ابوابھا اس سے ثابت ہوا کہ مکان جنت ومکان نار کے دروازے ہین اور فرمایا جنّٰت عدن مفتحۃ لھم الابواب معلوم ہوا کہ یہ دروازے کہلے ہونگے اور دوزخ کے دروازے بند کردیئے جائینگے انھا علیھم مؤصدۃ رہی گنتی ابواب جنت کی سو حدیث سہل بن سعد مین فرمایا ہے کہ جنت کے آٹھ دروازے ہین او نمین سے ایک ریّان ہے جسمین سوا روزہ دارون کے اور کوئی نجائیگا رواہ الشیخان قرطبی نے کہا وکذلک ینبغی القول فی سائر ابواب الجنۃ الخاصۃ باصحاب الاعمال انتھی دوسرا دروازہ توبہ کا ہے جو شخص تائب ہوکر اللہ کی طرف آتا ہے وہ اوس دروازے سے بہشت مین جائیگا یہ دروازہ مغرب مین ہے اور جب تک بحکم خدا سورج طرف مغرب کے نہین نکلتا ہے تب تک کہلا ہوا ہے وللہ الحمد وقت توبہ کا وہانتک ہے کہ غرغرہ نہین لگا ہے بعد غرغرہ کے کسی کی توبہ قبول نہین ہوتی ہے

توبہ ہار الفس باز پسین دست زدست	۵	بیخبر دیر رسیدی در محمل بستند	

ابوہریرہ کا لفظ رفعًا یہ ہے جس نے خرچ کیا ایک جوڑا کسی چیز کا راہ خدا مین وہ بلایا جائے گا سب ابواب جنت سے نمازی نماز کے دروازے سے اور جہادی جہاد کے دروازے سے اور صدقہ دینے والا باب صدقہ سے ابو بکر نے کہا بھلا کوئی ان سب دروازون سے بھی بلایا جائیگا فرمایا مجھے امید ہے کہ تو اونمین سے ہو جو کہ سب ابواب سے پکارے جائینگے رواہ الشیخان

بطولہ حدیث عمر بن خطاب مین فرمایا ہے کہ تم مین جب کوئی اچھی طرح پورا وضو کرکے یون کہتا ہے
اشہد ان لا الہ الا اللہ واشہد ان محمدا عبدہ ورسولہ تو اوسکے لئے آٹھون دروازے
جنت کے کھل جاتے ہین وہ جس دروازے سے چاہے بہشت مین جاوے رواہ مسلم ترمذی
کی روایت مین اتنا اور آیا ہے اللھم اجعلنی من التوابین واجعلنی من المتطہرین ابو داؤد
وامام احمد نے اتنا اور زیادہ کیا ہے کہ پھر طرف آسمان کی نظر کرے انس نے رفعا کہا کہ شہادت
تین بار پڑھے عتبہ سلمی رفعا کہتے ہین جس مسلمان کے تین بچے مر جاتے ہین جو بلوغ کو نہین پہنچے
تھے لکن وہ بچے ابواب ہشتگانہ جنت سے آگے نکلکر اوسکو لیتے ہین اب وہ جس دروازے سے
چاہے بہشت مین جائے رواہ ابن ماجتہ و عبد اللہ بن احمد ایک روایت مسلم مین باب توبہ
وباب کاظمین غیظ اور باب راضین اور باب ایمن زیادہ کیا ہے اور حکیم ترمذی نے باب رحمت
بڑھایا جس سے آنحضرت داخل ہونگے اس حساب سے گیارہ بارہ دروازے ہوتے ہین حافظ ابو بکر
آجری نے باب الضحی زیادہ کیا ہے اور ترمذی مین آیا ہے کہ ایک دروازہ واسطے ساری امت
محمد صلعم کے ہوگا کسی کی خصوصیت نہو گی واللہ اعلم ۔

فصل ۴

جنت کے دروازے نہایت وسیع ہین * حدیث طویل شفاعت مین ابو ہریرہ سے رفعا آیا
ہے کہ فاصلہ درمیان دو مصراع جنت کے اتنا ہے جتنا کہ درمیان مکہ و ہجر کے ہے یا درمیان
مکہ و بصری کے متفق علیہ عروہ نے کہا ہمنے سنا ہے کہ فاصلہ چالیس سال کا ہے یہ وقفا و
رفعا دونون طرح پر وارد ہے رواہ احمد عن حکیم بن معاویتہ عن ابیہ دوسرا لفظ انکا
رفعا یہ ہے کہ سات برس کا فاصلہ ہے رواہ ابن ابی داؤد لکن حدیث ابو سعید خدری

مین چالیس ہی برس آئے ہین مگر راجح حدیث ابو ہریرہ ہے قرطبی کہتے ہین محتمل ہے کہ ابواب جنت مختلف الاتساع ہون کوئی چہل سالہ راہ اور کوئی بقدر ما بین مکہ و ہجر ؛

فصل ۵

صفت مین ابواب جنت کے اور اونکے حلقہ دار ہونے مین ؛ حسن نے کہا ہے جنت کے دروازے نظر آئینگے قتادہ نے کہا ظاہر اونکا باطن سے اور باطن اونکا ظاہر سے نظر آئیگا یہ ابواب کلام کرینگے بات سمجھین گے اونسے کہا جائیگا کہ کھل جاؤ بند ہو جاؤ فزاری نے کہا ہے ہر مومن کے لئے جنت مین چار دروازے ہونگے ایک دروازہ سے اوسکی بیبیان حور عین آئین گی دوسرا درمیان اوسکے اور اہل نار کے مقفل ہوگا جب چاہیگا کھولکر طرف اہل نار کے دیکھیگا اور اللہ کی نعمت کو اپنے اوپر عظیم تر پائیگا تیسرا دروازہ درمیان اوسکے اور دار السلام کے ہوگا اوس در سے جب چاہیگا پاس اپنے رب کے جائے گا چوتھے دروازے کا ذکر اس روایت مین باقی رہگیا ہے حدیث انس مین فرمایا ہے سب سے پہلے باب جنت کا حلقہ مین پکڑونگا اور کچھ فخر نہین ہے حدیث شفاعت مین آیا ہے کہ مین حلقۂ در کو پکڑ کر کھڑکھڑاؤنگا اس سے صاف ثابت ہوا کہ حلقہ ہاے محسوسہ ہونگے جنکو حرکت دیجائیگی ابو ہریرہ نے رفعًا کہا ہے کہ جب مین حلقۂ باب جنت کو پکڑونگا تو مجھکو اذن دیا جائیگا علی مرتضی کہتے تھے جو شخص ہر دن سو بار لا الہ الا اللہ الملک الحق المبین کہتا ہے وہ فقر سے امن مین اور وحشت قبر سے مامون اور جالب تونگری ہوتا ہے اور وہ جنت کا دروازہ ٹھونکیگا جنت کے درجات بعض بالاے بعض ہین۔ اسیطرح اوسکے ابواب بھی اوپر تلے ہونگے جنت مافوق کا دروازہ جنت ماتحت کے اوپر ہوگا اسیطرح جو جنت جسقدر عالی ہے اوسکے ابواب بھی جنت سافل سے بلند تر اور موافق وسعت

ہر جنت کے ہونگے شاید وجہ اختلاف مسافت مصاریع جنت کی یہی ہے کہ بعض ابواب
بالاے بعض ہونگے اور اس امت کے لیئے خاص ایک دروازہ ہوگا علاوہ دیگر امتون کے
جسطرح کہ حدیث ابن عمر مین فرمایا ہے باب میری امت کا جس سے وہ داخل ہونگے اوسکا
عرض اتنا ہے کہ سوار تیز رو تین دن تک چلے پھر وہان ایسا ازدحام ہوگا کہ قریب ہے کہ دوش
یکدیگر زائل ہوجائین رواہ احمد حدیث ابوہریرہ مین فرمایا ہے جبریل آئے اور میرا ہاتھ
پکڑ کر لیگئے اور مجھکو وہ دروازہ دکھلایا جس دروازے سے میری امت داخل جنت ہوگی رواہ احمد

تفاوت ست میان شنیدن من و تو	۵	تو بستن در و من فتح باب مے شنوم

فصل ۶

مسافت ایک دروازے کی دوسرے دروازے تک کتنی ہوگی + لقیط بن عامر نے حضرت
سے کہا تھا کہ جنت و نار کیا چیز ہے فرمایا تیرے معبود کی قسم ہے کہ دوزخ کے سات دروازے
ہین فاصلہ ایک در کا دوسرے تک اتنا ہے کہ سوار ستر برس تک چلے اور جنت کے آٹھ دروازے
ہین اونکا فاصلہ بھی ایک باب سے دوسرے باب تک ہفتاد سالہ راہ ہے الحدیث بطولہ
رواہ الطبرانی اس سے معلوم ہوا کہ یہ مسافت مابین دو باب کے ہے نہ مابین مکہ و بصری
کے اسلیئے کہ وہ مسافت اسقدر نہین ہے اور اسکا حمل باب معین پر ممکن نہین ہوسکتا ہے +

فصل ۷

جنت کس جگہہ ہے + اللہ تعالی نے فرمایا ہے ولقد رآہ نزلۃ اخری عند سدرۃ
المنتہی عندھا جنۃ الماوی اور یہ بات ثابت ہوچکی ہے کہ سدرہ ساتوین آسمان پر ہے

جو کچھہ اللہ کے نزدیک سے اوترتا ہے وہ وہین تک پہنچ کر تھم جاتا ہے اور جو کچھہ زمین سے اوپر
چڑہتا ہے وہ بھی وہین تک جاکر منتہی ہو جاتا ہے وقال تعالیٰ وفی السّماء رزقکم
وما توعدون مجاہد نے کہا مراد سماء سے اسجگہہ جنت ہے ابن عباس نے کہا خیر و شر دونون
آسمان سے آتی ہین یعنی اسباب جنت و نار کے بقدر ثابت آسمان پر ہین ابن سلام نے کہا
جنت آسمان پر ہے ابن عباس نے کہا آسمان ہفتم پر ہے اللہ قیامت کے دن جہان چاہیگا
رکھیگا اور جہنم زیر زمین ہفتم ہے ابن مسعود نے کہا جنت آسمان چہارم پر ہے اور آگ زیر زمین
ہفتم ابن عباس نے کہا جہنم زیر ہفت بحر ہے ابن عمر نے کہا جنت لپٹی ہوئی قرن آفتاب سے
لٹکتی ہے ہر سال کھولی جاتی ہے مومنون کی روح پرندون کے اندر جنت کا پہل کھاتی ہے
یعنی جو ثمار و فواکہ و نبات ہر سال اثر آفتاب سے پیدا ہوتے ہین یہ نمونہ ہے جنت کا جسطرح کہ
یہان کی آگ نمونہ ہے وہانکی آگ کا ورنہ جنت کا عرض برابر سموات و ارض کے ہے وہ کب
شاخہائے آفتاب سے معلق ہو سکتی ہے کہ خود آفتاب سے بڑی ہے بالجملہ یہ حدیث دلیل ہے
علو جہت جنت پر اور بعض اہل علم نے کہا ہے کہ ہمین جگہہ جنت و دوزخ دونون کی کسی نص صریح
سے معلوم نہین ہوتی ہے اسلیئے توقف کرنا اس مسئلہ مین اولیٰ و احوط ہے صحیحین مین آیا ہے
کہ جنت مین سو درجہ ہین درمیان ہر دو درجون کے اتنا فاصلہ ہے جتنا کہ درمیان آسمان و زمین
کے ہے اس سے معلوم ہوا کہ جنت نہایت عالی و مرتفع ہے لکن یہ ضرور نہین ہے کہ اس سے
زیادہ درجات نہون کیونکہ ہمارے حضرت کا درجہ جنت مین سائر درجات سے فائق ہوگا اور یہ
سو درجے تو احاد امت کے لیئے ہونگے جنت قبہ دار چیز ہے جو اعلیٰ قبہ ہے وہ اوسع تر ہے اوسی کو
فردوس کہتے ہین اوسکی چہت عرش ہے صحیح بخاری مین فرمایا ہے کہ جب تم اللہ سے مانگو
تو فردوس مانگو کہ وہ وسط جنت ہے اور اعلیٰ بہشت ہے اور اوسکی سقف عرش رحمن ہے

جنت کی نہرین اوسی جگہہ سے نکلی ہین قاری قرآن سے اوسدن کہا جائیگا کہ تو پڑہ اور چڑہ تیرا درجہ پچہلی آیت پر ہوگا اس سے ثابت ہوا کہ جنت عظیم السعۃ رفیع المنزلۃ ہے صعود اوسکے درجات پر ادنی سے اعلیٰ تک بتدریج تہوڑا تہوڑا ہوگا لفظ قاری کا شامل ہے حافظ قرآن وناظرہ خوان کو و للہ الحمد ✤

فصل ۸

جنت کی کنجی کیا ہے ✤ حدیث معاذ بن جبل مین فرمایا ہے لا الہ الا اللہ مفتاح جنت ہے رواہ احمد بخاری مین وہب بن منبہ سے ذکر کیا ہے کہ اونسے کہا تہا کہ کیا یہ کلمہ جنت کی کنجی نہین ہے کہا ہان لکن ہر کنجی کے دانت ہوتے ہین تو اگر دانت والی کنجی لائیگا تو دروازہ جنت کا کہلیگا والا فلا شعرانی کہتے ہین الاسنان ہو توحید اللہ تعالی وامتثال امرہ واجتناب نہیہ لا توحیدہ فقط والایمان قول وعمل لا احدہما فقط کما یشہد لذلک قواعد الشریعۃ انتہی حدیث مین آیا ہے کہ ملک الموت نے وقت موت کے ایک شخص کے ہر عضو مین نظر کی ایک نیکی بھی نہ پائی پھر دل کو پہاڑ کر دیکہا کچہہ نپایا پہر جبڑے کو پہاڑ دیکہا نوک زبان حنک سے لگی ہے اور وہ لا الہ الا اللہ کہتا ہے کہا وجبت لک الجنۃ بقولک کلمۃ الاخلاص شعرانی کہتے ہین یعنی وہ زیر مشیت ہے در بارہ اخلال اوامر ونواہی کے چاہے اللہ عذاب کرے پہر جنت مین لیجائے اور چاہے بخش کر داخل جنت کرے لان التوحید بذاتہ یدخل صاحبہ الجنۃ لا بد من ذلک کما انہ لا یخلد فی النار موحد والحمد للہ انتہی ✿

رفت توفیق وہمان کلمۂ توحید بلب	کس ندیدست زگیتی سفری بہتر ازین

امید ہست دم مرگ از لب توفیق	۵	برآید اشھد ان لا الہ الا اللہ

انس کہتے ہین ایک اعرابی نے حضرت سے کہا تہا جنت کی کنجیان کیا ہین فرمایا لا الہ الا اللہ
بزید بن سنجرہ کا لفظ یہ ہے کہ سیوف مفاتیح جنت ہین ابو داؤد طیالسی نے رفعًا روایت
کیا ہے کہ مفتاح نماز وضو ہے اور مفتاح جنت نماز و للہ الحمد معاذ بن جبل کا لفظ رفعًا
یہ ہے کیا نہ بتاؤن مین تمکو ایک دروازہ جنت کا کہا ہان فرمایا لا حول ولا قوۃ الا باللہ
رواہ احمد بالجملہ اللہ نے ہر مطلوب کی ایک کنجی رکھی ہے جس سے اوسکا دروازہ کہلتا ہے
نماز کی کنجی طہور ہے حج کی کنجی احرام ہے نیکی کی کنجی صدق ہے جنت کی کنجی توحید ہے علم کی
کنجی حسن سوال و حسن سماع ہے نصر و ظفر کی کنجی صبر ہے مزید کی کنجی شکر ہے ولایت کی
کنجی محبت ہے رغبت فی الآخرہ کی کنجی زہد فی الدنیا ہے ایمان کی کنجی تفکر ہے دخول علی اللہ
کی کنجی اسلام و سلامت خاطر و اخلاص دل ہے یعنی حب و بغض و فعل و ترک فی اللہ حیات
دل کی کنجی تدبر قرآن و تضرع بالاسحار و ترک ذنوب ہے حصول رحمت کی کنجی احسان یعنی
اخلاص کرنا ہے عبادت خالق مین اور سعی کرنا ہے نفع خلق مین رزق کی کنجی سعی کرنا ہے
ہمراہ استغفار و تقویٰ کے عزت کی کنجی طاعت خدا و رسول ہے استعداد آخرت کی کنجی قصر
امل ہے ہر خیر کی کنجی رغبت کرنا ہے اللہ اور دار آخرت مین اور ہر شر کی کنجی حب دنیا و طول
امل ہے درازی عمر کی کنجی بر و صلہ ہے تاخیر اجل کی کنجی اشتغال ہے علم حدیث مین عدم خرافت
کی کنجی تلاوت قرآن ہے یہ باب عظیم النفع ابواب علم ہے ان مفاتیح خیر و شر کی شناخت
اوسی کو ہوتی ہے جو کہ صاحب نصیب و توفیق ہے اللہ تعالیٰ نے ہر خیر و شر کے لئے ایک
کنجی رکھی ہے اور ایک دروازہ مقرر کیا ہے جس سے آمد و رفت اوسجگہہ کی ہوتی ہے مثلًا
شرک و کبر و اعراض دین حق سے اور غفلت اللہ کے ذکر سے اور عدم قیام حق اوسکا نہ مفتاح

جہنم ہے یا خمر مفتاح ہر گناہ ہے یا راگ باجا مفتاح زنا ہے یا نظر بازی مفتاح عشق ہے یا کسل وراحت مفتاح حرمان ہے یا معاصی مفتاح کفر ہین یا کذب مفتاح نفاق ہے یا بخل و حرص مفتاح بخل ہے یا قطع رحم واخذ مال بغیر حلت مفتاح ہلاک ہے یا اعراض سنت سے مفتاح ہر بدعت وضلال ہے، اِن امور کی تصدیق وہی شخص کر سکتا ہے جو کہ بصیرت صحیح رکھتا ہے اور خیر و شر کا شناسا ہے بندے کو چاہیئے کہ طرف شناخت کرنے ان مفاتیح کے پوری توجہ کرے اور جن چیزون کی یہ کنجیان ہین اونکو جان لے *

فصل ۹

توقیع ومنشور جنت جو اہل جنت کو بعد موت ووقت دخول جنت کے ملیگا کیا ہے اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کلا ان کتاب الابرار لفی علیین وما ادراک ما علیون کتاب مرقوم یشھدہ المقربون معلوم ہوا کہ کتاب ابرار کی کتاب مرقوم ہے نہ موہوم سچ مچ لکھی رکھی ہے یہ نسخہ حضور مین ملائکہ وانبیاء کے لکھا جاتا ہے اس شہادت کا ذکر کتاب فجار مین نہین فرمایا یہ عزت ونا موری کی بات ہے کہ انکی توقیع سامنے مقربین کے ہوتی ہے اور خواص خلق مین اوسکی شہرت دیجاتی ہے جسطرح کہ بادشاہ امراء عظام وخواص اہل مملکت کے لئے توقیع جاری کرتے ہین تاکہ مکتوب الیہ کا نام بلند ہو یہ ایک نوع صلوۃ کی ہے طرف سے اللہ و ملائکہ کے بندے پر حدیث طویل براء بن عازب مین بذکر قبر فرمایا ہے اللہ عز وجل کہتا ہی لکھو کتاب میرے بندے کی علیین مین اور پھیر دو اوسکو طرف زمین کے یہ حق مین مومن کے ہوتا ہی رہا فاجر سو فرماتا ہے کہ لکھو کتاب اوسکی سجین مین یہ جگہہ سب سے نیچے کی زمین ہے پھر اوسکی روح طرف زمین کے پھینکدی جاتی ہے رواہ ابو داؤد یہ پہلی توقیع وقیع اور اول منشور

منشور ہے دوسرا منشور یعنی فرمان واجب الاذعان یہ ہے کہ حدیث سلمان فارسی مین فرمایا
ہے داخل نہوگا کوئی جنت مین مگر بذریعہ اس پروانۂ کرامت نشانہ کے بسم اللہ الرحمن الرحیم
ھذا کتاب من اللہ لفلان بن فلان ادخلوہ جنۃ عالیۃ قطوفہا دانیۃ رواہ
الطبرانی دوسرا لفظ یہ ہے کہ مومن کو ایک پروانہ راہداری کا پلصراط پر دیا جائیگا بسم اللہ
الرحمن الرحیم ÷ ھذا کتاب من اللہ العزیز الحکیم لفلان بن فلان ادخلوہ جنۃ
عالیۃ قطوفہا دانیۃ یعنی یہ فرمان ہے طرفسے عزیز حکیم کے بنام فلان بن فلان جیسے کہ بنام
صدیق بن حسن کہ اوسکو جنت بلند مین جسکے پھل قریب ہین داخل کرو پہلے مومن قبضۂ
اصحاب الیمین مین واقع ہوتا ہے پھر وہ منجملہ اہل جنت کے لکھا جاتا ہے دن نفخ روح کے
پھر نام اوسکا دیوان اہل جنت مین مرقوم ہوتا ہے دن موت کے پھر اوسکو یہ منشور لامع النور
دن قیامت کے دیا جائیگا واللہ المستعان ÷

فصل ۱

جنت کا فقط ایک رستہ ہے ایک راہ سے زیادہ نہین ہے ÷ اسپر سارے رسولون کا از اول تا آخر اتفاق ہے
رہے رستے جہیم کے سو وہ بے گنتی ہین ولہذا اللہ تعالیٰ اپنی راہ کو بصیغۂ واحد فرماتا ہے اور سُبل نار
کو بصیغۂ جمع لاتا ہے وان ھذا صراطی مستقیما فاتبعوہ ولا تتبعوا السبل فتفرق
بکم عن سبیلہ اور فرمایا وعلی اللہ قصد السبیل ومنہا جائر مراد جائر سے راہ
غوایت ہے اور فرمایا ھذا صراط علی مستقیم اور حدیث ابن مسعود مین آیا ہے کہ آپنے
ایک لکیر کہینچی اور فرمایا یہ اللہ کا رستہ ہے اور اوسکے دائین بائین اور لکیرین کہینچین پھر کہا کہ یہ
رستے ہین انمین سے ہر رستہ پر ایک شیطان ہے جو طرف اوسکے بلاتا ہے پھر آیۂ وان ھذا

صراطی الخ پڑہی اور مراد لفظ سُبل السّلام سے سبیل واحد وطریق اعظم ہے جس سے کہ اور طرق صغار نکلتے ہین کہ وہ شعب ایمان ہین ایمان اونکا جامع ہوتا ہے جسطرح کہ درخت کا تنہ جامع اغصان وشعب وفروع درخت ہوتا ہے یہ سارے سُبل السّلام عبارت ہین اجابت داعی الی اللہ سے کہ مسلمان اوسکی خبر کی تصدیق کرے اور اوسکے امر کی طاعت بجالائے سو طریق جنت یہی اجابت داعی الی الجنۃ ہے پس بس جسطرح کہ یہ مضمون حدیث طویل جابر مین نزدیک بخاری کے آیا ہے اوسمین فرمایا ہے کہ داعی محمد ہین جس شخص نے اونکی اطاعت کی وہ اللہ کا مطیع ہوا اور جسنے اونکا عصیان کیا وہ اللہ کا عاصی ٹھیرا محمد صلعم فرق ہین درمیان لوگون کے درواہ الترمذی بلفظ اُخر وصححہ من حدیث ابن مسعود اہل علم نے کہا ہے سبیل واحد نجات طریقۂ اہل سنّت وجماعت ہے باقی سُبل اہل بدعت ہین جنکی گنتی دوسری حدیث مین بہتّر فرقے آئی ہے یا مراد سُبل سے بقیۂ ادیان وملل ونحل اہل کفر وشرک وضلالت ہین اور صراط مستقیم سے مراد طریق اسلام یا دونون مراد ہین +

فصل ۱۱

جنت کے لئے درجات ہین + اللہ تعالی نے فرمایا لا یستوی القاعدون من المومنین الی قولہ درجات منہ ومغفرۃ ورحمۃ ابن محیریز نے کہا یہ ستّر درجے ہین ایک درجہ سے دوسرے درجہ تک اتنا فاصلہ ہے کہ ایک گھوڑا لاغر تیز رو ستّر برس تک دوڑے یعنی تب بھی اوسکو قطع نہ کر سکے ضحاک نے زیر کریمۂ لھم درجات عند ربھم کہا ہے کہ بعض درجات افضل ہین بعض سے اوپر کے درجے والا یہ جانیگا کہ وہ افضل ہے اور جو اسفل ہے وہ یہ جانیگا کہ کوئی شخص اوس سے افضل تر نہین ہے اور فرمایا ہم درجات عند اللہ حدیث

+

ابو سعید خدری مین فرمایا ہے جنت والے اہل غرف کو اپنے اوپر یون دیکھینگے جیسے چمکتے تارے
کو آسمان کے کنارے شرقی یا غربی مین ڈوبتے ہوئے دیکھتے ہین یہ اسلئے کہ درمیان اونکے
تفاضل ہوگا کہا اے رسول خدا یہ انبیار کے منازل ہونگے غیر وہان کا ہے کو پہنچیگا فرمایا بلی
والذی نفسی بیدہ رجال اٰمنوا باللہ وصدقوا المرسلین رواہ الشیخان ستارہ غابر
سے تشبیہ دی ہے نہ اوس ستارے سے جو سمت الرأس پر ہو یہ اسلئے کہ ڈوبتا تارا دور تر
ہوتا ہے دوسرے یہ کہ جنت کے درجے بعض اعلی تر بعض سے ہونگے گو عُلیا سُفلے کی سمت الرأس
پر نہو جسطرح بنبے ترنگے باغستان کہ پہاڑ کی چوٹی سے دامن کوہ تک لگی چلی آئین واللہ اعلم
دوسرا لفظ ابو سعید کا رفعاً یہ ہے کہ غرفے یعنی جھرو کے اون لوگون کے جو باہم دوستدار ہین جنت
مین مانند تارے کے ہونگے جو شرق یا غرب مین طالع ہوتا ہے کہین گے یہ کون لوگ ہین کہا جائیگا
کہ ہولاء المتحابون فی اللہ عزوجل رواہ احمد یعنی یہ وہ ہین جو آپسمین واسطے اللہ کے
محبت رکھتے تھے تیسرا لفظ انکا رفعاً یہ ہے کہ جنت مین سو درجے ہین اگر سارے جہان کے لوگ
ایک درجے مین جمع ہون تو وہ سب کو سمالے چوتھا لفظ یہ ہے کہ قرآن خوان سے کہین گے پڑہ اور
چڑہ وہ پڑہیگا اور ہر آیت پر ایک درجہ تک چڑہیگا یہانتک کہ آخر تک پڑہ جائیگا رواہما احمد
اس سے ثابت ہوا کہ جنت کے درجے سَو عدد سے زیادہ ہین اور حدیث ابو ہریرہ مین جو سو درجے
فرمائے ہین وہ منجملہ دُرج کے ہین یا یہ کہ نہایت درجات کے سَو درجے تک پہنچتی ہے اور ہر درجہ کے ضمن
مین اور بہت سے دُرج ہین جسطرح کہ حدیث معاذ بن جبل مین فرمایا ہے جس نے نماز پنجگانہ پڑہی اور
رمضان کا روزہ رکہا اللہ پر حق ہے کہ اوسکو بخشے اوسنے ہجرت کی ہو یا جہان اوسکی مان نے اوسکو
جنا تہا وہان بیٹہا رہا معاذ نے کہا کیا مین باہر نکلکر لوگون کو اسکی خبر نہ کردون فرمایا نہین اونکو چھوڑدے
کہ وہ عمل کرین جنت مین سو درجے ہین درمیان دونون درجون کے اتنا فاصلہ ہے کہ جتنا آسمان

وزمین میں ہے اعلیٰ درجہ جنت کا فردوس ہے اور اوسکے اوپر عرش ہے یہ افضل شئے ہے جنت مین نہرین جنت کی اسی جگہہ سے بہتی ہین سو تم جب اللہ سے مانگو تو فردوس ہی مانگو رواہ الترمذی
اے رب مین تجھہ سے فردوس کا سائل ہون اگرچہ لائق جہنم کے ہون یہ جرأت اسلیئے ہے کہ نا امیدی تیری رحمت سے کفر ہے ❖

فصل ۱۲

سب سے اعلیٰ درجہ جنت کا کیا نام ہے ❖ حدیث عمرو بن عاص مین آیا ہے کہ جب تم اذان سنو تو وہی کہو جو موذن کہتا ہے پھر مجھپر درود بہیجو جس نے مجھپر ایکبار درود بہیجی اللہ اوسپر دس بار درود بہیجتا ہے پھر میرے لیئے وسیلہ مانگو کہ یہ ایک منزلت یعنی درجہ ہے جنت مین لائق نہین ہے مگر ایک بندے کو اللہ کے بندون مین سے مین امید کرتا ہون کہ وہ بندہ مین ہی ہون جسنے میرے لیئے وسیلہ مانگا اوسکے لیئے میری شفاعت ہوگی رواہ مسلم ذکر اس وسیلہ کا بہت احادیث مین آیا ہے اس درجہ کو وسیلہ اسلیئے کہتے ہین کہ اقرب درجات جنت ہے طرف عرش رحمٰن کے یہ جگہہ اللہ تعالیٰ سے بہت قریب تر ہے وسیلہ و وصلہ و قربیٰ و زلفی ایک معنی مین ہین و لہذا یہ درجہ افضل جنت و اشرف و اعظم بہشت ٹہیرا ہی فضیل بن عیاض نے کہا ہے تم جانتے ہو کہ جنت کسلیئے ایسی اچھی ہوئی یہ اسلیئے ہوئی کہ رب العالمین کا عرش اوسکی چھت ہے ابن عباس نے کہا ہے اونکی سقف مساکن کا نور عرش کا نور ہوگا حسن نے کہا ہے جنت کا نام عدن اسلیئے ہوا ہے کہ اوسکے اوپر عرش ہے وہین سے نہرین جنت کی نکلتی ہین اور عدن کی حورون کو سائر حور عین پر فضیلت ہے اور وسیلہ مین قرب الی اللہ بانواع وسائل داخل ہے کلبی نے کہا تم طلب کرو قرب خدا کا اعمال صالحہ سے اللہ نے کشف اس امر کا یون فرمایا ہے اولٰئک الذین یدعون یبتغون الے

ابتغوا الوسیلة لفظ ایہم اقرب تفسیر ہے وسیلہ کی حضرت صلعم اپنے رب کی عبودیت
مین ساری خلق سے بڑہکر تھے اور سب سے زیادہ اعلم اور خوفناک تر تھے اللہ سے اور عظیم المحبة تھے
ساتھہ خدا کے اسلئے آپکی منزلت بھی اقرب منازل الی اللہ ٹھیری سو یہ وسیلہ ایک اعلیٰ درجہ ہے جنت
مین وللہ الحمد

فصل ۱۲

بیان مین اس بات کے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنا سودا جو کہ جنت ہے اپنے بندون پر عرض کیا اور
اونسے قیمت سامان کی طلب فرمائی یہ لین دین درمیان مومنین اور رب العالمین کے واقع ہوا ہے
قال تعالیٰ ان اللہ اشتری من المومنین انفسهم واموالهم بان لهم الجنة
یقاتلون فی سبیل اللہ فیقتلون ویقتلون وعدا علیه حقا فی التوراة والانجیل
والقران ومن اوفی بعهده من اللہ فاستبشروا ببیعکم الذی بایعتم به وذلك هو الفوز
العظیم اللہ تعالیٰ نے اسجگہہ جنت کو نفس و مال مومنین کی قیمت ٹہیرائی کہ جب وہ اپنی جان و
مال اللہ کے لئے خرچ کرینگے تو اس قیمت کے مستحق ٹہیرینگے پہر اس عقد کو انواع تاکید سے موکد کیا
ہے جیسے حرف ان اور صیغہ ماضی اور اضافت عقد کی طرف اپنے نفس مقدس کے اور وعدہ تسلیم
ثمن کا اور لانا حرف علی کا واسطے وجوب کے اور خبر دینا محل وعدسے اور یہ کہ ذکر اس وعدکا افضل
کتب مین ہے جیسے توریت و انجیل و فرقان اور حکم کرنا ساتھہ استبشار کے اور تمام ہوجانا اس
عقد کا اسطرح پر کہ اوسمین خیار و فسخ کو کچھہ دخل نہین ہے پہر یہ ذکر کیا کہ اہل عقد وہ ہین جو کہ مکروہات
سے تائب ہین اور واجبات کے عابد اور محبوب و مکروہ پر حامد اور سیاحت کرنے والے یعنی روزہ دار
اور مسافر طلب علم و جہاد مین اور ہمیشہ طاعت پر قائم رہنے والے یا مراد سیاحت سے دل کی اللہ کے

ذکر و محبت مین اور انابت و شوق الی اللہ مین بالجملہ سارے افعال مذکورہ اسپر مترتب ہین اور
اس بیع کو فوز عظیم فرمایا ہے سو سلعہ یعنی سودا نفس متاع ٹہیرا اور اللہ تعالی اوسکا مشتری ہوا
اور ثمن جنت نعیم ہوئی اور سفیر اس عقد مین خیر خلق اللہ رسول خدا صلعم ہین حدیث ابوہریرہ مین
فرمایا ہے جو ڈرا وہ رات کو چلا اور جو رات کو چلا وہ منزل کو پہنچا سن لو اللہ کا سودا مہنگا ہے
سن لو اللہ کا سودا جنت ہے رواہ الترمذی وحسنہ مراد رات کے چلنے سے عبادت
کرنا ہے رات مین جیسے تلاوت اور نماز تہجد اور ذکر خدا انس کہتے ہین ایک اعرابی آیا اوسنے کہا ای رسول
خدا جنت کی قیمت کیا ہے فرمایا لا الہ الا اللہ رواہ ابونعیم اس حدیث کے شواہد بہت ہین
صحیحین مین بروایت ابوہریرہ رفعاً آیا ہے کہ ایک اعرابی نے کہا مجھے وہ کام بتاؤ کہ جب مین
وہ کام کرون تو جنت مین جاؤن فرمایا عبادت کر اللہ کی اور شریک نکر ساتھہ اوسکے کسی شئے
کو اور نماز فرض پڑہ اور زکوۃ فرض ادا کر اور رمضان کا روزہ رکہہ اوسنے کہا قسم ہے اوسکی
جسکے ہاتہہ مین ہے جان میری کہ نہ زیادہ کرونگا مین اسپر کچھہ اور نہ کم کرونگا جب وہ پھر کر
چلا تو آپنے فرمایا جسکو یہ بات خوش آئے کہ وہ ایک مرد کو اہل جنت مین سے دیکھے تو وہ اس
شخص کو دیکھے یہ ادنی درجہ ہے حصول جنت کا جس سے اتنا بھی نہ بنے تو سخت حرمان نصیب
بد قسمت ہے جابر کہتے ہین نعمان بن قوقل نے حضرت سے کہا تہا اے رسول خدا جب مین نے
نماز فرض پڑہی اور حرام کو حرام اور حلال کو حلال جانا تو کیا مین جنت مین جاؤنگا فرمایا ہان
رواہ مسلم حدیث عثمان بن عفان مین فرمایا ہے جو شخص مرا اور وہ جانتا ہے کہ لا الہ
الا اللہ تو داخل ہوگا وہ بہشت مین رواہ مسلم معاذ بن جبل کا لفظ رفعاً یہ ہے جسکا آخر
کلام لا الہ الا اللہ ہے وہ بہشت مین داخل ہوگا رواہ احمد وابوداؤد حدیث
ابوذر مین رفعاً آیا ہے کہ آیا میرے پاس ایک آنیوالا طرف سے میرے رب کے اوسنے خبر دی

مجھکو یا بشارت دی کہ جو شخص مریگا تیری امت کا اور وہ شریک نکرتا ہوگا ساتھہ اللہ کے کسی شئے کو
تو داخل ہوگا وہ جنت مین ابو ذر نے کہا اگرچہ اوسنے زنا کیا ہو یا چوری فرمایا اگرچہ زنا کیا ہو یا چوری
رواہ الشیخان معلوم ہوا کہ گناہ بخشدئے جاتے ہین لکن شرک نہین بخشا جاتا اگرچہ ہمراہ ایمان کے
پایا جاوے اسلئے کہ جس عبادت مین غیر اللہ شریک کر لیا جاتا ہے تو اللہ اوس عمل کو قبول نہین کرتا
بلکہ وہ سارا عمل اوسی شریک کو دیدیتا ہے عبادہ بن صامت کا لفظ یہ ہے جس نے گواہی دی
اسبات کی کہ لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ وان محمداً عبدہ و رسولہ اور عیسیٰ اللہ
کے بندے اور اوسکا کلمہ ہین جو ڈالا طرف مریم کے اور روح ہین طرفسے اللہ کی اور جنت حق
ہے اور دوزخ حق ہے تو داخل کریگا اللہ اوسکو جنت مین جس دروازے سے چاہیگا منجملہ
ہشت دروازون کے دوسرا لفظ یہ ہے ادخلہ اللہ الجنۃ علی ما کان من عمل رواہ
الشیخان یہ بشارت غالباً باعتبار نہایت امر کے ہے نہ بدایت امر کے اور اللہ تعالیٰ قادر ہے کہ بعض
کے لئے اسکو مبتدا ٹہیرائے نہ خبر صحیح مسلم مین آیا ہے کہ حضرت نے ابو ہریرہ کو نعلین مبارک دیکر فرمایا تہا
انکو لیجا جسکو تو پیچہے اس باغچہ کے پائے کہ وہ گواہی دیتا ہے اس بات کی کہ لا الہ الا اللہ اور
دل اوسکا اس شہادت پر یقین رکھتا ہے تو مژدہ سُنادے تو اوسکو جنت کا حدیث جابر مین فرمایا
ہے داخل نکریگا تم مین کسی کو عمل اوسکا یعنی جنت مین اور نہ بچائیگا آگ سے اور نہ مجھکو مگر اللہ کی
توحید رواہ ابو نعیم واسنادہ علی شرط مسلم واصلہ فی الصحیح اسجگہہ یہ معلوم
رکہنا چاہیئے کہ جانا جنت مین اللہ کی رحمت سے ہوگا بندے کا عمل دخول بہشت کے لئے مستقل نہین
ہے اگرچہ پیغمبر ہو اللہ نے اثبات دخول کا اعمال سے فرمایا بما کنتم تعملون اور حضرت نے
دخول بالاعمال کی نفی کی لن یدخل احد منکم الجنۃ بعملہ سو ان دونون امر مین کچہہ مخالفت
و منافات نہین ہے دو وجہ سے ایک یہ کہ سُفیان وغیرہ نے کہا ہے سلف کہتے تہے نجات پانا

آگ سے براہ عفو خدا ہوگا اور دخول جنت کا اللہ کی رحمت سے ہوگا اور تقسیم منازل و درجات کی براہ اعمال ہوگی حدیث ابو ہریرہ مین فرمایا ہے کہ جنت والے جب جنت مین جائینگے تو بقدر فضل اعمال کے جگہہ پائینگے رواہ الترمذی دوسرے یہ کہ باء نفی دخول باء معاوضہ ہے اور باء اثبات دخول باء نسبت ہے حضرت نے دونون امر کو جمع کرکے فرمایا سددوا وقاربوا واعلموا ان احدا منکم لن ینجو بعملہ کہا کیا آپ بھی بسبب عمل کے ناجی نہونگے فرمایا مین بھی نہین مگر یہ کہ اللہ مجھکو اپنی رحمت سے چھپالے غرضکہ جو شخص اللہ کا تنا سا ہے اور شہود خدا کے حق کا اپنے اوپر کرتا ہے اور اپنے قصور و گناہ کو دیکھتا ہے اور ان دونون مشاہد کا دل سے ناظر و بصیر ہے وہ اس بات کو خوب پہچانتا ہے اور ساتھہ اسکے جزم رکھتا ہے واللہ المستعان ؛

فصل ۱۴

جنت والے طالب جنت ہونگے اور جنت اہل جنت کی طلب کرے گی اور سہامنے اپنے رب کے شفیع بنیگی ؛

قال تعالیٰ حکایۃ عن اولی الالباب ربنا اننا سمعنا منادیا ینادی للایمان ان اٰمنوا بربکم فاٰمنا ربنا فاغفر لنا ذنوبنا وکفر عنا سیئاتنا وتوفنا مع الابرار ربنا واٰتنا ما وعدتنا علیٰ رسلک ولا تخزنا یوم القیامۃ انک لا تخلف المیعاد مراد وعدے سے دخول جنت ہے جسکا وعدہ زبان رسل پر کیا ہے اور اللہ پر ایمان لانے مین ایمان لانا اللہ کے امر و نہی و رسل و وعد و وعید و اسماء و صفات و افعال و صدق وعد و خوف وعید اور قبول امر پر داخل ہے جب یہ سارا مجموعہ ہوتا ہے تب کہین ایمان باللہ پایا جاتا ہے اور سوال ایفاء وعدے کا اور درخواست نجات کی عذاب الٰہی سے صحیح ٹھیرتی ہے یہ ایک بڑا دروازہ ہے ابواب توحید کا اسمین وہی لوگ داخل ہوتے ہین جو عالم ہین اس آیت کی دوسری نظیر بابت سوال

ایفاء وعدے کے یہ آیت ہے قل اذ لک خیر ام جنۃ الخلد التی وعد المتقون کانت
لھم جزاء و مصیرا لھم فیھا مایشاؤن خالدین کان علی ربک وعدا
مسئولا یہ سوال اللہ سے اوسکے ایماندار بندے اور فرشتے واسطے مومنین کے کرین گے
سو جنت اللہ سے اپنے لوگ مانگے گی اور اہل جنت سوال جنت کا اللہ سے کرینگے اور فرشتے
کہین گے اے رب تو ان لوگون کو جنت مین داخل کر اور پیغمبر کہین گے کہ اے رب تو ہمارے
تابعدارون کو بہشت مین لیجا پھر اللہ دن قیامت کے انبیاء کو سامنے اپنے کہڑا کریگا اور وہ اوسکے
اذن سے عباد مومنین کی شفاعت کرینگے اوسوقت اللہ تعالی کی تمام رحمت ظاہر ہوگی اور اوسکا
جود و کرم و عطاء سوال نمایان ہوگا کیونکہ یہ امور لوازم اسماء و صفات خدا ہین یہ اپنے ارباب و متعلقات
کا تقاضا کرینگے معطل ہونا انکا انکے آثار و احکام سے جائز نہین ہے اللہ تعالی جواد ہے سارا جود اوسی
کے لئے ہے وہ اس بات کو دوست رکھتا ہے کہ اوس سے سوال کیا جاے اور کچھ مانگا جاے اوسنے
طرف اس سوال و طلب کے رغبت دلائی ہے ولہذا ایسے لوگ پیدا کئے ہین جو اوس سے سائل ہون پھر اونکو
سوال کا الہام کیا ہے اور شئے مسئول بنائی ہے غرضکہ وہ خالق ہے اس سائل اور اوسکے سوال و
مسئول کا اور بہت دوست اللہ کو وہ شخص ہے کہ جو اللہ سے بہت سوال کیا کرتا ہے اور جسقدر بندے
کی طرف سے الحاح سوال مین زیادہ ہوتا ہے اوتنا ہی وہ بندہ اللہ کا محبوب اور مقرب ٹہیرتا ہے
اور اوتنا ہی اللہ اوسکو دیتا ہے حدیث مین آیا ہے کہ جو شخص اللہ سے نہین مانگتا اللہ کو اوسپر غصہ
آتا ہے لا الہ الا اللہ ان قواعد فاسدہ یعنی عدم مسئلت کی وجہ سے کسقدر جنایت ایمان پر ہوئی ہے
اور کسقدر یہ ضوابط کاسدہ درمیان دلون کے اور درمیان معرفت رب اور اسماء و صفات کمال و
نعوت جلال رب کے حائل ہوگئے ہین حدیث انس بن مالک مین فرمایا ہے کہ جو مسلمان اللہ سے
تین بار سوال جنت کا کرتا ہے جنت کہتی ہے اے اللہ اوسکو جنت مین داخل کر اور جو شخص تین بار

دوزخ سے پناہ مانگتا ہے آگ کہتی ہے اے اللہ اوسکو آگ سے بچا رواہ ابو نعیم والترمذی والنسائی وابن ماجۃ اللھم انی اسألک الجنۃ واعوذ بک من النار عدد ماخلقت وزنۃ ماعلمت وملء ماعلمت ابوہریرہ کا لفظ رفعًا یہ ہے نہین سوال کرتا کوئی بندہ جنت کا ہر دن مین سات بار لکن جنت کہتی ہے اے رب فلان بندہ تیرا مجھکو مانگتا ہے تو اوسکو مجھہ مین داخل کر رواہ الحسن بن سفیان دوسرا لفظ یہ ہے کہ پناہ نہین مانگتا کوئی بندہ آگ سے سات بار لکن نار کہتی ہے کہ اے رب فلان بندہ تیرا مجھسے پناہ مانگتا ہے تو اسکو پناہ دے رواہ ابو یعلی واسنادہ علی شرط الصحیحین تیسرا لفظ یہ ہے کہ جسنے کہا اسال اللہ الجنۃ تو جنت کہتی ہے اللھم ادخلہ الجنۃ رواہ ابو داؤد حسن بن سفیان کا لفظ ابوہریرہ سے رفعًا یہ ہے کہ بہت مانگو جنت اللہ سے اور پناہ مانگو نار سے کہ یہ دونون شفیع ہین بندہ جب کثرت سے سوال جنت کا کرتا ہے تو جنت کہتی ہے اے رب اس تیرے بندے نے تجھہ سے مجھکو مانگا ہے تو اوسکو مجھہ مین ساکن کر اور دوزخ کہتی ہے ای رب تیرے اس بندے نے مجھہ سے پناہ مانگی ہے تو اوسکو پناہ دے ایک جماعت سلف کی عادت یہ تھی کہ وہ سوال جنت کا نکرتے اور کہتے ہمین اتنا ہی کافی ہے کہ اللہ ہمکو آگ سے پناہ دے صلہ بن اشیم کہتے اللھم اجرنی من النار او مثلی یجترئ یسألک الجنۃ عطا سلمی بھی سوال جنت کا نکرتے صالح مری نے اونسے کہا حدیث انس مین رفعًا آیا ہے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے دیکھو میرے بندے کے دیوان مین جسنے مجھہ سے جنت مانگی ہو مین اوسکو جنت دونگا اور جسنے نار سے پناہ چاہی ہو اوسکو مین پناہ دونگا عطا نے کہا کفانی ان یجیرنی من النار ذکرہ ابو نعیم یہ سوال جنت کا نکرنا ان بزرگون کا براہ تواضع وخاکساری تھا کہ وہ آپکو لایق جنت کے نسمجھتے تھے دوزخ سے بچ جانے ہی کو غنیمت کبریٰ جانتے تھے لکن سوال کرنا افضل ہے اسلئے کہ

مطابق ارشاد ہے اور ہم جسطرح کہ دوزخ سے بچنے کے محتاج ہین اس سے زیادہ حاجتمند جنت
ہین حدیث جابر مین بذیل قصہ تطویل نماز معاذ آیا ہے کہ حضرت نے اوس جوان سے جس نے اونکی
شکایت کی تھی فرمایا تو نماز مین کیا کیا کرتا ہے کہا فاتحۃ الکتاب پڑہتا ہون اور اللہ سے سوال جنت
کا اور استعاذہ نار سے کرتا ہون اور مین نہین جانتا کہ تمہارا اور معاذ کا دندنہ کیا ہے یعنی بڑبڑانا
فرمایا انی ومعاذ حولھا ندندن رواہ ابو داؤد یعنی ہم دونون بھی یہی سوال
و استعاذہ کرتے ہین حدیث جابر مین فرمایا ہے لا یسأل بوجہ اللہ الا الجنۃ اخرجہ ابو داؤد
یعنی اللہ کے نام سے نمانگے مگر جنت بالجملہ جنت جسطرح کہ اپنے لوگونکی طالب وجاذب ہے اسیطرح
نار بھی خواہان ہے اور حضرت نے ہمکو حکم کیا ہے کہ ہم ہمیشہ انکا ذکر کیا کرین اور کبھی ان دونونکو
نہ بھولین ابن عمر کا لفظ رفعًا یہ ہے لا تنسوا العظیمتین قلنا وما العظیمتین قال الجنۃ
والنار رواہ ابو یعلی حدیث کلیب بن حزن مین فرمایا ہے طلب کرو تم جنت کو جہد سے اور
بھاگو نار سے کوشش کر کے جنت کا طالب رات کو نہین سوتا اور نہ آگ سے بھاگنے والا خواب
کرتا ہے جنت آج کے دن محفوف بالمکارہ ہے اور نار محفوف بشہوات سو کہین وہ تمکو آخرت سے
غافل نکر دے اس حدیث مین طریقہ سوال جنت اور استعاذہ من النار کا بتا دیا یعنی کہ نری زبان
سے مانگنا اور پناہ چاہنا کچھ زیادہ فائدہ بخش نہین ہوتا ہے بلکہ تصدیق اس سوال و پناہ کی یہ ہے کہ
مکارہ پر صابر اور شہوات کا تارک ہو اور رات کو عبادت کرے یہ اسلئے کہ رات کی عبادت اخلاص سے
قریب تر ہوتی ہے جسطرح کہ دن کی عبادت مین ڈر ریا کا لگا رہتا ہے *

باب دوم

اسمین کئی فصلین ہین

فصل ۱

جنت کے نام اور اونکے معانی کیا ہین + جنت کے نام باعتبار صفات کے چند ہین اور باعتبار
ذات مسمی کے ایک ہین سو اسوجہ سے مترادف ہین اور چونکہ باعتبار صفات مختلف ہین اسوجہ سے
متباین ہین یہی حال اللہ تعالیٰ کے نامونکا اور اسکی کتاب کے نامونکا اور اسکے رسول کے نامونکا اور یوم الاخر اور
نار کے نامون کا ہے اوّل نام جنت ہے یہ اسم عام شامل ہے سارے گھر کو اور اون انواع نعیم
ولذت وبہجت وسرور وقرۃ عین کو جنپر وہ گھر مشتمل ہے اصل معنی لفظ جنت کے چھپانا اور ڈہانپنا
ہے باغ کو جنت اسی لئے کہتے ہین کہ جو کوئی باغ مین جاتا ہے باغ اوسکو اپنے درختون مین چھپا لیتا
ہے تو مستحق اس نام کا وہی موضع ہے جہان بہت سے درخت انواع واقسام کے ہون دوم
دار السلام اللہ نے یہ نام جنت کا رکھا ہے فرمایا لھم دار السلام عند ربھم اور فرمایا واللہ
یدعوا الی دار السلام جنت اسی نام کے لایق ہے اسلئے سلامتی کا گھر ہے اور ہر بلا وآفت ومکروہ
سے سالم ہے یہ اللہ کا گھر ہے اللہ کا نام سلام ہے وہانکی تحیت بھی یہی سلام ہوگی فرشتے ہر دروازے
سے آکر سلام علیکم کہینگے اور اوپر سے اللہ سلام کریگا قال تعالیٰ لھم فیھا فاکھۃ ولھم
مایدعون سلام قولا من رب رحیم اور فرمایا لایسمعون فیھا لغوا الا سلاما
رہی یہ آیت فسلام لک من اصحاب الیمین سو اکثر مفسرون کے اقوال اسکے مقصود آیت
سے بعید ہین معنی آیت کے یہ ہین کہ سلام ہے اے شخص تجھکو دنیا سے جبکہ تو اصحاب یمین مین ہے
اب تو وقت رحلت کے دنیا سے اور وقت آنے کے پاس اپنے رب کے مژدہ سلامتی کا لے جسطرح کہ
فرشتہ وقت قبض روح کے روح کو نوید روح وریحان ورب غیر غضبان کے دیتا ہے اور یہ پہلی
بشارت ہے مومن کے لئے آخرت مین سوم دار الخلد یہ نام اسلئے ہوا کہ اس گھر کے لوگ کبھی وہانسے

کوچ نکرینگے جسطرح کہ فرمایا ہے وما ھم منھا بخارجین اور فرمایا عطاء غیر مجذوذ اور فرمایا اکلھا دائم وظلھا اور فرمایا ان ھذا لرزقنا مالہ من نفاد جھمیہ ومعتزلہ کا یہ قول کہ جنت اور حرکات اہل جنت سب فنا ہوجائینگے باطل ہے **چہارم** دار المقامہ اللہ نے اہل جنت سے حکایت کی ہے الحمد للہ الذی احلنا دار المقامۃ من فضلہ مقاتل نے کہا دار المقامہ سے مراد دار الخلود ہے وہ اوسمین ہمیشہ کے لئے مقیم رہینگے اونکو موت نہ آئیگی اور نہ وہان سے کسی اور جگہہ جائینگے **پنجم** جنۃ الماوی اللہ نے فرمایا عندھا جنۃ الماوی ابن عباس نے کہا یہ وہ جنت ہے کہ وہان جبرئیل وملائکہ آتے ہین مقاتل وکلبی نے کہا وہان ارواح شہداء کی جگہہ پاتی ہین کعب نے کہا اس جنت مین سبز پرندے چرتے ہین جنمین شہید ونکی روحین ہوتی ہین عائشہ وزر بن حبیش نے کہا ہے یہ ایک جنت ہے منجملہ جنان کے صحیح یہ ہے کہ یہ ایک نام ہے جنت کا کما قال تعالی واما من خاف مقام ربہ ونھی النفس عن الھوی فان الجنۃ ھی الماوی اور نار کے حقمین کہا ہے فان الجحیم ھی الماوی **ششم** جنات عدن یہ نام ہے ایک جنت کا منجملہ جنان کے لکن صحیح یہ ہے کہ یہ نام ہے ساری جنات کا کہ وہ سب عدن ہین اللہ نے فرمایا جنات عدن التی وعد الرحمن عبادہ بالغیب اور فرمایا جنات عدن یدخلونھا یحلون فیھا من اساور من ذھب ولؤلؤا اور فرمایا ومساکن طیبۃ فی جنات عدن مراد عدن سے اقامت وتوطن ہے **ہفتم** دار الحیوان اللہ نے فرمایا وان الدار الآخرۃ لھی الحیوان مفسرین کے نزدیک مراد اس سے جنت ہے یہ ایک ایسا گھر ہے زندگی کا کہ جہان مرنا نہوگا قالہ الکلبی اہل لغت کہتے ہین حیوان بمعنی حیات ہے قالہ ابن عبیدۃ وابن قتیبۃ اس جنت مین تنغیص ہے اور نہ نفاد یا یہ ایسا گھر ہے جسکو فنا وانقطاع وہلاک نہین ہے جسطرح کہ دنیا مین احیاء کو فنا ہے تو یہ اسی نام کی مستحق

ہے بنسبت حیوان کے کہ وہ فنا ہوتا ہے اور فرمایا ہے ہشتم فردوس اللہ تعالی نے فرمایا
اولئک ھم الوارثون الذین یرثون الفردوس ھم فیھا خالدون اور فرمایا
ان الذین آمنوا وعملوا الصالحات کانت لھم جنات الفردوس نزلا۔
اطلاق اسم فردوس کا ساری جنت پر یا اعلیٰ وافضل جنات پر ہوتا ہے گویا وہ بہ نسبت
اور جنات کے زیادہ تر استحقاق اس نام کا رکھتی ہے اصل مین بمعنی بستان ہے فرادیس بساتین
کو کہتے ہین کعب نے کہا یہ وہ بستان ہے جسمین انگور رہون لیث نے کہا یعنی انگور کا باغ
ضحاک نے کہا وہ باغ ہے جسمین گھنے درخت ہون اسی کو مبرد نے بھی اختیار کیا ہے مجاہد نے
کہا زبان روم مین بستان کو فردوس کہتے ہین اسی کو زجاج نے بھی اختیار کیا ہے صحیح یہ ہے
کہ فردوس وہ باغ ہے کہ جو کچھہ سب باغات مین ہوتا ہے یہ اوس سبکا جامع ہو نہم جنات النعیم
اللہ نے فرمایا ہے ان الذین آمنوا وعملوا الصالحات لھم جنات النعیم یہ نام
جامع جمیع جنات ہے متضمن ہے انواع تنعم کو ماکول ومشروب وملبوس وصور حسنہ وراحئہ طیبہ
ومنظر بہیج ومساکن واسعہ وغیر ذلک سے جتنی نعیم ظاہر وباطن ہین سب کو شامل ہے دہم
مقام امین قال تعالی ان المتقین فی مقام امین مقام موضع اقامت کو کہتے ہین
اور امین بمعنی امن ہے یعنی وہ ہر برائی ومکروہ وزوال وخراب وانواع نقص سے امن
مین ہے اسجگہہ کے لوگ خروج ونغص ونکد سے امن مین رہنگے بلد امین وہ ہے جہان کے لوگ
امن مین ہون اوس خوف سے جو اور جگہہ کے لوگون کو ہوتا ہے اللہ نے اس آیت مین اور
اس قول مین یدعون فیھا بکل فاکھۃ آمنین امن مکان وامن طعام دونون کو جمع
کردیا ہے اب اونکو نہ خوف وانقطاع فاکہہ کا ہوگا اور نہ خوف وہان سے نکلنے کا اور
موت سے وہ امن مین ہونگے یازدہم مقعد صدق وقدم صدق قال تعالی

ان المتقين في جنات ونهر في مقعد صدق یہ لفظ کلام عرب مین موضوع ہے
واسطے صحت وکمال کے اسی جگہہ سے صدق فی الحدیث صدق فی العمل بولتے ہین صدیق
وہ شخص ہے جسکے قول کی تصدیق اوسکا عمل کرے قدم صدق کی تفسیر یہ ہے کہ مراد اس سے جنت اور
وہ اعمال ہین جنسے جنت ملتی ہے اور وہ سابقہ جو طرف سے اللہ کے اونکے لئے سابق ہو چکا
ہے اور وہ رسول جسکے ہاتھہ پر ہدایت ہوئی اور اوسکے سبب سے جنت کو پہونچے تحقیق یہ
ہے کہ یہ سب حق ہے اور لسان صدق اشارہ ہے طرف مطابقت زبان کے واسطے واقع کے
اور مدخل صدق ومخرج صدق وہ ہے کہ صاحب اوسکا ضامن ہو اللہ پر اور یہ دعا انفع ادعیہ
ہے اسلئے کہ بندہ ہمیشہ کسی نہ کسی امر مین داخل اور کسی نہ کسی امر سے خارج ہوتا ہے سو جب
دخول وخروج اوسکا باللہ وللہ ہوگا تو وہ مدخل صدق مین داخل اور مخرج صدق مین خارج ہوگا

فصل ۲

کتنی جنتونکی گیا ہے ÷ یہ دو نوع ہین دو جنتین سونے کی ہین اور دو چاندی کی جنت
ایک ایسا نام ہے کہ جو کچھہ سارے باغات وگلستان وبوستان مین ہے مساکن وقصور سے
یہ اون سب کو شامل ہے یہ بہت سی جنتین ہین حدیث انس مین رفعاً آیا ہے یا ام حارثہ
انہا جنان وان ابنک اصاب الفردوس الاعلیٰ اخرجہ البخاری یعنی وہ
بہت سی جنتین ہین اور تیرا بیٹا فردوس اعلی مین پہنچا حدیث ابو موسیٰ مین فرمایا ہے دو جنتین
سونے کی ہین وہانکے برتن اور زیور اور جو کچھہ اونمین ہے سب سونے کے ہین اور دو جنتین
چاندی کی ہین اور اونکا زیور وبرتن اور جو کچھہ اونمین ہے سب چاندی کا ہے اور نہین ہے درمیان
قوم اور دیدار خدا کے مگر چادر کبریا کی اوسکے مُنہہ پر جنت عدن مین رواہ الشیخان اللہ نے

فرمایا ہے ولمن خاف مقام ربہ جنتان اس آیت مین دونون جنتون کا ذکر کیا
ہے پہر فرمایا ومن دونہما جنتان یہ چار جنتین ہوئین ایک گروہ نے کہا مراد لفظ
من دونہما سے قرب اون دونون جنتون کا عرش سے ہے تو یہ دونون اون دونون سے
فایق ٹہیرین دوسرے گروہ نے کہا مراد لفظ دُون سے تحت ہے یہ مطابق لغت عرب کے ہے
صحاح مین لفظ دُون کو نقیض فوق کہا ہے اور یہ بھی کہتے ہین کہ دون ھذا ای اقرب منہ
لکن سیاق اسی پر دلیل ہے کہ ہر دو جنت اولی فاضل ہین کئی وجہ سے ایک **قولہ** ذواتا
افنان فنن کہتے ہین غصن کو یا جمع ہے فن کی بمعنی صنف یعنی اوسمین انواع قسم کے فواکہ
وغیرہ ہین اور اسکا ذکر پچہلی دو جنتون مین نہین کیا دوسرے فرمایا ہے فیہما عینان
تجریان اور پچہلی دو جنتون کے حقمین کہا ہے فیہما عینان نضاختان اس سے مراد
اوبلنا ہے یعنی فوّارہ کی طرح اور جاریہ سے مراد ساریہ ہے سو بہنے والا چشمہ بہتر ہوتا ہے
فوّارہ سے جو فقط اوبلتا ہے اسلئے کہ اوسمین فوران وجریان دونون امر ہین تیسرے ارشاد کیا ہے
کہ فیہما من کل فاکہۃ زوجان اور پچہلی دونون جنتون کے حقمین کہا ہے فیہما فاکہۃ
ونخل ورمان اور کچہہ شک نہین کہ اوّل اکمل ہے ثانی سے ایک گروہ نے کہا زوجان سے
مراد رطب ویابس ہے لکن اسمین نظر ہے دوسرے گروہ نے کہا ایک سے مراد صنف معروف
ہے اور دوسری سے مراد اوسی کے ہمشکل صنف غریب ہے تیسرے گروہ نے کہا مراد دو نوع
ہین اس سے زیادہ کچہہ نہین کہا ظاہر یہ ہے کہ مراد شیرین وترش وسفید وسُرخ ہے اسلئے کہ
اختلاف اصناف فواکہ کا خوش آیندہ تر اور لذیذ تر ہوتا ہے آنکہہ ودہن مین واللہ اعلم
چوتھے فرمایا ہے متکئین علی فرش بطائنہا من استبرق یہ تنبیہ ہے فضیلت
پر ابرہ کی کہ ابرہ استر سے بڑہ کر ہوگا اور حقمین اُخرین کے کہا ہے متکئین علی رفرف

خضر و عبقری حسان رفرف کی تفسیر مجلس و بساط و فرش ہے بہر حال وصف اولیین سے
کمتر ہے پانچوین کہا ہے وجنا الجنتین دان یعنی پہل اوسکا قریب و سہل التناول ہوگا جسطرح
چاہین بیٹھے لیٹے لیکر تناول کرین اور یہ بات حقمین آخرین کے نہین فرمائی ہے چھٹے فرمایا ہے
فیھن قاصرات الطرف یعنی اونکی نظر اپنے شوہرون پر مقصور ہوگی وہ کسی غیر کی طرف
نظر نہ کرینگی نیچی نگاہ رکہینگی اور آخرین کے بارے مین کہا ہے حور مقصورات فی الخیام
سو جسکی نگاہ اپنے شوہر پر کوتاہ ہے وہ اکمل ہے اوس سے جسکی نظر فقط غیر سے مقصور ہے
ساتوین اونکو مشابہ یاقوت و مرجان کے فرمایا ہے صفاء و اشراق لون و حسن مین اور اسکا
ذکر آخرین مین نہین کیا آٹھوین فرمایا ہے ھل جزاء الاحسان الا الاحسان اسکا
مقتضا یہ ہے کہ اصحاب ان ہر دو جنت اولی کے اہل احسان مطلق ہین انکے احسان کامل کی
جزا بہی احسان کامل ہے نوین یہ کہ ان دونون جنتون کو جزا اوس شخص کی ٹہیرایا ہے جو
کہڑے ہونے سے سامنے اپنے رب کے ڈرتا ہے اور خائف دو طرح کے ہوتے ہین ایک مقربین
دوسرے اصحاب یمین سو پہلے مقربین کی دونون جنتونکا ذکر کیا ہے پہر ہر دو جنت اصحاب یمین کا
دسوین فرمایا ومن دونھما سو سیاق دلیل ہے اس بات پر کہ دون نقیض فوق ہے اس
سے معلوم ہوا کہ مقربین کی دونون جنتین عالی ہین اور اصحاب یمین کی دونون جنتین کمتر
راجح یہ ہے کہ ہر ایک کو دو جنتین ملینگی اور بعض نے کہا ہے کہ مجموع اہل خوف اونمین بہی مشترک
ہونگے لکن یہ حدیث ھما شبانان فی ریاض الجنۃ مرجح اول ہے ایک جنت اداے
اوامر کی جزا ہوگی اور دوسری اجتناب محارم کی ❊

فصل ۵

اللہ تعالیٰ نے بعض جنتون کو اپنے ہاتھہ سے بنایا ہے اور اوسمین اپنے ہاتھہ سے درخت لگائے
تاکہ وہ جنت اور جنتون سے افضل ٹھیرے اور بعض جنات کو اپنے لیئے گھر ٹھیرایا ہے اور ساتھہ
قرب عرش کے مخصوص کیا ہے اور اپنے ہاتھہ سے اوسکو لگایا ہے وہ جنت سید جنان ہے اللہ تعالیٰ
ہر نوع مین سے اعلیٰ شئے کو اپنے لئے اختیار کرتا ہے جسطرح کہ ملائکہ مین سے جبرئیل کو اور بشر مین سے
محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اور آسمانون مین سے آسمان علیا کو اور شہرون مین سے مکہ مکرمہ کو اور
مہینون مین سے ماہ محرم کو اور راتون مین سے شب قدر کو اور ایام مین سے روز جمعہ کو اور ہر شب مین
سے وسط شب کو اور اوقات لیل ونہار مین سے اوقات نماز پنجگانہ کو الی غیر ذالک وہ پاک ذات جو چاہتا ہے
پیدا کرتا ہے اور پسند فرماتا ہے حدیث ابو الدرداء مین فرمایا ہے اللہ تعالیٰ آخر مین تین ساعت باقی
شب کے نزول فرماتا ہے پہلی ساعت کے اندر اوس کتاب مین نظر کرتا ہے جسمین سوا اوسکے غیر نظر
نہین کرتا پہر جسطرح چاہتا ہے محو و اثبات فرماتا ہے دوسری ساعت کے اندر جنت عدن کو ملاحظہ
کرتا ہے یہ جنت اللہ کا مسکن ہے اسمین سوا اللہ کے کوئی ساکن نہین ہوتا مگر انبیاء و شہداء و صدیقین
اسی جنت مین وہ چیز ہے جسکو کسی نے نہین دیکھا اور نہ کسی بشر کے دل پر اوسکا خطرہ گزرا پہر آخر ساعت
شب مین اوتر کر فرماتا ہے ہے کوئی استغفار کرنے والا کہ مجھسے مغفرت چاہے مین اوسکی مغفرت کرون
ہے کوئی سائل کہ مجھسے سوال کرے مین اوسکو دون ہے کوئی دعا کرنیوالا جو مجھے پکارے مین اوسکی
دعا قبول کرون یہانتک کہ فجر طالع ہوتی ہے رواہ الطبرانی اللہ تعالیٰ نے فرمایا وقرآن
الفجر ان قرآن الفجر کان مشہودا یعنی نماز صبح کے وقت اللہ تعالیٰ و ملائکہ موجود ہوتے ہین
حدیث انس بن مالک مین فرمایا ہے اللہ نے فردوس کو اپنے ہاتھہ سے بنایا ہے اور اوسکو ہر مشرک اور
دائم الخمر پر حرام کیا ہے رواہ الحسن بن سفیان عبد اللہ بن حارث کا لفظ رفعا یہ ہے اللہ نے
تین چیزین اپنے ہاتھہ سے بنائین آدم کو اپنے ہاتھہ سے بنایا توریت کو اپنے ہاتھہ سے لکھا فردوس کو

اپنے ہاتہہ سے لگایا پہر فرمایا قسم ہے میرے عزت وجلال کی داخل نہوگا اوسمین دایم الخمر اور دیوث رواہ الدارمی والنجاد وغیرھما لکن محفوظ یہ ہے کہ یہ حدیث موقوف ہے اسکی سند مین ابومعشر متکلم فیہ ہے ابن عمر کہتے ہین اللہ نے چار چیزین اپنے ہاتہہ سے پیدا کین عرش و قلم و عدن و آدم پہر باقی خلق کو کہدیا ہوجا وہ ہوگئی رواہ الدارمی میسرہ کا لفظ یہ ہے اللہ نے نہین چہوا کسی چیز کو اپنی مخلوق مین سے سوا تین چیزون کے آدم کو پیدا کیا توریت کو اپنے ہاتہہ سے لکہا جنت عدن کو اپنے ہاتہہ سے بنایا ونحوہ عن کعب پہر فرمایا بات کر جنت عدن نے کہا قد افلح المؤمنون رواہما الدارمی شمر بن عطیہ کہتے ہین اللہ نے جنت فردوس کو اپنے ہاتہہ سے لگایا ہر پنجشنبہ کے دن اوسکو کہولتا ہے اور فرماتا ہے بڑہ جا خوشبو مین واسطے میرے اولیا کے زیادہ ہو جا حسن مین واسطے میرے دوستون کے رواہ ابوالشیخ مجاہد کا لفظ یہ ہے اللہ نے جنات عدن کو اپنے ہاتہہ سے لگایا ہے جب وہ طیار ہوچکی بند کردیگئی اب وہ ہر سحر کو کہولی جاتی ہے اللہ تعالے اوسکی طرف نظر کرتا ہے وہ کہتی ہے قد افلح المومنون رواہ الحاکم ابوسعید رفعاً کہتے ہین اللہ تعالے نے ایک باغ بنایا جسکی ایک اینٹ سونے کی ہے اور ایک اینٹ چاندی کی اوسمین اپنے ہاتہہ سے درخت لگائے اور کہا بات کر اوس نے کہا قد افلح المومنون فرمایا خوشی ہو تجہکو تو منزل ہے بادشاہون کی رواہ البیہقی انس رفعاً کہتے ہین اللہ نے جنت عدن کو اپنے ہاتہہ سے بنایا ایک اینٹ سفید موتی کی ہے اور دوسری اینٹ سرخ یاقوت کی اور تیسری سبز زبرجد کی گارا اوسکا مشک ہے سنگریزے اوسکے موتی ہین گہاس اوسکی زعفران ہے پہر فرمایا بول اوس نے کہا قد افلح المومنون اللہ نے فرمایا قسم ہے میرے عزت وجلال کی ہمسایہ نہوگا میرا تجہمین کوئی بخیل پہر حضرت نے یہ آیت پڑہی ومن یوق شح نفسہ فاولئک ھم المفلحون اس عنایت مین تامل کرنا چاہیئے کہ جس جنت کو اپنے ہاتہہ سے بنایا ہے اور اوسکے لئے بنایا جسکو

اپنے ہاتھہ سے پیدا کیا ہے پہر اوسکی فضل وریت کے لئے ٹہیرایا ہے یہ محض اوسکی تشریف واظہار فضل کے لئے ہے جسکو اپنے ہاتھہ سے بنایا اور شرف بخشا اور غیر سے امتیاز دیا سو یہ جنت جنان مین مثل آدم کے ہے نوع حیوان مین حدیث مغیرہ بن شعبہ مین فرمایا ہے موسیٰ نے اپنے رب سے پوچھا تہا ادنی منزلت اہل جنت مین کون ہے کہا وہ شخص جو آئیگا بعد دخول اہل جنت کے جنت مین اوس سے کہا جائیگا جنت مین جا وہ کہیگا اے رب کیونکر جاؤن لوگ تو اپنی اپنی منزلون مین جا اوترے اور اپنے یارون کو لے بیٹہے اوس سے کہا جائیگا بہلا تو اسپر راضی ہے کہ تجہکو برابر ایک بادشاہ کے بادشاہان دنیا سے دیا جاوے وہ کہیگا ہان اے رب مین راضی ہون اللہ تعالیٰ فرمائیگا لک ذلک ومثلہ ومثلہ ومثلہ پانچوین بار مین وہ کہیگا رضیت یارب موسیٰ علیہ السّلام نے کہا اے رب اعلیٰ منزلت کون ہے فرمایا وہ لوگ ہین جو کہ میری حسب المراد ہین مین نے اونمین سے بہت سے لوگون کو اپنے ہاتھہ سے بنایا ہے اور اونپر مُہر لگادی ہے نہ آنکھہ نے اوسکو دیکہا نہ کان نے سُنا اور نہ کسی کے دلپر اوسکا خطرہ گزرا مصداق اسکا اللہ کی کتاب مین یہ ہے فلا تعلم نفس ما اخفی لھم من قرۃ اعین رواہ مسلم ظاہر یہ ہے کہ مراد ان لوگون سے انبیاء و رسل ہین یا اولیاء و شہداء و صدیقین و صالحین ہون واللہ اعلم ٭

فصل ۴

جنت کے دربان اور خزانچی کون ہین اور اونکا مقدم و رئیس کون ہے ٭ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے وسیق الذین اتقوا ربھم الی الجنۃ زمرا حتی اذا جاءوھا وفتحت ابوابھا وقال لھم خزنتھا سلام علیکم خزنہ جمع ہے خازن کی خازن وہ ہے جسکو کسی شے پر امین سمجھکر واسطے حفاظت کے مقرر کیا جائے جیسے خزانہ کا خزانچی حدیث انس مین فرمایا ہے مین

دن قیامت کے دروازۂ جنت پر آکر دروازہ کھلوانا چاہونگا خازن کہیگا تو کون ہے مین کہونگا محمد ہون صلعم وہ کہیگا مجھکو تیراہی حکم ہوا ہے کہ تجھہ سے پہلے مین کسی کے لئے دروازہ نہ کھولون رواہ مسلم

رواق منظر چشم من آشیانۂ تست	٥	کرم نما و فرود آ کہ خانہ خانۂ تست	

حدیث متفق علیہ ابوہریرہ مین فرمایا ہے کہ جو شخص راہ خدا مین ایک جوڑا دیتا ہے یعنی کسی شئے کا او سکو خازنان جنت ہر دروازے سے پکارینگے کہ ادہر آؤ ٥

حیف ست جاے چو تو نگاری بچشم غیر		در دل نشین کہ منزل خاص از براے تست	

ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اسی زمرہ مین سے ہونگے جو کہ ہر در سے بلائے جائینگے اسلئے کہ اونکی ہمت تکمیل مراتب ایمان مین بہت بلند تھی فللہ ما اعلی ھذہ الھمۃ وما اکبر ھذہ النفس اللہ نے سب سے بڑے خزانچی کا نام رضوان رکھا ہے یہ نام مشتق ہے رضا سے اور خازن نار کا نام مالک رکھا ہے وہ مشتق ہے ملک سے جو عبارت ہے قوت وشدت سے +

فصل ٥

سب سے پہلے دروازہ جنت کا کون کہٹکہٹائیگا + اس باب مین حدیث انس گزر چکی ہے کہ وہ ہمارے حضرت اعلیٰ درجت حضور فیض گنجور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہونگے طبرانی نے یون کہا ہے کہ خازن کہڑے ہوکر یہ کہیگا لا افتح لاحد قبلک ولا اقوم لاحد بعدک یہ کہڑا ہوجانا خازن کا واسطے حضرت کے خاصۃً بغرض اظہار مرتبۂ نبویہ ہوگا خازنان جنت آپکی خدمت مین قیام کرینگے آپ اونپر مثل بادشاہ کے ہونگے حدیث ابوہریرہ مین فرمایا ہے سب سے پہلے مین ہی دروازہ جنت کا کہولونگا لکن ایک عورت مجھپر شتابی کرے گی مین کہونگا تجھکو کیا ہوا ہے یا تو کون ہے وہ کہیگی مین ایک عورت ہون کہ اپنے یتیمون کو لیکر بیٹھہ رہی ابن عباس کہتے ہین کچھہ صحابہ حضرت کے انتظار مین بیٹھے تھے

اتنے مین آپ تشریف لائے جب قریب ہوئے اونکی بات سُنی وہ آپسمین یہ چرچا کرتے تھے کہ دیکھو
اللہ نے اپنے خلق مین سے ایک اپنا خلیل ٹھیرایا ابراہیم علیہ السّلام کو دوسرے نے کہا یہ کچھہ اس سے
زیادہ نہین ہے کہ موسیٰ علیہ السّلام سے بات کی تیسرے نے کہا عیسیٰ اللہ کے کلمہ و روح ہین۔
چوتھے نے کہا اللہ نے آدم کو چُن لیا حضرت نے اونپر سلام کیا اور فرمایا مینے تمہاری گفتگو سُنی اور تمہارا
تعجب کرنا معلوم کیا کہ ابراہیم خلیل اللہ ہین سو وہ اسیطرح تھے اور موسیٰ نجی اللہ ہین سو وہ بھی اسیطرح
تھے اور عیسیٰ روح و کلمہ ہین سو وہ بھی اسیطرح تھے اور آدم برگزیدہ ہین سو وہ بھی اسیطرح تھے سُن لو
مین اللہ کا حبیب ہون اور کچھہ فخر نہین اور مین حامل لواء حمد ہون اور کچھہ فخر نہین اور مین اول
شافع اور اول مشفع ہون دن قیامت کے اور کچھہ فخر نہین ہے اور سب سے پہلے مین ہی باب جنت
کا حلقہ ہلاؤنگا وہ میرے لئے کھولا جائیگا مین اوسمین جاؤنگا اور میرے ہمراہ فقراء مومنین ہونگے
اور کچھہ فخر نہین اور مین اکرم اولین و آخرین ہون اور کچھہ فخر نہین رواہ الترمذی اس سے فضیلت
حضرت کی انبیاء اولو العزم پر ثابت ہوئی یہ اسباب فضل کے سوا حضرت کے دوسرے مین فراہم
نہونگے انس بن مالک کا لفظ یہ ہے کہ سب سے پہلے مین ہی نکلونگا یعنی قبر سے جبکہ لوگ مبعوث ہونگے
اور مین اونکا خطیب ہونگا جب کہ وہ خاموش ہونگے اور مین اونکا قائد ہونگا یعنی لیچلنے والا جبکہ
وہ آوینگے اور مین اونکا شافع ہونگا جب کہ وہ روکے جاوینگے اور مین اُنکا مژدہ رسان ہونگا جبکہ
وہ مایوس ہونگے حمد کا نشان میرے ہاتھہ مین ہوگا جنت کی کنجیان اوسدن میرے ہاتھہ مین ہونگی
مین اکرم اولاد آدم ہونگا اوسدن اپنے رب پر اور کچھہ فخر نہین ہے طواف کرینگے گرد میرے ہزار
خادم گویا وہ موتی ہین چھپے دہرے رواہ الترمذی والبیھقی واللفظ لہ مسلم مین انس
سے رفعًا یون آیا ہے کہ مین سب سے زیادہ ہونگا اتباع مین دن قیامت کے اور مین ہی سب سے
پہلے دروازہ بہشت کا ٹھونکونگا*

فصل ۶

سب سے پہلے کونسی امت بہشت مین جائیگی + حدیث ابوہریرہ مین فرمایا ہے ہم سابقین اولین
ہین دن قیامت کے فقط اتنی بات ہے کہ اونکو ہمسے پہلے کتاب دیگیئی ہے اور ہمکو بعد اونکے ملی
رواہ الشیخان یعنی اونکی سبقت ہمپر فقط اسیقدر ہے دوسرا لفظ انکا رفعًا یہ ہے ہم آخرین
اولین ہین دن قیامت کے اور ہم ہی سب سے پہلے جنت مین جائینگے سوا اتنی بات کے کہ اونکو کتاب
ہمسے پہلے دیگیئی اور ہمکو اونکے بعد ملی لکن وہ مختلف ہو گئے اور اللہ نے ہمکو اپنے حکم سے وہ حق
دکہایا جسمین اونہون نے اختلاف کیا تہا رواہ مسلم اسی کے لگ بھگ صحیحین مین بھی
آیا ہے اس لفظ سے نحن الاخرون الاولون یوم القیامۃ نحن اوّل الناس دخولا الجنۃ
بید انھم اوتوا الکتاب من قبلنا واوتیناہ من بعدھم حدیث عمر بن خطاب مین فرمایا
ہے جنت حرام ہے سب پیغمبرون پر یہانتک کہ مین اوسمین جاؤن اور حرام ہے سب امتون پر یہانتک
کہ داخل ہو اوسمین امت میری رواہ الدارقطنی وقال غریب بالجملہ یہ امت سب امتون سے
پہلے زمین کے اندر سے باہر نکلے گی اور سب سے پہلے اعلی امکان موقف مین جاکر ٹھیرے گی اور سب سے پہلے سایۂ
عرش مین ہوگی اور سب سے پہلے اسی امت کا فیصلہ و حکم ہوگا اور سب سے پہلے یہی پلصراط کے پلی پار ہوگی اور سب سے پہلے یہی
جنت مین داخل ہوگی اور جنت حرام ہے انبیاء پر یہانتک کہ ہمارے حضور پرنور صلعم اوسمین
قدم رنجہ فرمائین اور سب امتون پر یہانتک کہ یہ امت اوسمین جا سے رہی یہ بات کہ اس امت
مین سے سب سے پہلے کون داخل جنت ہوگا سو حدیث ابوہریرہ مین رفعًا آیا ہے کہ جبرئیل آئے
میرا ہاتہہ پکڑ کر لیگئے مجھکو جنت کا دروازہ دکہایا جس درسے کہ میری امت بہشت مین جائے گی
ابوبکر نے کہا اے رسول خدا مین چاہتا ہون کہ مین بھی آپکے ساتہہ ہوتا کہ اوسکو دیکہتا فرمایا

سُن لے اے ابابکر تو سب سے پہلے میری اُمت مین داخل جنت ہوگا رواہ ابوداؤد الٰہی اس
تیرے بندۂ شرمندہ کا نام بھی صدیق ہی تو مجھکو بھی برکت سے نام صدیق اکبر کے ہمراہ اپنے
رسول کریم کے جنت مین لیجانا کہ مین بھی ایک ادنی خادم جناب نبوت کا ہون ۵

ندعی الی محفل الرب الکریم غداً	والحق ان یدخل المولی مع الخدم

فصل

اس اُمت کے سابقین طرف جنت کے کون لوگ ہونگے اونکی کیا صفت ہے * حدیث ابوہریرہ
مین فرمایا ہے پہلا گروہ جو جنت مین جائیگا اونکی صورت قمر لیلۃ البدر کی صورت پر ہوگی وہ نہ
تھوکین گے نہ ناک سنکین گے نہ پاخانہ پھرینگے اونکے برتن اور اونکی کنگھیان سونے چاندی کی ہونگی
اونکی انگیٹھیان عود کی ہونگی اونکا پسینا مشک ہوگا ہر ایک کی اونمین سے دو دو بیبیان ہونگی جنکی
پنڈلی کا گودا گوشت کے پیچھے سے بسبب خوبصورتی وحسن کے نظر آئیگا اونکے باہم نہ کچھہ اختلاف
ہوگا اور نہ کچھہ بغض اونکے دل ایک شخص کے دل کی طرح پر ہونگے صبح وشام اللہ کی تسبیح کرینگے
رواہ الشیخان دوسری روایت مین اتنا اور آیا ہے کہ پہلا زمرہ جو ماہ نیم ماہ کی صورت پر ہوگا
اونسے قریب وہ لوگ ہونگے جو کہ بہت چمکتے تارے کی طرح آسمان پر ہونگے اونکی بیبیان حورعین
ہین وہ اپنے باپ آدم کی صورت پر ستر گز طول مین ہونگی رواہ الشیخان ابن عباس کا
لفظ رفعاً یہ ہے سب سے پہلے جو دن قیامت کے طرف جنت کے بلایا جائیگا یہ وہ لوگ ہونگے جو سرا
وضرا یعنی خوشی اور رنج مین اللہ کی حمد کرتے ہین رواہ شعبۃ وقیس ابوہریرہ نے
رفعاً کہا ہے عرض کئے گئے مجھپر وہ تین شخص میری اُمت کے جو سب سے پہلے داخل جنت ہونگے اور وہ
جو سب سے پہلے جہنم مین جائینگے سو تین جنتی یہ ہین شہید اور بندۂ مملوک جسکو دنیا کی غلامی نے طاعت

رب سے باز نہین رکہا اور فقیر پارسا صاحب عیال آور تین دوزخی یہ ہین آمیر مسلط اور صاحب ثروت
مال سے جو کہ اللہ کا حق اوس مال مین سے ادا نہین کرتا اور فقیر فخور یعنی باوجود محتاجی اتراتا اور
نخرے کرتا ہے رواہ احمد اور حدیث ابن عمر مین اولیت دخول جنت کے حق مین فقراء مہاجرین
کی فرمائی ہے کہ اونکی وجہ سے مکارہ سے بچا جاتا تہا اور اونکی حاجت اونکے دلون ہی مین رہتی تہی
اور وہ مر جاتے اپنا کام نکر سکتے اونپر ہر دروازہ سے فرشتے آکر کہینگے سلام علیکم بما صبرتم
فنعم عقبی الدار رواہ احمد والطبرانی بطولہ یہ حدیث اگرچہ خاص ہے لکن مفہوم اوسکا
عام ہے یہ اوصاف جس مومن مین ہونگے خواہ وہ مہاجر ہو یا نہو وہ مصداق اس وعدے کا ٹہیر سکتا
ہے حدیث مین یہ بھی آیا ہے کہ المہاجر من ہجر ما نہی اللہ عنہ اور فرمایا ہے کہ زمانہ ہرج
مین عبادت کرنا ایسا ہے جیسے کہ میری طرف ہجرت کرنا اللہ تعالیٰ نے تقسیم بنی آدم کی دو طرح پر کی
ایک سعداء دوسرے اشقیاء پہر سعداء کو دو قسم ٹہیرایا ہے سابقین و اصحاب الیمین چنانچہ فرمایا
السّابقون السّابقون اسمین تین قول ہین ایک یہ کہ خبر اس مبتدا کی یہ قول ہے اولئک
المقربون دوسرے یہ کہ سابقون اول مبتدا ہے اور سابقون آخر خبر سیبویہ کا قول یہی ہے تیسرے
یہ کہ سبق اول اور ہے اور سبق ثانی اور یعنی جو لوگ دنیا مین طرف خیرات کے سابق ہین وہ قیامت
مین طرف جنات کے بہی سابق ہونگے اور جو لوگ سابق الی الایمان ہین وہی سابق الی الجنان بہی
ہونگے یہی اظہر ہے حدیث بریدہ مین آیا ہے کہ ایک دن صبح کو حضرت نے بلال کو بلایا اور فرمایا
اے بلال تو کس بات سے طرف جنت کے مجہپر سابق ہوا کیونکہ مین جب کبھی جنت مین گیا تیرے چپل کی آواز
اپنے آگے سُنی آج کی رات بہی ایسا ہی اتفاق ہوا کہ ایک محل درخشان پر مین آیا وہ سونے کا
قصر تہا کہا یہ ایک عربی شخص کا ہے مین نے کہا مین عربی ہون یہ کسکا محل ہے کہا ایک مرد قریشی
کا ہے مین نے کہا مین قریشی ہون یہ کسکا قصر ہے کہا ایکمرد کا امت محمد صلعم سے ہے مین نے کہا

مین محمد ہون یہ کسکا گہر ہے کہا عمر بن خطاب کا بلال نے عرض کیا اے رسول خدا مین جب اذان
دیتا ہون تو دو رکعت نماز پڑہتا ہون اور جب مجھکو حدث پہنچتا ہے تو اوسیوقت وضو کر لیتا ہون
مین دیکھتا ہون کہ اللہ کے لئے مجہپر دو رکعت نماز ہے فرمایا انہین دو عمل کے سبب سے یہ بات تجھکو حاصل
ہوئی رواہ احمد و الترمذی وصححہ اہل علم نے کہا ہے اس حدیث کی تلقی بالقبول والتصدیق
کرنا چاہئے اُس سے یہ نہین ثابت ہوتا کہ کوئی شخص طرف جنت کے حضرت پر سبقت کریگا بلال
سامنے حضرت کے اذان دیتے اور طرف نماز کی بلاتے تھے اونکا سامنے حضرت کے چلنا ایسا ہے
جیسے سامنے سید کے حاجب و خادم چلتا ہے ایک حدیث مین یہ بھی آیا ہے کہ دن قیامت کے
بلال حضرت کے سامنے مبعوث ہونگے اور ندا ے اذان کہینگے اونکا سامنے حضرت کے چلنا واسطے
اظہار کرامت جناب رسالت کے ہوگا تاکہ آپکا فضل و شرف سب اہل محشر پر ظاہر و باہر ہو
نہ یہ کہ بلال آپ پر سابق ہونگے بلکہ یہ سبق مثل سبق وضوا ور دخول مسجد کے ہوگا واللہ اعلم +

فصل

فقراء اغنیاء سے پہلے جنت مین جائینگے + حدیث ابو ہریرہ مین رفعًا آیا ہے کہ داخل ہون گے
محتاج مسلمان جنت مین تونگرون سے پہلے آدہے دن جسکے پانسو برس ہوئے رواہ احمد
وصححہ الترمذی و رجال اسنادہ احتج بھم مسلم فی صحیحہ اور حدیث جابر
مین چالیس برس آئے ہین رواہ الترمذی ابن عمرو نے رفعًا ذکر چہل سال کا حق مین فقراء
مہاجرین کے کیا ہے رواہ مسلم حدیث ابن عباس مین فرمایا ہے کہ دروازۂ جنت پر دو مومن
ملاقات کرینگے ایک غنی ہوگا دوسرا فقیر دنیا مین فقیر کو جنت مین داخل کرینگے اور غنی جبتک اللہ
چاہیگا روکا جاویگا پھر جنت مین جائیگا فقیر اوسکو دیکھکر کہیگا اے بہائی تجھکو کس چیز نے روکا

تونے اتنی دیر کی کہ مجھے تجھپر خوف ہوا وہ کہیگا مین بعد تیرے ایک حبس کر یہ قطیع مین رہا اور تجھہ تک نہین پہنچا یہانتک کہ اتنا عرق مجھسے بہا کہ اگر ہزار شتر تشنہ آتے تو سب پی جاتے رواہ احمد نصف یوم وچہل سال مین کچھہ تفاوت نہین ہے صحیح مین اربعین خریف آیا ہے اور سنن مین نصف یوم سو یہ دونون مقدار محفوظ ہین اور اختلاف مدت سبق کا بحسب احوال فقراء واغنیاء ہوگا کوئی چالیس سال پہلے جائیگا اور کوئی پانسو برس پہلے جسطرح کہ ٹھہرنا عصاۃ موحدین کا آگ مین بحسب مراتب جرائم کے ہوگا لکن اسجگہہ یہ معلوم رہنا چاہیئے کہ سبق دخول سے یہ لازم نہین آتا ہے کہ مرتبہ بھی اونکا متاخر پر مرتفع ہو بلکہ کبھی ایسا ہوتا ہے کہ متاخر کا مرتبہ سابق سے افضلتر ہوتا ہے اگرچہ غیر نے دخول مین سبقت کی ہو دلیل اسپر یہ ہے کہ اس امت مین سے کچھہ لوگ ایسے ہونگے جو بیحساب جنت مین جائین گے یہ ستر ہزار نفر ہین اور جنکا حساب لیا جائے گا اونمین بعض ایسے بھی ہونگے جو اکثرون سے افضل ہین مطلب یہ ٹھہرا کہ تونگر کا حساب لیا گیا اگر وہ شاکر خدا تھا اور اوس نے انواع خیر و بر و صدقہ و معروف کے ساتھہ تقرب کیا تھا تو یہ غنی اوس فقیر سے جو دخول جنت مین سابق ہے اعلی درجہ ٹھہریگا اور یہ فضیلت اوس فقیر کو نہوگی خصوصاً جبکہ وہ غنی اوس فقیر کے اعمال مین بھی شرکت رکھتا ہوگا اور پھر ان اوصاف مین اوسپر زیادہ ہوگیا ہے واللہ لا یضیع اجر من احسن عملا سو مزیت دو طرح کی ٹھہری ایک مزیت سبق کی دوسری مزیت رفعت کی سو یہ دونون مزایا کبھی مجتمع اور کبھی منفرد ہوتے ہین ایک کو مزیت سبق و رفعت کی حاصل ہوگی اور دوسرے کو کوئی بھی مزیت نہوگی اور کسی کو مزیت سبق کی ہوگی نہ رفعت کی اور دوسرے کو مزیت رفعت کی نہ سبق کی یہ کارروائی بحسب مقتضاے ہر دو امر یا امر واحد یا عدم امر ہوگی واللہ تعالی اعلم +

فصل ۹

وہ جنت والے کتنی قسم ہین جنکو جنت ملیگی نہ اونکے غیر کو۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے وسارعوا الی مغفرۃ من ربکم وجنۃ عرضھا السمٰوات والارض اعدت للمتقین الذین ینفقون فی السرّاء والضرّاء والکاظمین الغیظ والعافین عن الناس واللہ یحب المحسنین والذین اذا فعلوا فاحشۃ او ظلموا انفسھم ذکروا اللہ فاستغفروا لذنوبھم ومن یغفر الذنوب الا اللہ ولم یصروا علیٰ ما فعلوا وھم یعلمون اولئک جزاؤھم مغفرۃ من ربھم وجنات تجری من تحتھا الانھار خٰلدین فیھا ونعم اجر العاملین اللہ نے ذکر کیا کہ جنت واسطے پرہیزگارون کے طیار کیگئی ہے نہ اورون کے لئے پھر اصناف اہل تقویٰ کا ذکر کیا کہ وہ حالت عسر ویسر وشدت ورخا مین بذل احسان کرتے ہین پھر فرمایا کہ غصے کو پیکر لوگون کی ایذا رسانی سے باز رہتے ہین اور عوض انتقام کے عفو فرماتے ہین پھر اونکی حالت کا درمیان اونکے اور درمیان رب کے بابت ذنوب کے ذکر کیا کہ جب اونسے گناہ ہوجاتے ہین تو وہ مقابلہ اون گناہون کا ساتھ ذکر خدا وتوبہ واستغفار وترک اصرار کے کرتے ہین وقال تعالیٰ والسّابقون الاولون من المہاجرین والانصار والذین اتبعوھم باحسان رضی اللہ عنھم ورضوا عنہ واعد لھم جنات تجری من تحتھم الانھار خالدین فیھا ابدا ذلک الفوز العظیم اس آیت مین خبر دی ہے کہ جنت واسطے مہاجرین وانصار اور اونکے تابعین بالاحسان کے لئے طیار کیگئی ہے اب جو کوئی اونکا تابع ہے قیامت تک وہ اس اشارت پر بشارت اور نوید جاوید مین داخل ہے انشاء اللہ تعالیٰ اور جو اونکے طریقے سے خارج ہے

اوسکو کوئی طمع اس جنت مین نہین پہر اور فرمایا انما المومنون الذین اذا ذکر اللہ وجلت
قلوبھم واذا تلیت علیھم ایاتہ زادتھم ایمانا وعلی ربھم یتوکلون الذین
یقیمون الصلوۃ ومما رزقناھم ینفقون اولئک ھم المومنون حقا لھم درجات
عند ربھم ومغفرۃ ورزق کریم اس آیت مین وصف کیا ہے اہل جنت کا ساتھہ
اس بات کے کہ وہ اللہ کے حق کو ظاہرًا و باطنًا قایم رکہتے ہین اور بندون کے حقوق بھی ادا کرتے
ہین عمر بن خطاب کہتے ہین دن خیبر کے صحابہ نے کہا کہ فلان شہید ہے اور فلان شہید ہے یہانتک
کہ ایک شخص پر گزر ہوا اوسکو بہی کہا کہ یہ شہید ہے حضرت نے فرمایا یون نہین ہے مین نے اسکو
دوزخ مین دیکھا ہے بسبب ایک چادر یا عبا کے جسکو اسنے خیانت کیا ہے پہر فرمایا ای ابن خطاب
جا لوگون مین پکار دے کہ داخل نہوگا جنت مین مگر مومن مینے نکلکر پکار دیا رواہ مسلم
وللبخاری معناہ ابو ہریرہ نے کہا ہے کہ حضرت نے بلال کو حکم دیا کہ لوگون مین ندا کرے
کہ داخل نہوگا بہشت مین مگر نفس مسلمان اور بعض طرق مین لفظ مومن آیا ہے اور حدیث
مین ایک قصہ ہے رواہ الشیخان عیاض بن حمار مجاشعی کا لفظ رفعًا یہ ہے حضرت نے ایک
دن خطبہ مین فرمایا سن لو میرے رب نے مجھکو حکم دیا ہے کہ مین سکھاؤن تمکو جو تم نہین جانتے
آجکے دن مجھکو یہ سکھایا کہ جو مال مینے اپنے بندے کو دیا ہے وہ حلال ہے اور مین نے اپنے بندونکو
حنفا پیدا کیا یعنی موحد دیکسو شیطانون نے اونکے پاس آکر اونکو اونکے دین سے بہکا دیا اور
جو چیز مینے اونکو حلال کی تھی وہ اونپر حرام کر دی مینے اپنے بندون کو یہ حکم دیا ہے کہ وہ شریک
نکرین میرے ساتھہ اوس چیز کو جسکی دلیل مینے نہین اوتاری اور اللہ نے نظر کی طرف زمین والون
کے پہر اون سب کو دشمن رکھا کیا عرب اور کیا عجم مگر باقی ساقی اہل کتاب کی اور فرمایا کہ مین نے
تجھکو اسلئے مبعوث کیا ہے کہ مین تجھکو آزماؤن اور تیرے سبب سے آزمایش کرون مینے تجھپر کتاب

اوتاری جسکو پانی نہ دہو سکے تو اوسکو سوتے جاگتے پڑہے اور فرمایا مطیعون کو لیکر اپنے عاصیون سے لڑ
پہر فرمایا جنت والے چار ہین ایک پادشاہ منصف دوسرا متصدق موفق تیسرا مرد رحیم رقیق القلب
واسطے رشتہ مندونکے چوتہا مسلمان عفیف متعفف عیالدار الحدیث بطولہ رواہ مسلم
حارثہ بن وہب کا لفظ رفعاً یہ ہے کیا خبر ندون مین تم کو اہل جنت کی وہ ہر ضعیف متضعف ہے
اگر قسم کہا بیٹہے اللہ پر تو سچا کردے اوسکو اللہ الحدیث رواہ الشیخان حدیث ابن عمرو مین فرمایا
ہے اہل جنت ضعفاء مغلوبین ہین رواہ احمد بطولہ حدیث ابن عباس مین فرمایا ہے
کیا نہ بتاؤن مین تمکو تمہارے لوگ اہل جنت نبی جنت مین ہے صدیق جنت مین ہے شہید
جنت مین ہے اور وہ آدمی جو زیارت کرتا ہے اپنے بہائی کی ناحیۂ شہر مین اللہ کے لیئے وہ جنت
مین ہے اور تمہاری عورتون مین وہ جنتی ہے جو ودود ولود ہے جب شوہر اوسکا اوس سے
خفا ہو جاتا ہے وہ آکر اپنا ہاتہہ اوسکے ہاتہہ مین رکہکر یعنی پکڑ کر کہتی ہے مین ہرگز نہ سوؤنگی
یہانتک کہ تو مجہسے راضی ہو جاے رواہ خلف بن خلیفہ نسائی نے اس حدیث مین سے
فقط فضل نساء کو ذکر کیا ہے باقی حدیث شرط نسائی پر ہے دوسرا لفظ ابن عباس کا یہ ہے
اہل جنت وہ ہے جسکے کان لوگونکی ثناء خیر سے بہر گئے اور وہ اوسکو سنتا ہے اور اہل نار وہ
ہے جسکے کان لوگون کی ثناء شر سے بہر گئے اور وہ اوسکو سنتا ہے رواہ ابن ماجۃ انس
بن مالک کہتے ہین ایک جنازہ نکلا لوگون نے اوسپر ثنا کی حضرت نے فرمایا واجب ہو گئی تین بار یون ہی
کہا ایک اور جنازہ نکلا اوسکو لوگون نے برا کہا تین بار فرمایا واجب ہو گئی عمر نے کہا فداک ابی و امی آپنے دونون جنازون
پر وجبت کہا فرمایا جسکی تمنے ثنا کی اوسپر بہشت واجب ہو گئی جسکو تمنے برا کہا اوسپر دوزخ واجب ہو گئی تم اللہ کے
گواہ ہو زمین مین رواہ الشیخان بطولہ دوسری حدیث مین فرمایا ہے قریب ہے کہ جان لینگے لوگ اہل جنت
کو اہل نار سے کہا کیونکر فرمایا ثناء حسن اور ثناء بد سے بالجملہ اہل جنت چار قسم ہین اللہ نے ذکر

اونکا اس آیت مین کیا ہے ومن یطع اللہ والرسول فاولئک مع الذین انعم
اللہ علیہم من النبیین والصدیقین والشہداء والصالحین وحسن
اولئک رفیقا ہم اللہ سے سوال کرتے ہین کہ ہمکو انہین مین سے کردے اللّٰہم آمین الٰہی
میرا نام صدیق ہے مجھہ سے کام بھی صدیقون کا سا لے اور صدیق اکبر کے ساتھہ میرا حشر کر
اِن اقسام کے سوا جو اور انواع ہین وہ انہین کی فروع ہین جیسے مقربین و اصحاب یمین و نحوہما

فصل ۱۰

سب سے زیادہ اہل جنت حضرت کی امت ہوگی + حدیث ابن مسعود مین فرمایا ہے کیا تم اس پر
راضی نہین ہو کہ تم چوتھائی جنت والون کے ہو ہمنے اللہ اکبر کہا فرمایا کیا تم اس سے خوش
نہین ہو کہ تم تہائی اہل جنت کے ہو ہمنے تکبیر کہی فرمایا مین امید کرتا ہون کہ تم نصف اہل جنت ہو
مین خبر دیتا ہون تمکو کہ نہین ہین مسلمان کافرون مین لکن جیسے سفید بال سیاہ گاؤ مین یا
جیسے سیاہ بال سفید گاؤ مین ھذا لفظ مسلم اس سے کثرت اہل نار کی ثابت ہوئی بریدہ
رفعاً کہتے ہین اہل جنت ایکسو بیس صنف ہونگی انمین سے اسّی صنف یہ امت ہے رواہ احمد
والترمذی واسنادہ علی شرط الصحیح حدیث ابن مسعود مین فرمایا ہے تمہارا
کیا حال ہے ربع جنت تمہارے لئے ہے اور تین ربع سب لوگون کے لئے کہا اللہ ورسول
جانین فرمایا تمہارا کیا حال ہے تم ثلث اہل جنت ہو کہا یہ بہت ہوا فرمایا تمہارا کیا حال ہے تم نصف اہل جنت ہو
کہا ذالک اکثر فرمایا جنت والے ایکسو بیس قسم ہونگے اونمین سے تم اسّی قسم ہو رواہ
الطبرانی ابو ہریرہ کہتے ہین جب یہ آیت اوتری ثلۃ من الاولین وثلۃ من الاخرین
حضرت نے فرمایا تم ربع اہل جنت ہو تم ثلث اہل جنت ہو تم نصف اہل جنت ہو تم دو ثلث

اہل جنت ہو رواہ عبد اللہ بن احمد حدیث بہز بن حکیم مین فرمایا ہے اہل الجنۃ عشرون
ومائۃ صنف انتم منہا ثمانون صنفا رواہ خیثمۃ بن سلیمان اِن حدیثون کے
طرق متعدد ہین اور مخارج مختلف اور بعض کی سند صحیح آئمین اور حدیث نصف مین کچھہ منافات
نہین ہے اسلئے کہ حضرت نے نصف اہل جنت ہونے کی امید کی اللہ نے ایک سدس اوسپر اور
بڑہا دیا جابر رفعاً کہتے ہین مین امید رکہتا ہون کہ میرے پیرو میری امت مین سے دن قیامت
کے ربع اہل جنت ہونگے ہمنے تکبیر کہی فرمایا مجھے امید ہے کہ نصف اہل جنت ہونگے رواہ
احمد واسنادہ علی شرط مسلم اس لفظ سے کہ میرے توابع میری امت مین سے
اتنے ہونگے یہ سمجھا گیا کہ جنت مین متبعین سنت جاوینگے نہ غیر کیونکہ بعد بعثت حضرت کے
تمام جن وانس تا یوم القیام آپ ہی کی امت ہین آپ خاتم الانبیاء سید الرسل ہین لکن
وہ سب امت بہشت مین نجائیگی جانے والے بہشت مین وہی لوگ ہونگے جو کہ آپ کے
تابع رہے عقیدہ وعمل وحال وقال مین +

فصل ۱۱

جنت مین عورتین بنسبت مردون کے زیادہ ہونگی اسیطرح دوزخ مین + حدیث ابو ہریرہ مین گزر چکا ہے
لکل امرء منہم زوجتان اثنتان یری مخ سوقہما من وراء اللحم ومافی الجنۃ اعزب
رواہ الشیخان جب ہر بہشتی کی دو زوجہ ہوئین تو مردون سے دگنی تو اہی ہوگئین جنت مین کوئی
مرد بے زن نہوگا سو یہ عورتین اگر دنیا کی ہوئین تو دنیا مین مردون سے زیادہ ٹہرین اور اگر حور عین ہونگی تو اس سے یہ
لازم نہین آتا کہ دنیا مین زیادہ ہون ظاہر یہی ہے کہ حور عین ہونگی کیونکہ امام احمد نے ابو ہریرہ سے رفعاً
روایت کیا ہے کہ ہر مرد کی اہل جنت مین سے دو دو بیبیان منجملہ حور عین کے ہونگی ہر حور پر ایک حلہ ہوگا جس سے اونکی پنڈلی کا

گودا جامے کے نیچے سے نظر آئیگا اوردہ جو حدیث صحیح جابر مین دربارۂ نماز عید آیا ہے کہ حضرت نے فرمایا
اے عورتو تم مین سے جنت مین تھوڑی ہونگی اوسپر ایک عورت نے ذکر کیا کہ یہ کس لیئے فرمایا
تم کثرت سے لعن کرتی ہو اور شوہر کے احسان کی منکر ہوتی ہو اور دوسری حدیث مین آیا ہے
کہ اقل سکنۂ جنت عورتین ہین سو کثرت اونکی جنت مین باعتبار کثرت حور عین کے ہوگی جو خود
جنت مین پیدا ہوئی ہین اور دنیا کی عورتین وہان بہت کم ہونگی اسلیئے نساء دنیا اقل اہل جنت
ہین رہی یہ بات کہ دوزخ مین زیادہ ہونگی سو حدیث عمران بن حصین مین آیا ہے کہ مین نے
دوزخ مین جہانکا دیکھا تو اکثر اہل نار یہی عورتین ہین اور جنت مین جہانکا تو دیکھا کہ اکثر اہل جنت
یہی فقراء ہین رواہ البخاری ونحوہ فی مسلم عن ابن عباس اسکو امام احمد نے بھی ابو ہریرہ
سے باسناد صحیح روایت کیا ہے ابن عمرو کا لفظ رفعًا یہ ہے کہ مین نے جنت مین جہانکا دیکھا اکثر
جنت والے فقیر ہین اور آگ مین جہانکا دیکھا اکثر اہل نار تونگر لوگ اور یہی عورتین ہین رواہ
احمد دوسرا لفظ انکا رفعًا یہ ہے اے گروہ عورتون کے صدقہ دو اور بہت استغفار کرو بیشک دیکھا
مینے تمکو اکثر اہل نار ایک عورت تیز بیان نے کہا اے رسول خدا ہم کسلیئے اکثر اہل نار ہین فرمایا تکثرن
اللعن وتکفرن العشیر مینے کوئی ناقصات عقل ودین نہین دیکھین کہ عقلمند پر غالب تر آجائین
تمسے زیادہ الحدیث رواہ فی الصحیح بطولہ رہا اقل اہل جنت ہونا انکا سو حدیث عمران بن
حصین مین رفعًا آچکا ہے کہ اقل ساکنین جنت نساء ہین رواہ مسلم اور وہ جو حدیث طویل
ابو ہریرہ مین آیا ہے کہ ایک مرد ۲۷ زوجہ پر داخل ہوگا جنکو اللہ نے وہان پیدا کیا ہے اور دو زوجہ
بنی آدم ہونگی اونکو فضیلت ہے انشاء الٰہی پر بسبب عبادت کرنے کے دنیا مین رواہ ابو یعلی
سو یہ ایک ٹکڑا ہے حدیث طویل صور کا اسکی سند مین اسمعیل بن رافع ہے اوسکو یحیی اور ایک جماعت نے
ضعیف کہا ہے اور دارقطنی نے متروک بتایا ہے اور یہ روایت مخالف احادیث صحیحہ ہے قابل التفات

نہین ہے اور حدیث عمرو بن عاص مین فرمایا ہے داخل نہونگی جنت مین مگر عورتین مثل اس غراب اعصم کے ان غربان مین رواہ احمد اعصم وہ کوا ہے جسکے سیاہ پرون مین ایک سفید پر ہو مراد قلت نساء ہے دخول جنت مین کیونکہ ایسا کوا کوئی نہین بہت کم ہوتا ہے دوسری حدیث مین آیا ہے کہ زن صالحہ مثل غراب اعصم کے ہے تیسری حدیث مین ہے کہ عائشہ عورتون مین مثل غراب اعصم کے ہے غربان مین *

فصل ۱۲

اس امت مین سے کون لوگ بیحساب جنت مین جائینگے اونکے اوصاف کیا ہین * حدیث ابو ہریرہ مین فرمایا ہے داخل ہوگا میری امت مین سے ایک گروہ جنت مین وہ ستر ہزار نفر ہونگے اونکے منہہ ایسے چمکتے ہونگے جیسے چودھوین رات کا چاند عکاشہ بن محصن نے اپنا کمل اونچا کیا اور کہڑے ہوکر کہا اے رسول خدا اللہ سے دعا کرو کہ مجھکو انہین لوگونمین سے کردے فرمایا اللھم اجعلہ منھم پھر ایک اور مرد انصاری کہڑا ہوا اوس نے بھی یہی کہا فرمایا سبقک بھا عکاشۃ رواہ الشیخان سہل بن سعد کا لفظ رفعًا یہ ہے البتہ جائینگے جنت مین میری امت مین سے ستر ہزار بیحساب یا سات سو ہزار بعض اونکا بعض کو پکڑے ہوئے ہوگا یہانتک کہ داخل ہون اول و آخر اونکے جنت مین اونکے منہہ صورت پر ماہ نیم ماہ کے ہونگے یہ پہلا زمرہ ہے جو بہشت مین بیحساب جائیگا اسکی دلیل صحیحین مین موجود ہے سیاق مسلم کا ابن عباس سے رفعًا یہ ہے عرض کیگئین مجھپر امتین پس دیکھا مینے کسی نبی کو اور اوسکے ساتھہ ایک جماعت ہے اور دیکھا کسی نبی کو اور اوسکے ساتھہ ایک یا دو شخص ہین اور دیکھا کسی نبی کو اور اوسکے ساتھہ کوئی نہین ہے اتنے مین کہ ایک سواد اعظم مجھکو نظر آیا مینے گمان کیا کہ یہ میری امت ہے مجھسے کہا گیا کہ یہ موسیٰ اور اونکی قوم ہے لکن تو طرف افق کے نظر کر مینے جو دیکھا تو ایک سواد عظیم پایا مجھسے کہا گیا کہ یہ تیری امت ہے اور اسکے ساتھہ ستر ہزار شخص ایسے ہین جو جنت مین

بیحساب و عذاب جائین گے پہر حضرت اوٹہکر اپنے گہر چلے گئے لوگ سوچنے لگے کہ یہ جو بیحساب جنت مین جائینگے یہ کون لوگ ہین کسی نے کہا حضرت کے اصحاب ہین کسی نے کہا وہ لوگ ہین جو اسلام مین پیدا ہوئے ہین اور اونہون نے کسی شئے کو ساتھہ اللہ کے شریک نہین کیا ہے اسیطرح اور چیزون کا ذکر کرنے لگے حضرت باہر تشریف لائے اور فرمایا تم کس بات مین خوض کرتے ہو کہا اس بات مین فرمایا یہ وہ لوگ ہین جو منتر نہین کرتے ہین اور نہ منتر کراتے ہین اور نہ فال بد لیتے ہین بلکہ اپنے رب پر بہروسا رکہتے ہین عکاشہ نے اوٹہکر کہا آپ اللہ سے دعا کرین کہ مجہکو انہین لوگون سے کرے فرمایا انت منھم ایک دوسرے مرد نے کہڑے ہوکر یہی کہا فرمایا سبقک بھا عکاشۃ بخاری کی روایت مین لفظ لا یرقون نہین ہے یعنی یہ ذکر کہ وہ منتر نہین کرتے شیخ الاسلام ابن تیمیہ نے کہا ہے یہی ٹہیک ہے اور وقوع اس لفظ کا حدیث مین غلطی ہے بعض راویان حدیث کی اور جبریل علیہ السّلام نے حضرت پر رقیہ یعنی منتر کیا تہا اور رقی کی اجازت دی تہی اور فرمایا جبتک کہ شرک نہو تو کچہہ اوسکا ڈر نہین ہے اور حضرت سے اذن چاہا تہا فرمایا جو شخص اپنے بہائی کو نفع پہنچا سکے تو پہنچائے پس راقی محسن ہے اور مسترقی سائل راجی نفع غیر ہے اور توکل اسکی منافی ہے کوئی کہے کہ عائشہ نے حضرت کو رقیہ کیا اور جبریل نے کیا تو جواب اسکا یہ ہے کہ یہ درست ہے لیکن حضرت نے درخواست رقیہ کی نہین کی تہی اور حضرت نے یہ نہین فرمایا کہ کوئی راقی اونکو رقیہ نہین کرتا ہے بلکہ اسیقدر فرمایا ہے کہ وہ کسی سے طالب رقیہ کے نہین ہوتے ہین اور وہ جو حضرت نے دوسرے شخص کے لیئے دعا نہ کی سبب اوسکا سد باب طلب تہا تاکہ جو شخص اوسکا اہل نہین ہے وہ طلب نہ کرے عمران بن حصین کا لفظ رفعًا یہ ہے داخل ہونگے جنت مین میری امت مین سے ستّر ہزار بغیر حساب و عذاب کے پوچہا وہ کون لوگ ہین فرمایا وہ لوگ جو داغ نہین دیتے اور رقیہ نہین کراتے اور فال بد نہین لیتے اور اپنے رب پر توکل کرتے ہین رواہ مسلم ابن مسعود کا لفظ رفعًا یہ ہے عرض کیگئین مجہپر امتین ساتھہ علامت کے مین نے اپنی امت کو دیکہا مجہکو اونکی کثرت و ہیئت خوش آئی سہل

وجبل سب اونسے بہرا ہوا تہا مجہسے کہا اے محمد تم راضی ہوئے مین نے کہا ہان کہا انکے ساتھہ ستر ہزار
ایسے ہین جو بحساب بہشت مین جائینگے یہ وہ لوگ ہین جو رقیہ نہین کراتے اور نہ داغ دیتے ہین بلکہ اپنے
رب پر متوکل ہین عکاشہ نے کہڑے ہوکر کہا الحدیث رواہ ابن منیع فی مسندہ واسنادہ علے
شرط مسلم یہ سب چار چیزین ہین جنپر دخول جنت کا بلا حساب و عذاب مترتب فرمایا ہے ایک رقیہ
نکرانا مراد رقیہ سے تعوید گنڈا ہر طرح کا عمل ہے دوسرے آگ سے بدن کو داغ ندینا کسی بیماری مین تیسرے
فال بد لینے سے بچنا چوتہے اللہ پر توکل کرنا منجملہ ان اشیاء کے رقیہ نفس الامر مین جائز ہے معہذا اگر کوئی
شخص براہ کمال توکل رقیہ نکرائے اور دوسرے سے طالب رقیہ کا نہو تو اعلیٰ درجہ ہے اور جب فال بد نہ لی
اور اوسپر عقیدہ نرکہا تو یہ توکل ہوا خدا پر بعض لوگ فال بد نہین لیتے لکن خود اپنے منہہ سے کلمۂ فال
بد کا نکالتے ہین یہ بہی بہت بری بات ہے بالجملہ جس شخص مین یہ اوصاف چہارگانہ مجتمع
ہونگے وہ شخص مستحق اس بشارت عظمیٰ کا ہے لکن تحقق ان امور کا نہایت مشکل ہے اگرچہ ظاہر
مین سہل نظر آتا ہے +

فصل ۱۲

اللہ تعالیٰ کئی لپ بہر کر لوگون کو دوزخ سے نکالکر جنت مین داخل کرے گا + ابو امامہ باہلی رفعاً
کہتے ہین وعدہ کیا ہے مجہہ سے میرے رب نے کہ داخل کرے گا وہ جنت مین میری امت سے
ستر ہزار بغیر حساب کے ہر ہزار کے ساتھہ ستر ہزار اور ہونگے جنپر کچہہ حساب و عذاب نہوگا اور
تین لپ میرے رب کے ہونگے رواہ ابو بکر بن ابی شیبۃ اسکی سند لا باس بہ ہے دوسرا
لفظ انکا یہ ہے حضرت نے کہا اللہ نے مجہہ سے وعدہ کیا ہے کہ داخل کرے میری امت مین سے
ستر ہزار بغیر حساب کے یزید بن اخنس نے کہا واللہ یہ لوگ آپکی امت مین مثل مکس سفید کے ہین

مکهیون مین فرمایا الله نے مجهسے وعده کیا هے ستّر هزار کا هر هزار کے ساته ستّر هزار هونگے
اور تین لپ اور زیاده کئے رواه ابو بکر بن عاصم اسکی سند بهی اچهی هے عتبه سلمی
رفعاً کہتے هین میرے رب نے مجهه سے وعده کیا هے که داخل کرے میری امت مین سے جنت مین
ستّر هزار بغیر حساب کے پهر هر هزار ستر هزار کی شفاعت کرے گا پهر میرا رب تین لپ اپنے دونون
کف دست سے بهر کرلیگا عمر رضی الله عنه نے تکبیر کهی اور کہا اول کے ستر هزار اپنے اباء و ابناء
و عشائر کی شفاعت کرینگے اور مین امید رکهتا هون که الله مجهکو کسی ایک لپ مین ان لپون مین سے
کردے رواه الطبرانی ۵

	نماند بعصیان کسے در گرو		که دارد چنین سیّد پیشرو	

حافظ محمد بن عبد الواحد نے کہا مین اس اسناد مین کوئی علت نهین جانتا اس حدیث کو طبرانی
نے ابو سعید انماری سے بهی روایت کیا هے اور اسقدر اور زیاده کیا هے که قیس نے ابو سعید سے کہا تو نے
یه حدیث حضرت سے سُنی هے کہا هان اپنے کان سے اور میرے دل نے اوسکو یاد کرلیا هے ابو سعید
کہتے هین حضرت نے فرمایا یه مقدار انشاء الله تعالیٰ میری امت کے مهاجرین کو استیعاب کرلیگا اور
الله همارے بقیۂ اعراب کو پورا کردے گا اس مقدار کا حساب جو سامنے حضرت کے کیا گیا تو
اربعمائة الف الف اور تسعمائة الف هوا یعنی چار کروڑ نو لاکهه عمیره کا لفظ رفعاً یه هے
الله نے مجهه سے وعده کیا هے که داخل کرے میری امت مین سے تین لاکهه آدمی جنت مین عمیره
نے کہا اے رسول خدا کچهه زیاده کرو آپنے هاتهه سے اشاره کیا کہا کچهه اور زیاده کیجئے عمر
رضی الله عنه نے کہا بس کر اے عمیره کہا تمهارا اے ابن خطاب کیا نقصان هے اگر الله همکو
جنت مین لیجائے عمر نے کہا الله چاهے تو سب لوگون کو ایک لپ مین داخل کردے حضرت
نے فرمایا عمر سچ کہتا هے رواه الطبرانی حدیث انس مین نزدیک عبد الرزاق کے چار لاکهه

آئے ہین یہ لپ والے وہی لوگ ہین جو اللہ سبحانہ کے قبضۂ اولیٰ مین بروز قبضتین واقع ہو چکی ہین
کوئی کہے کہ پہلے تو یہ ایک قبضہ ٹہیرے تہے یعنی مٹھی بہر پہر تین لپ مع عدد مذکور کے ہوئے تو
اسکا جواب یہ ہے کہ اللہ نے دن قبضتین کے اونکے صور و اشباح کو نکالا تہا وہ اوسدم مثل ذرات کے
تھے اور وقت حشیات کے تام الخلق وکامل الحسن ہونگے اسلیئے یہی مناسب ہے کہ دونون ہاتہون سے
چند لپ بہرے جائین واللہ اعلم بالجملہ جسکے دلمین ایمان ایک دینار یا نصف دینار یا ایک ذرہ کے
برابر یا برابر دانہ ایک رائی کے ہوگا وہ دوزخ سے نجات پاکر بہشت مین جائیگا مراد ایمان سے اخلاص
توحید ہے اور مشرک اگرچہ کیسا ہی عابد زاہد خدا پرست ہو وہ مخلد فی النار ہوگا اسلیئے کہ جسطرح توحید
منجی ہے اسیطرح شرک مہلک ہے خواہ اکبر ہو یا اصغر جلی ہو یا خفی بیان شرک و توحید مین رسائل وہ گانہ
باوجود اختصار بغایت کار آمد ہین واللہ المستعان +

فصل ۱۴

جنت کی مٹی اور گارا اور کنکری و گھاس کیسی ہوگی + ابوہریرہ کہتے ہین ہمنے کہا ہمسے جنت کا حال
بیان کرو اوسکی بنیاد کیا ہے فرمایا ایک اینٹ سونے کی ہے اور ایک چاندی کی اور گارا مشک کا
اور کنکریان موتی و یاقوت کی اور مٹی زعفران کی جو کوئی اوسمین جائیگا وہ آرام مین رہیگا کبھی مفلس
نہوگا اور ہمیشہ رہیگا اوسکو موت نہ آئیگی نہ اوسکے کپڑے پرانے ہونگے اور نہ اوسکی جوانی فنا
ہوگی رواہ احمد بطولہ یہی مضمون حدیث ابن عمر مین بھی نزدیک ابن مردویہ کے آیا ہے حدیث جون
مین یہی فرمایا ہے کہ مٹی جنت کی زعفران اور خوشبو اوسکی مشک ہوگی ابوذر کا لفظ رفعًا یہ ہے مین جنت
مین گیا دیکھا کہ اوسمین گنبد ہین موتی کے اور مٹی اوسکی مشک ہے رواہ الشیخان بطولہ مسلم
مین ابو سعید سے آیا ہے کہ حضرت نے ابن صیاد سے حال تربت جنت کا پوچھا اوس نے کہا

در مکتہ بیضاء مسک خالص فرمایا سچ کہا یعنی ایک سفید میدہ ہے اور مشک خالص یہ تین
وصف ہوئے تربت مذکور کے اسمین کچھہ تعارض نہین ایک گروہ سلف نے کہا جنت کی خاک دو نوع
پر متضمن ہے مسک و زعفران یہ بہی احتمال ہے کہ اصل خاک زعفران ہو پھر جب پانی مین ملائی گئی
مسک ہوگئی اور طین کو تراب کہتے ہین حدیث مین ملاطہا المسک فرمایا ہے ملاط سے مراد طین
ہے یعنی گارا و لہذا حدیث علا ابن زیاد مین آیا ہے کہ تراب اوسکی زعفران ہے اور طین اوسکی مسک
سو جب آب و خاک بہشت طیب ٹہیری تو ایک دوسرے سے ملکر مسک ہوگئی یا باعتبار رنگ کے
زعفران ہوگی اور باعتبار رائحہ کے مسک اور ایسی شیئے بہجت و اشراق مین احسن اشیا ہوتی
ہے کہ رنگ تو زعفرانی ہو اور بو مشک کی سی اسیطرح مشابہت اوسکی ساتھہ درمک کے ہے درمک اوس روٹی
کو کہتے ہین جسکی رنگت زردی مائل ہو اور نرم و نازک ہو یہی مطلب ہے قول مجاہد کا کہ جنت کی زمین
چاندی کی ہے اور خاک اوسکی مشک تو گویا سفیدی رنگ کی ہمرنگ سیم ہوئی اور بو مشک کی بو
ٹہیری حدیث ابو ہریرہ مین فرمایا ہے زمین جنت کی سفید ہے صحن اوسکا کافور کے پتھر ہین مشک
اوسکو محیط ہے جیسے ٹیلے ریت کے اوسمین نہرین ہین بہتی ہوئی وہان سارے جنت والے
اگلے پچھلے جمع ہونگے اور ایک دوسرے کو پہچانین گے اللہ تعالیٰ ایک ہوا رحمت کی بہیجیگا وہ
مشک کی خوشبو اونپر اوبھارے گی مرد اپنی بی بی کے پاس پھر کر آئیگا اور حسن و جمال و طیب مین
بڑہ گیا ہوگا زوجہ کہے گی تو میرے پاس سے باہر گیا تھا مین تجھپر شیفتہ تھی اور اب تو اور بہی زیادہ
شیفتہ تر ہون رواہ ابن ابی الدنیا ابن عمر کا لفظ رفعا یہ ہے حضرت سے کہا جنت کی بنا کیا ہے
فرمایا ایک اینٹ چاندی کی اور ایک اینٹ سونے کی گارا مشک کا سنگریزے گوہر و یاقوت کے مٹی
زعفران کی رواہ ابن ابی شیبۃ حدیث ابو سعید مین فرمایا ہے اللہ نے جنات عدن کو اپنے ہاتھہ
سے بنایا ہے ایک اینٹ سونے کی ایک اینٹ چاندی کی ہے گارا مشک ہے خاک زعفران ہے

کنکریان موتی ہین پہر کہا بات کر اوس نے کہا قد افلح المومنون یعنی مراد کو پہونچے ایماندار
لوگ ملائکہ نے کہا طوبیٰ لکِ منزل الملوک تجھے مژدہ ہو کہ تو محل ہے بادشاہون کا رواہ
ابو الشیخ اُبی بن کعب رفعاً کہتے ہین مینے شب معراج مین جبریل علیہ السّلام سے کہا وہ لوگ
مجھسے جنت کا حال دریافت کرینگے کہا تم اونسے کہدو کہ جنت ایک سفید موتی ہے اوسکی زمین سونے
کی ہے رواہ ابو الشیخ یہ روایت اگر محفوظ ہے تو یہ زمین اُن دو بہشتونکی ہے جو افضل جنان ہین ؛

فصل ۱۵

جنت کے نور و بیاض کا ذکر ؛ حدیث ابن عباس مین فرمایا ہے جنت سفید پیدا کیگئی ہے اور بہت
محبوب لباس اللہ کو سفید ہی چاہئیے کہ تمہارے زندے سفید کپڑے پہنین اور تم مُردون کو سفید
جامے مین کفن کرو الحدیث رواہ احمد اسکو ابو نعیم نے بہی ابن عباس سے روایت کیا ہے
سماک نے کہا اے ابن عباس جنت کی زمین کیسی ہے کہا سفید مرمر چاندی کی گویا آئینہ ہے
کہا اوسکا نور کیسا ہے کہا تو نے وہ ساعت دیکھی ہو گی جسدم سورج نکلتا ہے سو اوسکا نور اسیطرح
کا ہے مگر اتنی بات ہے کہ وہان نہ سورج ہے نہ چاند حدیث طویل لقیط بن عامر مین فرمایا ہے سورج
چاند وہان نہونگے آنکہین سے کوئی وہان نظر نہ آئیگا کہا پہر کسطرح دیکہین گے فرمایا اسیطرح جیسے کہ
اسدم تو دیکہتا ہے کہ سورج نکلے اور زمین چمکے اور سامنے پہاڑ ہون رواہ عبد اللہ بن احمد
حدیث اسامہ بن زید مین فرمایا ہے الا ھل مشمر للجنۃ فان الجنۃ لا خطر لھا ھی ورب الکعبۃ
نور یتلألأ وریحانۃ تھتز وقصر مشید ونھر یطرد وفاکھۃ کثیرۃ نضیجۃ
وزوجۃ حسناء جمیلۃ وحلل کثیرۃ فی مقام ابد فی دار سلیمۃ وفاکھۃ
وخضرۃ ونعمۃ وحبرۃ ونضرۃ فی محلۃ عالیۃ بھیۃ قالوا نحن المشمرون لھا

یا رسول اللہ قال قولوا ان شاء اللہ الحدیث یعنی ہے کوئی کمر باندھنے والا واسطے
جنت کے جنت بے خطر ہے قسم ہے رب کعبہ کی وہ ایک نور ہے چمکتا ہوا ایک پھول ہر لہراتا ہوا
ایک محل ہے گچ کیا ہوا ایک نہر ہے بہتی ہوئی ایک میوہ ہے پکا ہوا ایک زوجہ ہے حسین جمیل
حلے ہین کثرت سے رہنا ہے ہمیشہ کے لئے ایک گہر ہے سلامتی کا میوہ ہے اور سبزہ ہے
آرایش ہے اور نعمت ہے ایک اونچے محل پر رونق مین کہا ہان اے رسول خدا ہم طیار رہین
واسطے اوسکے فرمایا کہو ان شاء اللہ قوم نے ان شاء اللہ تعالیٰ کہا رواہ ابن ماجۃ والبزار
وابن حبان فی صحیحہ وابن ابی الدنیا والبیہقی اسکو حضرت سے اسامہ نے فقط روایت
کیا ہے یہ الفاظ عجب دلربا شوق انگیز ہین ؎

	ز نکہت سحری شوق یار مے خیزد		جنون ز سایۂ ابر بہار مے خیزد	

اس ٹھاٹھ کو معلوم کر کے بہی اگر دل مومن کا واسطے حصول جنت کے مستعد نہو تو غایت حرمان
ہے اللھم انی اسألك الجنۃ ونعوذ بك من النار +

فصل ۱۶

جنت کے جھروکے اور کوشک اور خوابگاہ اور خیمہ جات کیسے ہین + قال تعالیٰ
لکن الذین اتقوا ربھم لھم غرف من فوقھا غرف مبنیۃ تجری من تحتھا الانہار
یہ غرفے واسطے پرہیزگارون کے ہین انکے حقمین لفظ مبنیہ فرمایا ہے یعنی حقیقت مین بنائی گئے
ہین یہ اسلئے کہ کسی کے جی مین یہ وہم نہ آئے کہ یہ نری تمثیل ہر کوئی بناء نہین ہے بلکہ یہ تصور
کرنا چاہئے کہ یہ غرف مثل علالی کے بعض فوق بعض کے بنے ہوئے ہین گویا عیاناً اوسکو
دیکھتے ہین اور لفظ مبنیہ آیت شریف مین صفت غرف اولی وثانیہ کی ہے یعنی بنا نازل اونکے

بلند واَرجمند ہین اور اون منازل کے اوپر اور منازل ہین جو اونسے بھی بلند تر ہین یعنی وہ مکان
کئی ایک منزل ہے اور فرمایا اولئک یجزون الغرفۃ بما صبروا لفظ غرفہ اسجگہہ جنس ہے جیسے
لفظ جنت اور فرمایا اولئک لھم جزاء الضعف بما عملوا وھم فی الغرفات اٰمنون
اور فرمایا ومساکن طیبۃ فی جنات عدن اور زن فرعون سے نقل کیا ہے رب ابن لی
عندک بیتا فی الجنۃ حدیث علی مین فرمایا ہے جنت مین غرفے ہین جنکا ظاہر باطن سے اور
باطن ظاہر سے نظر آتا ہے ایک اعرابی نے کھڑے ہوکر کہا اے رسول خدا یہ کسکو ملین گے فرمایا اوسکو
جو اچھی بات کہے کھانا کھلائے رات کو نماز پڑہے اور لوگ سوتے ہون رواہ الترمذی واستغربہ
ابو مالک اشعری کا لفظ رفعا یہ ہے جنت مین جھروکے ہین جنکا ظاہر باطن سے اور باطن ظاہر سے
نظر آتا ہے اللہ نے یہ غرفے اونکے لئے طیار کئے ہین جو لوگون کو کھانا کھلاتے ہین اور ہمیشہ روزے
رکھتے ہین اور رات کو جب لوگ سوتے ہوتے ہین تو وہ نماز پڑہتے ہین رواہ الطبرانی در رواہ ابن
وھب عن ابن عمرو نحوہ لفظ ابن عمرو کا یہ ہے یہ غرفے اوسکے لئے ہین جسنے اچھی بات کہی
کھانا کھلایا رات کھڑے ہوکر گزرانی اور لوگ سوتے تھے محمد بن عبد الواحد کہتے ہین میرے نزدیک یہ اسناد
حسن ہے اور یہ حدیث ابو سعید کی پہلے ہی گزر چکی ہے کہ اہل جنت اہل غرف کو فوق اپنے دیکھین گے
جسطرح کہ تم کوکب دری غابر کو کنارہ مشرق یا مغرب مین ڈوبتے ہوئے دیکھتے ہو اونکے درمیان
تفاضل ہوگا کہا اے رسول خدا یہ منازل انبیاء کے ہونگے غیر وہان تک کاہے کو پہنچے گا فرمایا بلی
والذی نفسی بیدہ رجال اٰمنوا باللہ وصدقوا المرسلین علمانے کہا ہے مراد اعمال ہین
کیونکہ نری تصدیق سے بغیر عمل کے یہ مرتبہ نہین ملیگا انتہی مین کہتا ہون ادنی درجہ عمل کا یہ ہے کہ بناء
پنجگانہ اسلام پر بروجہ صواب مستقیم ہو ومن زاد زاد اللہ فی حسناتہ حدیث ابو موسی اشعری مین
رفعا آیا ہے کہ مومن کے لئے جنت مین خیمہ ہوگا ایک موتی کا اندر سے خالی طول اوسکا ستر میل

لہ غرفہ بروزن خانہ غرفات بضمہ و سکون ثانی و فتح ثانی و ضمتین ج غرف بکسر کی سو غرفہ سے کہتے ہین اور جھروکہ بولتے ہین ۱۲

ہوگا مومن کے گھر والے اوسمین رہینگے مومن اونپر طواف کریگا بعض بعض کو نہ دیکھیگا رواہ الشیخان
یہ بھی صحیح مین آیا ہے کہ جسنے بنائی اللہ کے لئے کوئی مسجد تو بناتا ہے اللہ اوسکے لئے ایک گھر جنت
مین اللھم اجعلنا منھم حدیث ابو موسیٰ مین فرمایا ہے اللہ تعالیٰ کہتا ہے واسطے اوس شخص
کے جسنے اوسکی حمد کی اور وقت موت اولاد کے استرجاع کیا بناؤ میرے بندے کے لئے ایک گھر جنت
مین اور اوسکا نام بیت الحمد رکھو عمران بن حصین و ابو ہریرہ نے تفسیر کریمہ ومساکن طیبۃ فی
جنات عدن مین رفعًا کہا ہی کہ ایک محل ایک موتی کا ہوگا اوس محل مین ستر گھر یاقوت سرخ کے
ہونگے ہر گھر مین ستر گھر زبرجد سبز کے ہونگے ہر گھر مین اونمین سے ستر پلنگ ہونگے ہر پلنگ پر ستر
بستر ہر رنگ کا ہر بستر پر ستر حور عین ہونگی ہر گھر مین ستر مائدہ ہونگی ہر مائدہ پر ستر طرح کا طعام ہوگا
ہر گھر مین ستر غلام ہونگے اور ستر کنیز اللہ تعالیٰ ہر دن مومن کو اتنی قوت دیگا کہ وہ ان سبکے پاس
آئیگا رواہ الحافظ ابو بکر الاجری حدیث مین آیا ہے کہ جو شخص قل ھو اللہ احد دس بار پڑھا کرتا
ہے اوسکے لئے ایک قصر جنت مین بنایا جائیگا اور جو بیس بار پڑھیگا اوسکے لئے دو محل اور جو تیس بار پڑھیگا اوسکے لئے تین
محل عمر نے کہا ابتو ہمارے محل بہت ہوجائینگے فرمایا اللہ اوسع من ذلک ذکرہ القرطبی ابن ابی اوفی
وابو ہریرہ وعائشہ کہتی ہین کہ جبرئیل علیہ السلام نے حضرت سے کہا تھا یہ خدیجہ ہے اسکو اللہ کی طرف کا سلام
کہو اور خوشخبری دو ایک گھر کی جنت مین جو ایک موتی کا ہوگا اندر سے خالی وہان نہ غل ہے نہ اور
کوئی دکھ دوسرا لفظ ابو ہریرہ کا یہ ہے حضرت نے کہا جنت مین ایک محل ہے موتی کا اوسمین
نہ شگاف ہے اور نہ کمزوری وہ قصر اللہ نے اپنے خلیل ابراہیم علیہ السلام کے لئے طیار کیا ہے
رواہ ابن ابی الدنیا صحیحین مین انس سے آیا ہے مین جنت مین گیا مینے ایک سونے کا محل دیکھا
مینے کہا یہ محل کسکا ہے کہا ایک جوان قریش کا مجھے گمان ہوا کہ وہ جوان مین ہون مینے پوچھا وہ
کون جوان ہے کہا عمر بن خطاب جابر کا لفظ یہ ہے وہ محل مربع بلند سونے کا تھا رواہ الشیخان

انس بن مالک کا لفظ یہ ہے کہ وہ محل سفید تھا رواہ ابن ابی الدنیا یہ لفظ اگر محفوظ ہے تو مراد
سفیدی سے نور و اشراق و ضیاء ہے حسن نے کہا سونے کے محل مین کوئی نجائیگا مگر نبی یا صدیق
یا شہید یا حاکم منصف جو عدل کے لئے اپنی آواز بلند کرتا ہے مغیث بن سمی کہتے ہین جنت مین حویلیان
ہین سونے کی اور چاندی کی اور موتیونکی اور یاقوت کی اور زبرجد کی عبید بن عمیر کا لفظ یہ ہے ادنی
درجے والا اہل جنت مین وہ ہے جسکا گھر ایک موتی کا ہے اوسکے گھر کے حجرے و دروازے
بھی سب اوسی موتی کے ہین ابن عباس رفعًا کہتے ہین جنت مین غرفے ہین جب رہنے والے اون
غرف کے اندر اون غرف کے ہونگے تو اونکو کچھہ خوف نہوگا اوس چیز کا جو پیچھے چھوڑی ہے اور جب
اوس چیز کو چھوڑ دیا تو اب اس چیز کا جو اندر ان غرف کے ہے کچھہ ڈر نہوگا کہا اے رسول خدا یہہ
غرفے کسکے لئے ہین فرمایا جسنے اچھی بات کہی پیاپے روزے رکھے کہانا کھلایا سلام پھیلایا رات کو
نماز پڑہی اور لوگ خواب مین تھے کہا اچھی بات کیا ہے فرمایا سبحان اللہ والحمد للہ ولا الہ
الا اللہ واللہ اکبر یہ کلمات دن قیامت کے آئینگے انکے لئے متقدمات و مجنبات و معقبات
ہونگے پوچھا وصال صیام کیا ہے فرمایا رمضان کا روزہ رکھا پھر دوسرا رمضان آیا اوسکا روزہ بھی
رکھا کہا اطعام طعام کیا ہے فرمایا جسنے قوت دیا اپنے عیال کو اور کھانا کھلایا اونکو کہا افشاء سلام
کیا ہے کہا مصافحہ و تحیت کرنا اپنے بھائی سے کہا رات کا نماز پڑہنا جب کہ لوگ سوتے ہون کیا ہے
کہا نماز عشا کی رواہ البیہقی اسکی سند مین حفص بن عمر مجہول ہے لکن دو ثقہ نے اوس سے روایت
کیا ہے اور ابن عدی نے اوسکو ضعیف کہا ہے وکذا ابن حبان لکن اس حدیث کے شواہد ہین
قالہ ابن القیم فوائد ابن سماک مین جابر سے رفعًا روایت کیا ہے کہ کیا نہ کہون مین تمسے حال غرف
اہل جنت کا ہمنے کہا ہان اے رسول خدا بابینا انت و امنا فرمایا جنت مین غرفے ہین طرح طرح کے
جوہرون کے اونکا ظاہر اونکے باطن سے اور اونکا باطن اونکے ظاہر سے نظر آتا ہے اونمین

وہ نعمتین اور لذتین ہین جو کسی آنکھہ نے دیکھین اور نہ کان نے سُنین ہمنے کہا یہ کسکے لئے ہین
فرمایا اوسکے لئے جو سلام پہیلائے کہانا کہلائے ہمیشہ روزہ رکہے رات کو نماز پڑہے اور لوگ پڑے
سوتے ہون ہمنے کہا یہ کس سے ہوسکتا ہے کہا میری امت یہ عمل کرسکتی ہے مین تم کو اس بات کی خبر
دیتا ہون جسنے ملاقات کی اپنے بھائی سے پہر سلام کیا اوسکو یا جواب دیا اوسکے سلام کا اوسنے
سلام پہیلایا اور جسنے کہانا کہلایا اپنے اہل وعیال کو پیٹ بہر کے اوسنے اطعام طعام کیا
اور جسنے روزہ رکہا رمضان کا اور ہر ماہ مین تین روزے اوسنے صوم دائم رکہا اور جسنے
نماز پڑہی عشا کی جماعت مین تو اوسنے نماز پڑہی اور لوگ یعنی یہود و نصاری و مجوس پڑے سوتے
ہین ابن القیم کہتے ہین یہ اسناد اگرچہ تنہا لایق حجت کے نہین ہین لکن جب اسکو ما قبل سے ملاؤ
تو قوت پاتی ہے حالانکہ یہ حدیث دو اسناد دیگر سے بھی آئی ہے انتہی اس سے ثابت ہوا کہ اس
حدیث کی اصل ہے یہ حدیث موضع و منکر نہین ہے ترمذی مین رفعًا تفسیر غرف کی یون آئی ہے
کہ ہر غرفہ ایک لعل سرخ یا زبرجد سبز یا گوہر سفید کا ہوگا اوسمین نہ فصم ہے نہ وصل یعنی نہ شکستگی نہ پیوند

فصل ۱۷

اہل جنت اپنے منازل و مساکن کو خود پہچان لینگے جبکہ جنت مین جائینگے اگرچہ اس سے پہلے اونہون
نے اوسجگہہ کو نہین دیکہا تہا قال تعالیٰ والذین قتلوا فی سبیل اللہ فلن یضل
اعمالهم سیهدیهم و یصلح بالهم و یدخلهم الجنة عرفها لهم مجاہد نے کہا
جنت والے خود اپنے گہرون اور مسکنون کی طرف راہ یاب ہونگے خطا نکرینگے گویا جب سے
پیدا ہوئے تہے وہین رہے تہے کسی راہ بتانے والے کو ہمراہ نہ لینگے ابن عباس نے کہا وہ اہل جمعہ
سے بھی زیادہ تر عارف اپنی منزلون کے ہونگے جو کہ نماز جمعہ پڑہ کے اپنے گہر چلے آتے ہین محمد بن کعب

نے کہا تم اُن گہرونکو ایسا پہچانو گے جیسے کہ تم اپنے گہرون کو دنیا مین پہچانتے ہو جبکہ نماز جمعہ
پڑہکر پہرتے ہو یہی قول ہے جمہور مفسرین کا تلخیص ان سب اقوال کی یہ قول ابو عبیدہ ہے کہ
بَیَّنَہا لھم حتی عرفوہا من غیر استدلال یعنی بتادیا اللہ نے اونکو یہانتک کہ پہچان لیا
اونہون نے اپنے گہرونکو بغیر کسی سے رستہ پوچہنے کے مُقاتل کہتے ہین ہمکو یہ بات پہنچی ہے کہ جو
فرشتہ حفظ اعمال بنی آدم پر مقرر ہے وہ جنت کی طرف چلیگا اوسکے پیچہے ابن آدم ہوگا یہانتک کہ
وہ اپنے اقصی منزل کو پہنچ جائیگا اور ہر چیز جو اللہ نے اوسکو جنت مین دی ہے اوس شئے کو
بخوبی پہچان لیگا سو جب وہ اپنے گہر اور ازواج کے پاس داخل ہو جاے گا تب وہ فرشتہ
اوسکے پاس سے واپس پہر جائیگا سلمہ بن کہیل نے کہا طیّبہا لھم حتی یھتدوا الیہا یعنی
خود اللہ نے رستہ جنت کا اونکو بتادیا ہے وہ اوسی رستہ سے جنت مین بے کسی راہبر کے چلے جائینگے
حسن نے کہا اللہ نے دنیا مین وصف جنت کا اونکو بتادیا ہے وہ جب وہان جائینگے تو خود اوسکو
اوس وصف سے پہچان لینگے اس قول پر یہ شناسائی گویا دنیا مین واقع ہوئی ہے مطلب یہ ٹہیرا
کہ اللہ اونکو اوس جنت مین داخل کرے گا جو اونکو بتا رکہی ہے اور قول اول پر یہ تعریف آخرت
مین واقع ہوگی یہ معنی جب ہین کہ عرفہا کو تعریف سے لین دوسرا قول یہ ہے کہ عرف سے ماخوذ
ہے بمعنی رائحہ طیبہ زجاج نے اسی کو اختیار کیا ہے یا مشتق ہے عرف سے بمعنی پیاپے یعنی اوس
جنت کی لذات وطیبات پیاپے لگاتار ہونگی لکن راجح وہی قول اول ہے اسلیئے کہ بخاری
مین ابو سعید خدری سے رفعاً آیا ہے کہ جب رہائی پائینگے ایماندار لوگ آگ سے تو روکے جائینگے
ایک پل پر درمیان جنت ونار کے یہان بدلا لیا جائیگا اون مظالم کا جو باہم اونکے دنیا مین تھے
یہانتک کہ جب پاک صاف ہو جائینگے تو اذن ہوگا اونکو جنت مین جانے کا سو قسم ہے اوسکی
جسکے ہاتھ مین ہے جان میری کہ ہر ایک اونکا اپنی جگہہ کو جنت مین اپنے مسکن دنیاوی سے

زیادہ ترشناسا ہوگا ابوہریرہ کا لفظ رفعاً یہ ہے قسم ہے اوسکی جسنے مبعوث کیا مجھکو سچ مچ نہین تم دنیامین زیادہ ترشناسا اپنے ازواج ومساکن کو بہ نسبت اہل جنت کے اپنے ازواج ومساکن کو جبکہ وہ جنت مین داخل ہونگے رواہ اسحق فی مسندہ ٭

فصل ۱۸

کیفیت داخل ہونے کی جنت مین اور استقبال کے وقت دخول کے کیا ہے ٭ اللہ تعالے فرماتا ہے وسیق الذین اتقوا ربھم الی الجنۃ زمرا اور فرمایا یوم نحشر المتقین الی الرحمٰن وفدا علی مرتضی نے حضرت سے سوال اس آیت کا کیا تھا اور کہا تھا کہ وفد تو سوارون کو کہتے ہین فرمایا قسم ہے اوسکی جسکے ہاتھہ مین ہے جان میری وہ جب اپنی قبرون سے نکلینگے تو اونکے سامنے سفید ناقے لائے جائینگے اونپر سونے کے کانٹھیان ہونگے تسمہ اونکے جوتون کا چمکتا نور ہوگا ہر قدم برابر مد بصر کے پڑے گا باب جنت تک پہنچین گے وہان ایک حلقہ سرخ یاقوت کا صفحۂ زرین پر ہوگا اور دروازہ جنت پر ایک درخت ملیگا جسکی جڑ سے دو چشمے بہتے ہون گے جب ایک چشمے کا پانی پیئین گے تو تازگی نعمت کی اونکے چہرون پر نمودار ہو جائے گی پھر جب دوسرے چشمے سے وضو کرینگے تو پھر کبھی بال اونکے گرد آلودہ نہونگے وہ حلقۂ در کو اوس صفحۂ زر سے مارینگے تو کبھی اوس حلقہ کی آواز سُنی وہ آواز ہر حور کو پہنچ جائے گی وہ جان لے گی کہ اوسکا شوہر آیا جلد اوٹھیگی کارندہ اوسکا اوٹھکر دروازہ کھولیگا اگر اللہ عزوجل اوسکو اپنے نفس کا عارف نکرتا تو وہ اس نور کو دیکھکر سجدہ مین گر پڑتا وہ کارندہ کہیگا مین تیرا کارباری ہون تیرے کام کے لئے مقرر کیا گیا ہون یہ اوسکے ساتھہ ہولے گا اور اپنی زوجہ کے پاس آئیگا وہ جلدی سے خیمہ مین سے باہر آکر معانقہ کرے گی اور کہے گی انت حبی دانا حبك تو میرا محبوب

ہے اور مین تیری محبوب ہون مین رضامند ہون کبھی خفا نہونگی مین بنعمت پروردہ ہون کبھی
بیمار نہونگی مین ہمیشہ رہنے والی ہون کبھی سفر نہ کرونگی وہ ایک ایسے گہر مین داخل ہوگا جو بنیاد
سے سقف تک سو ہزار گز تک اونچا ہوگا اوسکی بنا ایک سنگ گوہر یاقوت پر ہوگی طرائق اوسکے
سرخ و سبز و زرد ہونگے کوئی طریقہ اونمین کا مشابہ دوسرے طریقہ کے نہوگا اوتنے مین درخت
آئین گے اوپر تخت ہوگا تخت پر ستر فرش ہونگے اونپر ستّر زوجہ ہونگی ہر زوجہ پر ستّر حلے یعنی
جامے ہونگے جنکی پنڈلی کا گودا باطن حلّہ سے نظر آئیگا ایک شب کے مقدار مین اونکے جماع سے فراغت
حاصل ہوگی اون درختون کے نیچے نہرین جاری ہونگی وہ نہرین صاف ستھرے پانی کی ہونگی
اونمین کدر نہوگا اور کچہہ نہرین شہد ناب کی جو بطون نحل سے نہین نکلی ہین اور کچہہ نہرین شراب
کی واسطے لذت شاربین کے جنکو لوگون نے اپنے قدمون سے نہین نچوڑا ہے اور کچہہ نہرین دودہ
کی جنکا مزہ نہین بدلا ہے اور شکم مویشی سے وہ دودہ نہین نکلا ہے پھر اشتہاء طعام کی ہوگی
سفید پرندے آکر اپنے پر اونچے کرینگے یہ اونکے ایک طرف کے پرون مین سے جس رنگ کا کھانا
چاہین گے کھائین گے پہر وہ اوڑکر چلے جائین گے پہر لٹکے ہوئے پہل ہین جب اونکا تناول
کرنا چاہین گے تو وہ شاخ انکے پاس تک آجائیگی جونسا میوہ اور پہل پسند کرینگے کہائین گے کھڑے
ہوکر یا تکیہ لگاکر و ذلک **قولہ تعالیٰ** وجنا الجنتین دان اور سامنے اونکے خدمتگار لوگ
ہونگے جیسے موتی رواہ ابن ابی الدنیا یہ حدیث غریب ہے اسکی سند مین ضعف ہے اور اسکی رفع
مین نظر ہے معروف یہ ہے کہ یہ علی رضی اللہ عنہ پر موقوف ہے نعمان بن سعد کا لفظ اس آیت
مین یہ ہے واللہ یہ وفد اپنے پاؤن پر محشور نہونگے ولکن پاس انکے ناقے لائے جائین گے کہ
خلایق نے ویسے ناقے کبھی نہ دیکھے ہونگے اونپر کجاوے سونے کے ہونگے اور باگین زبر جد کی یہ اونپر
سوار ہوکر قریب باب جنت کے آئین گے رواہ ابن ابی الدنیا جعدیات علی بن جعد مین علی مرتضیٰ

سے روایت کیا ہے کہ اہل تقویٰ طرف جنت کے گروہ کے گروہ ہانکے جائینگے یہانتک کہ جب ایک
دروازے پر ابواب جنت مین سے پہنچینگے تو وہان ایک درخت پائینگے جسکے نیچے سے دو چشمے
بہتے ہونگے ایک چشمہ کا قصد کرینگے گویا اونکو اوس چشمے کا حکم ملا ہے اوسکا پانی پیتے ہی جو کچھ اندر
پیٹ کے اذی وقذی وباس ہوگا وہ نکلجائیگا پھر دوسرے چشمے سے طہارت کرینگے اوس سے
اونکے چہرون پر تازگی نعیم کی آجاے گی پھر بعد اوسکے کبھی اونکا بشرہ متغیر نہوگا اور نہ بال میلے کچیلے
ہونگے گویا تیل لگایا ہے پھر پاس خازنان جنت کے پہنچینگے وہ کہینگے سلام علیکم طبتم
فادخلوہا خالدین پھر اونکو لڑکے آگے بڑہکر لینگے اور گرد اونکے پہرینگے جسطرح اہل دنیا کے لڑکے
کسی دوستدار کو جو کہ سفر سے آتا ہے گہیر لیتے ہین اور کہینگے خوش ہو اس کرامت سے جو اللہ نے
تیرے لئے طیار کی ہے پہر ایک لڑکا اونمین سے جاکر اوسکے بعض ازواج کو حور عین مین سے خبر دیگا
کہ فلان شخص آیا اوسکا وہ نام لیکر پکارے گا جس نام سے وہ دنیا مین پکارا جاتا تھا مثلاً یون کہیگا
کہ صدیق حسن آیا ہے وہ حور کہیگی تونے اوسکو دیکہا ہے وہ کہیگا ہان مینے دیکہا وہ میرے
پیچھے آتا ہے وہ مارے خوشی کے دروازے کی چوکھٹ پر آئیگی جب وہ شخص اپنی منزل مین پہنچ
جائیگا اور بنیاد خانہ کی طرف نظر کرے گا تو دیکہیگا کہ ایک موتی کے پتھر پر ایک محل سبز و زرد و سرخ
ہر رنگ کا بنا ہوا ہے پہر آنکھ اوٹھاکر طرف سقف کے دیکہیگا وہ بجلی کی طرح چمکتی ہوگی اگر یہ بات
نہوتی کہ اللہ نے اوسکو قدرت دیکھنے کی دی ہے تو اوسکی بصارت جاتی رہتی پہر وہ اپنا سر
نیچے کرے گا اپنی بیبیون کو دیکہیگا آبخورے رکہے ہونگے گدیلے بچھے ہونگے نہالچے پہیلے ہونگے اس نعمت کو دیکھکر
کہینگے الحمد للہ الذی ھدانا لھذا وما کنا لنھتدی لولا ان ھدانا اللہ پھر ایک
منادی ندا کرے گا کہ تم زندہ رہوگے کبھی نہ مروگے مقیم رہوگے کوچ نہ کروگے تندرست رہوگے بیمار
نہ پڑوگے یہ روایت موقوف ہے علی مرتضیٰ پر ابن المبارک کہتے ہین ہمسے حمید بن ہلال نے کہا آدمی

جب جنت مین جائیگا تو اوسکو صورت پر اہل جنت کی کردینگے اور اونہین کا سا لباس و زیور پہنائین گے
اپنے ازواج و خادم کو دیکھیگا اور خوشی کا کنگن پہنیگا اگر وہان مرنا ہوتا تو مارے خوشی کے مرجاتا
اوس سے کہین گے تو نے یہ سوار فرح دیکھا یہ ہمیشہ تیرے لئے قائم رہیگا ابو عبدالرحمن حبلی نے
کہا ہے بندہ اول مرتبہ جو بہشت مین جائیگا ستّر ہزار خادم اوسکو آگے بڑہکر لینگے گویا وہ موتی
ہین معافری کہتے ہین دونون جانب اوسکے غلمان کی صف ہوگی اونکی اطراف نہ دیکھیگا یہانتک کہ
چلکر دیکھے ضحاک کہتے ہین مومن جنت مین جائیگا اوسکے سامنے ایک فرشتہ ہوگا وہ اوسکو جنت کے
گلی کوچے دکھلا کر کہیگا دیکھہ تو کیا دیکھتا ہے وہ کہیگا مین بہت سے محل چاندی سونے کے دیکھتا ہون
اور بہت سے لوگ وہ کہیگا یہ سب تیرے لئے ہے جب اوسکو اونکے پاس لیجائیگا تو وہ ہر دروازے
سے اوسکا استقبال کرینگی اور ہر جگہہ سے آگے بڑہ کر لینگے اور کہین گے ہم سب تیرے لئے ہین پھر کہینگے آگے
چل تو کیا دیکھتا ہے وہ کہیگا بہت سے لشکر اور خیمے اور بستر دیکھتا ہون کہینگے یہ سب تیرا ہے
جب اونکے پاس لیجائین گے وہ استقبال کرینگے اور کہین گے نحن لك نحن لك رواہ ابو نعیم
سہل بن سعد نے رفعًا کہا ہے داخل ہونگی میری امت مین سے ستّر ہزار یا سات سو ہزار ایک دوسرے
کو تھامے ہوئے داخل نہوگا اول اونکا یہانتک کہ داخل ہو آخر اونکا چہرے اون کے جیسے
چودھوین رات کا چاند رواہ الشیخان ؛

فصل ۱۹

بیان اہل جنت کے خَلق و خُلق و طول و عرض و سن و عمر کا ؛ حدیث ابو ہریرہ مین فرمایا ہے اللہ نے آدم
کو آدم کی صورت پر ساٹھہ گز کا بنایا تھا جب بنا چکا فرمایا جا سلام کر ان لوگون پر وہ کچھہ نفر ملائکہ کے
تھے بیٹھے ہوئے اور سن کیا تحیت کرتے ہین تیری وہی تحیت ہے تیری اور تحیت تیری ذریت کی آدم

نے جاکر کہا السّلام علیکم اونہون نے کہا السّلام علیکم ورحمۃ اللہ لفظ رحمۃ اللہ کا
زیادہ کیا سو شخص جو کہ داخل جنت ہوگا آدم کی صورت پر ساٹھہ گز کا ہوگا خلق گھٹتے گھٹتے اتنی رہگئی
جو اسدم ہے رواہ احمد اس حدیث کی صحت پر اتفاق ہے دوسرا لفظ انکا یہ ہے جنت والے جنت مین
جائین گے جُرد مُرد سفید مجعد سرگین چشم ۳۳ سالہ آفرینش آدم پر ساٹھہ گز طول مین سات گز کے عرض مین
رواہ احمد معاذ بن جبل کا لفظ رفعًا یہ ہے داخل ہونگے اہل جنت جنت مین بے موے بدن و ریش
سرگین آنکہہ ۳۳ سالہ رواہ الترمذی و استغربہ انس بن مالک رفعًا کہتے ہین اوٹھائے جائینگے
اہل جنت صورت آدم پر ۳۳ سالہ میلاد مین جُرد مُرد مُکحّل پھر لیجائینگے اونکو طرف ایک درخت بہشت
کے اوس درخت سے اونکو لباس پہنائین گے اونکے کپڑے پُرانے نہونگے اور نہ اونکی جوانی فنا ہوگی
رواہ ابو بکر بن داؤد ابو سعید خدری نے رفعًا کہا ہے جو شخص مرا ہے اہل جنت مین سے چھوٹا یا بڑا وہ
جنت مین تیس سالہ ہوگا اس سے زیادہ عمر اوسکی کبھی نہوگی یہی حال اہل نار کا ہے رواہ الترمذی
یہ حدیث اگر محفوظ ہے تو کچھہ برخلاف حدیث اول کے نہین ہے اسلئے کہ عرب کی عادت ہے کہ کبھی
اعداد مین ذکر کسر کا کرتے ہین اور کبھی کسر کو گرا دیتے ہین شعرانی کہتے ہین یہ بات کہ اہل نار بھی ۳۳ سالہ
ہونگے اسمین اہل کشف کو کلام طویل ہے انتہی حدیث انس مین فرمایا ہے جنتی جنت مین طول آدم پر
۶۰ گز ہونگے ملک کے گز سے حسن یوسف و میلاد عیسیٰ پر ۳۳ سالہ اور زبان محمد صلعم پر جُرد مُرد مکحّل رواہ
ابن ابی الدنیا حدیث ابو ہریرہ مین فرمایا ہے اہل جنت بہشت مین قد آدم پر ۶۰ گز کے ہونگے اسی انداز پر
اونکے تخت و پلنگ قطع کئے گئے ہین رواہ ابن وھب یہ بیان خلق کا تھا رہا خلق سو اللہ تعالیٰ نے
فرمایا ہے ونزعنا مافی صدورھم من غل اخوانا علی سرر متقابلین یہ خبر دی ہے اونکی
تلاقی قلوب وتلاقی وجوہ کی کہ سامنے آمنے مثل بھائیون کے تختون پر بیٹھے ہونگے صحیحین مین آیا ہے
کہ وہ سب ایک شخص کے اخلاق پر ہونگے صورت آدم پر ۶۰ گز کے طول مین روایت مین لفظ خلق کے

بفتح خاء وسکون لام ہے سو اخلاق جسطرح جمع ہے خلق بالضم کی اسیطرح جمع ہے خلق بالفتح کی مراد اسجگہہ یکسان ہونا ہے طول وعرض وسن مین اگرچہ حسن وجمال مین متفاوت ہون و لہٰذا اخلاق کی تفسیر یون کی ہے کہ اپنے باپ آدم کی صورت پر ۶۰ گز لنبے ہونگے رہے اخلاق و دل اونکے سو صحیحین مین ابوہریرہ سے رفعًا آیا ہے کہ پہلا زمرہ جو جنت مین جائیگا وہ قمر لیلۃ البدر کی طرح درخشان چہرہ ہوگا اون کے درمیان نہ کچھہ اختلاف ہوگا اور نہ اونکے دل آپسمین بغض کرینگے وہ سب ایکدل پر ہونگے صبح وشام اللہ کی تسبیح کرینگے اسیطرح اللہ نے اونکی عورتونکا وصف بیان کیا ہے کہ وہ سب اتراب یعنی ایک عمر کی ہونگی سن واحد مین اونمین کوئی بڑہیا نہوگی اُس طول وعرض وسن مین جو حکمت ہے وہ مخفی نہین ہے کیونکہ یہ حالت ابلغ واکمل ہے استیفاء لذت مین اس عمر مین قوت اپنے کمال پر ہوتی ہے اور آلات لذت کے عظیم تر ہونے مین اجتماع ہر دو امر سے لذت وقوت اپنے کمال کو پہنچیگی و لہٰذا یہ ایکدن مین پاس سو کنواریون کے پہنچیگا اور جو مناسبت اس طول وعرض مین ہے وہ بھی مخفی نہین ہے اگر ان دو مین سے ایک زیادہ ہو تو اعتدال جاتا ہے اور تناسب خلقت باقی نرہے بلکہ طول دقیق یا غلظ قصیر ہوجاوے اور یہ دونون نامناسب ہین مسلم مین ابوہریرہ سے آیا ہے کہ امشاطھم الذھب والفضۃ ورشحھم المسك ومجامرھا الالوۃ وازواجھم الحور العین کوئی یہ کہے کہ جنت مین کنگھی کی کیا حاجت ہے کیونکہ اونکے بال میلے کچیلے نہونگے اور بخور کی کیا ضرورت ہے اونکا پسینا بوے مشک رکہتا ہوگا تو اسکا جواب یہ ہے کہ نعیم وکسوت اہل جنت کچھہ بغرض دفع الم نہوگی اسیطرح اونکا اکل وشرب کچھہ بہ سبب گرسنگی وتشنگی کے نہوگا اسیطرح استعمال طیب وعطر کچھہ بغرض دفع بدبو نہوگا بلکہ یہ تو لذات متوالیہ ونعم متتابعہ ہین دیکہہ اللہ نے آدم علیہ السّلام سے کیا فرمایا تھا ان لك الا تجوع فیھا ولا تعری وانك لا تظمأ فیھا ولا تضحی حکمت اس کارخانہ مین یہی ہے کہ اہل جنت دنیا مین جن انواع نعیم سے متنعم ہوتے تہے وہ سب انواع اونکو مع شئے زائد دئے جاوین جسکا اندازہ

اللہ ہی کو معلوم ہے یہی حکمت ہے جو تمین اہل نار کے ہے اذا الاغلال فی اعناقھم والسلاسل یسحبون فی الحمیم وقولہ تعالیٰ ان لدینا انکالا وجحیما سو یہ عذاب اوسی نوع کا ہوگا جو کہ دنیا مین مروج تھا شعبی نے کہا کیا تم یہ سمجھتے ہو کہ یہ طوق گردن مین اور زنجیر پاؤن مین اہل نار کے اس خوف سے ہے کہ کہین وہ بھاگ نہ جائین لا واللہ بلکہ اسلئے ہین کہ جب وہ اس قید سے جدا ہونا چاہین تو آگ اور زیادہ اونپر بھڑک اوٹھے ونعوذ باللہ من النار واللہ اعلم *

فصل ٢٠

اہل جنت مین کون اعلیٰ منزلت اور ادنیٰ درجت ہوگا * سب سے اعلیٰ منزلت سید ولد آدم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہونگے اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے تلک الرسل فضلنا بعضھم علی بعض منھم من کلم اللہ ورفع بعضھم درجات وآتینا عیسی بن مریم البینات مجاہد وغیرہ نے کہا ہے کلیم سے مراد موسیٰ ہین اور رفیع الدرجات سے مراد ہمارے اعلیٰ حضرت ہین ع ماہ تمام سپہر رسالت صلی اللہ علیہ وسلم * حدیث معراج مین آیا ہے کہ جب حضرت نے موسیٰ علیہ السلام سے تجاوز کیا تو موسیٰ نے کہا ای رب مجھکو یہ گمان نہ تھا کہ کوئی مجھپر بلند درجہ ہوگا پھر حضرت مافوق اوسکے گئے جو اللہ ہی جانے یہانتک کہ سدرۃ المنتہیٰ سے تجاوز کیا یہ حدیث صحیح ہے مسلم مین عمرو بن عاص سے رفعًا آیا ہے کہ جب تم اذان سنو تو وہی کہو جو موذن کہتا ہے پھر مجھپر درود بھیجو جو کوئی مجھپر درود بھیجتا ہے اللہ اوس پر دس بار درود کرتا ہے پھر میرے لئے وسیلہ مانگو یہ ایک منزلت ہے جنت مین لائق نہین ہے مگر ایک بندے کو اللہ کے بندون مین سے مین امید کرتا ہون کہ وہ بندہ مین ہون جسنے میرے لئے سوال وسیلہ کا کیا اوسکے لئے میری شفاعت ہوگی مسلم مین لفظ مغیرہ بن شعبہ کا رفعًا یہ ہے موسیٰ علیہ السلام نے اپنے رب سے پوچھا تھا کہ ادنی اہل جنت منزلت مین کون شخص ہوگا

فرمایا وہ آدمی جو آئیگا بعد داخل ہونے اہل جنت کے جنت مین اُس سے کہا جائے گا جا جنت مین وہ کہیگا کیونکر لوگ
تو اپنا اپنے منازل مین جا اوترے اور اپنے اخذان یعنی دوستدارے بیٹھے اوس سے کہینگے بھلا تو اسپر راضی ہے کہ
تجھکو برابر ایک بادشاہ کے ملوک دنیا سے دیا جاے وہ کہیگا اے رب مین راضی ہوا اللہ فرمائے گا
لک ذلک ومثلہ ومثلہ ومثلہ وہ بار پنجم مین کہیگا رضیت رب موسیٰ نے کہا اے رب
بھلا اعلیٰ منزلت کون ہے فرمایا وہ لوگ جنکا مین نے ارادہ کیا اونکی کرامت اپنے ہاتھہ سے بوئی اوسپر
مُہر لگائی جسکو نہ کسی آنکھہ نے دیکھا نہ کان نے سُنا نہ دلپر اوسکا خطرہ ہوا مین کہتا ہون یہ لوگ
انبیاء و رسل معلوم ہوتے ہین واللہ اعلم ابن عمر نے رفعاً کہا ہے ادنیٰ مرتبہ والا اہل جنت مین
وہ شخص ہوگا جو اپنے باغات وازواج ونعیم وخدم وسُررکو ہزار برس کی راہ تک دیکھیگا اور کریم تر
انمین اللہ پر وہ ہوگا جو صبح وشام مشرف بدیدار ہوگا پھر حضرت نے یہ آیت پڑہی وجوہ یومئذ ناضرۃ
الی ربھا ناظرۃ رواہ الترمذی یہ حدیث کئی طریق سے غیر مرفوع بھی ابن عمر سے آئی ہے ابن الجبر
نے اسکو موقوفاً روایت کیا ہے اور طبرانی نے مرفوعاً اس لفظ سے کہ ادنیٰ اہل جنت منزلت مین وہ شخص
ہوگا جو اپنے ملک مین دو ہزار سالہ راہ تک نظر کرے گا اوسکے اقصیٰ کو اوسیطرح دیکھیگا جسطرح کہ
اوسکے ادنیٰ یعنی قریب کو دیکھیگا الحدیث اسکو ابو نعیم نے بھی مرفوعاً روایت کیا ہے ابو ہریرہ کا
لفظ رفعاً یہ ہے کہ ادنیٰ اہل جنت منزلت مین وہ ہوگا جسکا مکان ہفت منزلہ ہوگا وہ درجۂ سادس
مین ہوگا اور فوق سابع مین اوسکے تین سو خدمتگار ہونگے صبح وشام تین سو رکابیان سونے کی اوسکے
سامنے لائی جائینگی ہر رکابی کا رنگ جداگانہ ہوگا جو دوسری رکابی کا رنگ نہوگا اور اوسکا اوّل
مثل آخر کے لذیذ ہوگا اور تین سو برتن شراب کے لائے جائین گے ہر ظرف کا رنگ دوسرے برتن سے
علیحدہ ہوگا اور اول کا مزہ مثل آخر کے مزے کے ہوگا وہ کہیگا اے رب اگر تو اذن دے تو مین
سارے اہل جنت کو کھلاؤن پلاؤن میرے پاس سے کچہ کم نہوگا اور حور عین مین سے ۷۲ زوجہ

اوسکی ہونگی سوا ازواج دنیا کے اونمین سے ایک زوجہ ایک میل زمین کے انداز پر بیٹھے گی رواہ احمد یہ حدیث منکر ہے اور برخلاف احادیث صحیحہ کے کیونکہ ۶۰ گز کے طول کا آدمی ایک میل زمین مین نہین بیٹھہ سکتا ہے صحیحین مین اسیقدر آیا ہے کہ اول زمرہ کے ہر شخص کو دو زوجہ منجملہ حورعین کے ملینگی تو اب ادنی اہل جنت کو کسطرح ۷۲ حورعین ملسکتی ہین حالانکہ زنان دنیا سب سے کم بہشت مین جائینگی پھر ایک جماعت اونکی کہان سے آئیگی اور دو جنتین سونے کی جو کہ اعلی ہین دو جنت سے چاندی کے اونمین ادنی جنتی کیونکر جا سکتا ہے

فصل ۲۱

جنت ایک خالی میدان ہے اوسکا نفقہ تسبیح تکبیر وغیرہا ہے ٭ ترمذی مین ابن مسعود سے رفعًا آیا ہے کہ شب معراج مین ابراہیم علیہ السلام سے ملاقات ہوئی کہا اے محمد صلعم تم اپنی امت کو میرا سلام کہو اور اونکو خبر دو کہ جنت خاک پاک شیرین آب ہے اور چٹیپر میدان ہے اوسکا غراس سبحان اللہ والحمد للہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر ہے مین کہتا ہون اسی جگہہ سے بعض سلف ہر روز دس ہزار بار تسبیح کرتے اور بعض کم و زیادہ کیونکہ افزایش آبادی کی اکثار تسبیح پر موقوف ہے حدیث مین آیا ہے کہ ابوہریرہ درخت لگا رہے تھے حضرت کا گزر ہوا فرمایا مین تجھکو اس غراس سے بہتر نہ بتاؤن سبحان اللہ الخ ہر کلمہ پر واسطے تیرے ایک درخت جنت مین لگایا جاوے گا دوسرا لفظ ترمذی کا یہ ہے کہ جسنے کہا سبحان اللہ العظیم وبحمدہ اوسکے لئے ایک نخل جنت مین لگایا گیا حکیم بن محمد احمسی کہتے ہین ہمکو خبر لگی ہے کہ جنت کی بنا ذکر سے ہوتی ہے جب لوگ ذکر سے رک جاتے ہین بنا اوسکی بند ہو جاتی ہے جب اونسے کہتے ہین کہ کیون نہین بناتے تو وہ کہتے ہین ہم نفقہ کی راہ دیکھتے ہین ہمنے اس باب مین رسالہ غراس الجنۃ اور تعلیم الذکر والدعا نہایت مختصر وسنجیدہ لکھا ہے بعض روایات مین آیا ہے جسنے اطاعت کی خدا کی اوسنے ذکر کیا اللہ کا اگرچہ اوسکا نماز روزہ کم ہوا اور جسنے نافرمانی کی

اللہ کی وہ اللہ کو بھول گیا اگرچہ بہت سا نماز و روزہ کرے اور ہر طرح کی خیر بجالائے واللہ اعلم ✤

باب سوم

اسمین کئی فصلین ہین

فصل ۱

جنت والے جب جنت مین داخل ہونگے تو اونکو کیا تحفہ ملیگا ✤ حدیث طویل ثوبان مین آیا ہے کہ
یہودی نے کہا اونکا کیا تحفہ ہے جبکہ وہ جنت مین جائینگے فرمایا کلیجی مچھلی کی کہا پھر اسکے بعد انکی کیا غذا
ہوگی فرمایا جنت کی گائو نحر کیجاسے گی جو کہ اطراف جنت مین چرتی تھی کہا اونکا پینا کیا ہے فرمایا
وہ چشمہ سلسبیل سے پیئین گے کہا تمنے سچ کہا الحدیث رواہ مسلم بخاری مین انس سے بذکر سوال
عبداللہ بن سلام آیا ہے کہ فرمایا پہلا کھانا جو جنت والے کھائینگے زیادت جگر ماہی ہوگا صحیحین مین
ابو سعید خدری سے مرفوعًا آیا ہے کہ زمین دن قیامت کے ایک روٹی ہوگی جسکو جبار اپنے ہاتھ سے
پکائیگا جسطرح کہ کوئی تم مین سفر مین اپنی روٹی پکاتا ہے یہ مہمانی ہوگی اہل جنت کی اور فرمایا
کہ سالن اونکا گاؤ اور مچھلی ہے زیادت جگر سے ستر ہزار آدمی کھائینگے کعب نے کہا اللہ تعالے
اہل جنت سے کہیگا داخل ہو بہشت مین ہر مہمان کے لیئے ایک نزل ہے اور آج کے دن مین تم کو
جمع کرونگا پہر ایک گاؤ و مچھلی لاکر واسطے اہل جنت کے نحر کرینگے شعرانی کہتے ہین زیادۃ کبد النون
ہی قطعۃ منہ کالاصبع پھر کہا علما کہتے ہین نزل مہمانی ہے اوّل نزول ضیف مین اور تحفہ
فواکہ و طرف و محاسن ہے ✤

فصل ۲

جنت کی ہوا کتنی دور سے سونگھنے مین آتی ہے ٭ حدیث ابن عمرو مین فرمایا ہے جسنے کسی اہل ذمہ کو
قتل کیا وہ جنت کی ہوا نپائیگا حالانکہ اوسکی ہوا صد سالہ راہ سے پائی جاتی ہے رواہ الطبرانی مالک
نے ابوہریرہ سے وقفا روایت کیا ہے کہ زنان کاسیات عاریات مائلات ممیلات جنکے سر مثل کوہان شتر
کے ہین جنت مین نجائینگی اور نہ وہانکی ہوا پائینگی حالانکہ اوسکی ہوا پانسو برس کی راہ سے آتی ہے
رواہ مالک ایضا بسندہ عن رسول اللہ صلعم بخاری مین چہل سالہ راہ کہا ہے ترمذی
مین ابوہریرہ سے ستر برس کی راہ آئی ہے اور اوسکو صحیح کہا ہے محمد بن عبدالواحد نے کہا میرے نزدیک
اسناد اس حدیث کی شرط صحیح پر ہے طبرانی کا لفظ ابوہریرہ سے یہ ہے کہ ہوا جنت کی سو برس
کی راہ سے آتی ہے اسیطرح حدیث ابوبکرہ مین نزدیک طبرانی کے سو برس کا ذکر کیا ہے ان الفاظ مین
کچھہ تعارض نہین ہے اہل علم نے کہا شاید یہ اختلاف بحسب اختلاف قوت شم وضعف شم مردم ہوگا
صحیحین مین بذیل قصہ عم انس آیا ہے کہ دن احد کے سعد بن معاذ سامنے اونکے آئے اور کہا کدہر
جاتے ہو کہا واہاً لریح الجنۃ اجدہ دون احد پھر یہانتک لڑے کہ مارے گئے ابن القیم نے کہا ہے
جنت کی ہوا دو طرح پر ہے ایک وہ جو دنیا مین پائی جاتی ہے اوسکو احیانا ارواح سونگھتی ہین وہ
عبارت مین نہین آسکتی دوسری ہوا وہ ہے جو حاسۂ شم سے ابدان کو محسوس ہوتی ہے جسطرح
پھولون کی خوشبو مشموم ہوتی ہے اس ہوا کے ادراک مین اہل جنت آخرت مین قربا وبعدا مشترک
ہونگے انبیاء ورسل مین جسکو اللہ چاہتا ہے وہ اوس خوشبو کو پاتا ہے انس بن نضر نے جو جنت کی
ہوا پائی جائز ہے کہ قسم اول سے ہو یا ثانی سے حدیث ابوہریرہ مین فرمایا ہے رائحہ جنت کا پانسو
برس کی راہ سے پایا جاتا ہے رواہ ابونعیم جابر کا لفظ رفعا یہ ہے کہ یہ ہوا جنت کی ہزار برس کی

راہ سے آتی ہے اوسکو عاق و قاطع رحم نہ پائیگا رواہ الطبرانی ابن عمرو نے رفعاً کہا ہے جسنے
نسبت کیا آپکو طرف غیر باپ اپنے کے وہ رائحہ جنت کا نپائیگا حالانکہ اوسکی بو پچاس برس کی راہ
سے آتی ہے اللہ تعالیٰ نے اپنے بعض بندون کو اس دار فانی مین شہود بعض آثار جنت کا نصیب
کیا ہے اور نمونہ وہان کے رائحہ طیبہ و لذات مشتہاۃ اور مناظر بہیہ و فاکہہ حسنہ و نعیم و سرور
و خنکی چشم کا دکھلایا ہے حدیث جابر مین فرمایا ہے اللہ عز و جل جنت سے کہیگا تو خوشبودار ہوجا
واسطے اپنے لوگون کے اوسکی خوشبو بڑہ جائے گی یہ وہی برد ہے جسکو وقت سحر کے پاتے ہین رواہ
ابو نعیم اسیطرح اللہ نے دنیا کی آگ اور یہان کے آلام و غموم و احزان کو مذکر نار آخرت ٹہیرایا کر
اللہ نے اس آگ کے حقمین کہا ہے نحن جعلناھا تذکرۃ و متاعا للمقوین اور حضرت نے خبر
دی ہے کہ شدت گرمی و سردی کے انفاس جہنم سے ہے بندون کو ضرور ہے کہ وہ انفاس
جنت کا شہود کرین اور جسکو اللہ نے تذکرہ ٹہیرایا ہے اوس سے متذکر ہون واللہ المستعان لا رب غیرہ

فصل ۳

جنت مین کیا اذان دیجائیگی ٭ حدیث ابو ہریرہ مین فرمایا ہے منادی ندا کریگا تم تندرست
رہو کبھی بیمار نہوگے زندہ رہو کبھی نہ مروگے جوان بنے رہو کبھی بوڑہے نہوگے چین کرو کبھی رنجیدہ
نہوگے اللہ نے فرمایا ہے و نودوا ان تلکم الجنۃ اورثتموھا بما کنتم تعملون رواہ مسلم
یہی مضمون حدیث ابو سعید خدری مین بھی نزدیک مسلم کے آیا ہے اسکو عثمان بن ابی شیبہ نے
مختصراً روایت کیا ہے صہیب کا لفظ رفعاً یہ ہے کہ جب اہل جنت جنت مین اور اہل نار نار مین
جا چکینگے تو ایک منادی ندا کرے گا کہ تمہارے لئے نزدیک اللہ تعالیٰ کے ایک موعد ہے وہ
کہینگے کیا ہماری ترازو بھاری نہین کردی کیا ہمارے منہہ سفید نہین کئے یا ہمکو جنت مین داخل

نہین کیا کیا ہمکو آگ سے نجات نہین دی اتنے مین پردہ اوٹھا دیا جائے گا اللہ کو دیکھینگے
واللہ اللہ نے نہین دی اونکو کوئی چیز جو زیادہ دوست تر ہو اونکو اس نظر سے روا ہ مسلم
معلوم ہوا کہ اللہ کے دیدار سے بڑہکر کوئی فوز عظیم نہین ہے ختم اللہ لنا بالحسنیٰ وزیادہ
ابن مبارک کہتے ہین ابو موسیٰ اشعری نے منبر بصرہ پر خطبہ پڑہا کہا اللہ عزوجل ایک فرشتہ کو
طرف اہل جنت کے بہیجیگا وہ کہیگا اے جنت والو کیا پورا کیا اللہ نے تمسے جو وعدہ کیا تہا وہ نظر
کرینگے اور حلے وحلل وانہار وازواج مطہرہ کو دیکہکر کہین گے ہان جو وعدہ ہمسے کیا تہا وہ وفا کیا
تین بار یہی جواب دینگے پھر نظر کرین گے کوئی چیز منجملہ وعدہ کے مفقود نپاینگے کہین گے ہان سب وعدے
پورے ہوئے وہ فرشتہ کہیگا ایک چیز رہگئی اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے للذین احسنوا الحسنیٰ
وزیادہ حسنیٰ جنت ہے زیادہ نظر کرنا ہے طرف وجہ اللہ تعالیٰ کے ابو سعید خدری رفعًا کہتے ہین
اللہ تعالیٰ اہل جنت سے کہیگا اے اہل جنت وہ کہین گے لبیك ربنا وسعدیك فرمائیگا تم راضی
ہوئے وہ کہین گے ہمکو کیا ہوا ہے کہ ہم راضی نہون تو نے ہمکو وہ دیا جو کسی کو اپنے خلق مین سے
نہین دیا فرمائیگا مین اس سے بھی بہتر تمکو دونگا وہ کہین گے اے رب اس سے افضل تر کیا
چیز ہے فرمائیگا مین اوتارتا ہون تمپر رضا مندی اپنی اب کبھی تمسے خفا نہونگا رواہ الشیخان
بخاری نے اسکا ترجمہ یون کیا ہے باب کلام الرب مع اهل الجنة ابن عمر کا لفظ رفعًا
یہ ہے جنت والے جنت مین آگ والے آگ مین جائینگے پھر ایک موذن درمیان اونکے کھڑے
ہوکر کہیگا یا اهل الجنة لاموت ویا اهل النار لاموت کل خالد فیما هو فیه یعنی اب مرنا
نہین ہے جو جسجگہہ مین ہے وہ ہمیشہ وہین رہیگا رواہ الشیخان یہ اذان اگر درمیان جنت
ونار کے ہوگی تو سارے اہل جنت ونار کو پہنچ جائیگی اور ایک دوسری ندا اوسدن ہوگی جسدن
وہ اپنے رب کی زیارت کرینگے فرشتہ اونہین ندا کرے گا وہ جلد طرف زیارت کے آئینگے جسطرح کہ

موذن نماز جمعہ کے لئے بلاتا ہے اور وہ دن زیارت کا برابر مقدار یوم جمعہ کے ہوگا +

فصل ۴

جنت کے درختون اور باغون اور سایون کا بیان + قال تعالیٰ واصحاب الیمین ما اصحاب الیمین فی سدر مخضود وطلح منضود وظل ممدود وماء مسکوب و فاکھۃ کثیرۃ لامقطوعۃ ولا ممنوعۃ اور فرمایا ذواتا افنان فَنَن بمعنی غُصن ہی اور فرمایا فیھما فاکھۃ ونخل ورمان مخضود اوسکو کہتے ہین جسکے کانٹے نکال ڈالے گئے ہون کوئی خار اوسمین باقی نہو یہ قول ابن عباس کا ہے مجاہد و مقاتل و قتادہ و ابو الاحوص بھی اسی کے قائل ہین۔ دوسرے گروہ نے کہا مخضود وہ ہے جو کہ پھل سے بوجھل ہو طلح نزدیک اکثر مفسرین کے درخت کیلے کا ہے یہی قول ہے علی و ابن عباس و ابو ہریرہ و ابو سعید خدری کا بعض نے کہا ایک درخت عظیم طویل صحرائی بسیار خاردار ہے اوسمین پھول آتا ہے اچھی خوشبو رکھتا ہے اور بڑا سایہ دار ہوتا ہے ابن قتیبہ نے کہا یعنی لدا ہوا ہے پھل یا پتون سے اوسکی ساق ظاہر نہین ہوتی مسروق نے کہا جنت کے ورق اسفل سے اعلیٰ تک ہونگے اور وہان کی نہرین بے خندق کے جاری ہونگی لیث نے کہا طلح ببول کے درخت کو کہتے ہین سب سے زیادہ کانٹے اسی درخت مین ہوتے ہین اسکی لکڑی بہت سخت ہوتی ہے اور گوند بہت عمدہ اسمین پھول لگتا ہے خوشبودار جنت مین کوئی چیز دنیا کی نہین ہے مگر نام ظاہر یہ ہے کہ تفسیر طلح کے ساتھہ موز یعنی کیلے کے واسطے حسن نَضَد کی ہے ورنہ لغت مین یہ ایک جنگلی بڑا درخت ہے واللہ اعلم عُتبہ سلمی کہتے ہین مین پاس حضرت کے بیٹھا تھا ایک گنوار نے آکر کہا مین سُنتا ہون کہ تم ایک درخت کا جنت مین ذکر کرتے ہو مین اوس سے زیادہ کوئی درخت خاردار نہین جانتا یعنی طلح حضرت نے فرمایا اللہ نے عوض ہر خار کے ایک ثمر

اوسمین رکھا ہے جیسے بکرا بالون مین لدا ہوا اوسمین ستر طرح کا طعام ہوگا ایک رنگ دوسرے رنگ
سے نہ ملیگا رواہ ابن ابی داؤد حدیث ابو ہریرہ مین فرمایا ہے جنت مین ایک درخت ہے جسکے سایہ
مین سوار سو برس تک چلے اور قطع نکرے تم چاہو تو یہ آیت پڑہو وظل ممدود رواہ الشیخان
صحیحین مین مثل اسکے سہل بن سعد سے بہی رفعاً آیا ہے اور بخاری مین انس سے مثل اسکے
مروی ہے اور لفظ ماء مسکوب زیادہ کیا ہے ابو زہرہ کا لفظ رفعاً یہ ہے جنت مین ایک
درخت ہے جسکے سایہ مین سوار ستر یا سو برس چلیگا وہ شجرۃ الخلد ہے رواہ احمد اسیطرح وکیع
نے ابو ہریرہ سے بہی روایت کیا ہے اوسمین سو برس کہے ہین جب کعب کو یہ بات پہنچی کہا
ابو ہریرہ نے سچ کہا قسم ہے اوسکی جسنے اوتارا توریت کو زبان موسیٰ پر اور فرقان کو زبان محمد صلعم پر
جنت مین ایک درخت ہے کہ اگر ایک سوار نوجوان اونٹنی کے اوپر گرد اوسکی جڑ کے چکر مارے
نہ پہونچے یہانتک کہ بوڑہا ہو کر گر پڑے اللہ نے اوس درخت کو اپنے ہاتہ سے لگایا ہے اور اوسمین
اپنی روح پہونکی ہے اوسکی شاخین فصیل جنت کے باہر ہین جنت مین کوئی نہر نہین ہے لکن اوسی
درخت کی جڑ سے نکلی ہے ترمذی کا لفظ یہ ہے کہ سوار سایہ مین شجرۃ المنتہیٰ کے دو ہزار برس
چلے اوسکے پتنگے سونے کے ہین گویا اوسکے پہل مٹکے ہین ابن عباس کہتے ہین ظل ممدود ایک درخت
ہے جنت مین کہڑا ہوا اسقدر بڑا کہ اگر سوار تیز رو سو برس اوسکے سایہ مین ہر طرف اوسکے چلے اہل غرف
وغیرہم وہان آکر اوسکے سایہ مین بات چیت کرینگے بعض کا جی چاہیگا وہ دنیا کے لہو کو یاد کریگا
اللہ تعالیٰ ایک ہوا طرف سے جنت کے بہیجیگا وہ اوس درخت کو ہر لہو کے ساتہ حرکت دیگی جو دنیا
مین تہا رواہ ابن ابی الدنیا حدیث ابو ہریرہ مین فرمایا ہے نہین ہے جنت مین کوئی درخت
لکن ساق اوسکی سونے کی ہے رواہ الترمذی وحسنہ دوسرا لفظ انکا رفعاً یہ ہے اللہ
تعالیٰ کہتا ہے طیار کی ہے مینے اپنے نیک بندون کے لئے وہ چیز جو نہ آنکہہ نے دیکہی نہ کان نے

سُنی نہ دلپر اوسکا خطرہ ہوا تم چاہو تو یہ آیت پڑہو فلا تعلم نفس ما اخفی لهم من قرة
اعین جزاء بما کانوا یعملون ایک تازیانہ کی جگہہ جنت مین بہتر ہے دنیا وما فیہا سے تم چاہو
تو یہ آیت پڑہو فمن زحزح عن النار وادخل الجنة فقد فاز وما الحیاة الدنیا الا متاع الغرور
رواہ الترمذی والنسائی وابن ماجة صدر اس حدیث کا صحیحین مین ہے دوسری روایت
مین کہا ہے کہ جنت مین ایک درخت ہے سوار اوسکے سایہ مین ستر یا سو برس چلے وہ شجرة الخلد ہے
حدیث ابو سعید خدری مین آیا ہے ایک آدمی نے کہا اے رسول خدا طوبی کیا چیز ہے فرمایا ایک
درخت ہے جنت مین سو برس کی راہ تک جنت والون کے کپڑے اوسی درخت کے شگوفون مین
سے نکلینگے رواہ ابن وهب اسکو حرملہ نے بھی ساتھہ زیادت کے روایت کیا ہے اول مین
کہا ہے ایک شخص نے کہا خوشی ہو اوسکو جسنے تمکو دیکھا اور ایمان لایا فرمایا خوشی ہو اوسکو
جسنے مجھے دیکھا اور ایمان لایا اور تین بار خوشی ہو اوسکو جو مجھپر ایمان لایا اور اوسنے مجھکو
نہین دیکھا اِس حدیث کا اول مسند امام احمد مین ہے بلفظ طوبی لمن رآنی وآمن بی و
طوبی لمن آمن بی ولم یرنی سبع مرات ابن عباس کہتے ہین نخل جنت کی شاخین زمرد
سبز کی ہین اور گرہ اوسکی زر سرخ اور شگوفہ اوسکا کسوت اہل جنت ہے اوسی مین قطع برید
اونکے لباس و حلے کی ہوگی اور پھل اوسکے جیسے گھڑے یا ڈول دودہ سے زیادہ سفید شہد سے
زیادہ شیرین جھاگ سے زیادہ نرم اونمین گٹھلی نہ ہوگی رواہ ابن المبارکؒ عتبہ سلمی کہتے ہین ایک
اعرابی آیا اوسنے حضرت سے حال حوض کا پوچھا اور جنت کا ذکر کیا پھر کہا بھلا اوسمین میوے
بھی ہونگے فرمایا ہان اوسمین ایک درخت ہے جسکو طوبی کہتے ہین پھر ایک شے کا ذکر کیا
مین نہین جانتا کہ وہ کیا ہے اعرابی نے کہا وہ ہمارے زمین کے کس درخت سے مشابہ
ہے فرمایا تیری زمین کے کسی درخت کی طرح پر نہین ہے تو کبھی ملک شام مین گیا ہے کہا نہین فرمایا شام

کے ایک درخت کی طرح ہے جسکو جوزہ کہتے ہین وہ ایک ساق پر اوگتا ہے اور اوسکا اعلے
بویا جاتا ہے کہا اوسکی جڑ کتنی بڑی ہے کہا اگر تو جوان اونٹنی اپنی گھر والونکی کسکر چھوڑے
توبھی وہ اوسکی جڑ کو نہ گھیر سکے یہانتک کہ اوسکی گردن بڑہاپے سے ٹوٹ جائے کہا بہلا جنت
مین انگور بھی ہونگے فرمایا ہان کہا خوشہ اونکا کتنا بڑا ہے فرمایا ایک ماہ کی راہ تک جسکو
ابلق کوّا طے کرے اور نہ تھکے کہا جثہ اوسکا کتنا بڑا ہے فرمایا تیرے باپنے کبھی کوئی بہت بڑا
بکرا ذبح کرکے اوسکی کھال نکالکر تیری مان کو ڈول بنانے کو دیا ہی کہا ہان اے رسول خدا یہ جبت
میرا اور میرے گھر والونکا پیٹ بھر دے گی فرمایا ہان بلکہ تیرے سارے گھرانے کا بھی رواہ احمد
سلمی بنت ابی بکر نے بذیل ذکر سدرۃ المنتہی رفعاً کہا ہے کہ اوسکی ایک شاخ کے سایہ مین سوار
سو برس تک چلیگا یا ایک شاخ کے نیچے سو سوار سایہ لین گے اوسمین پتنگے ہین سونے کے
پھل ہین برابر گہڑے کے رواہ ابو یعلی والترمذی وحسنہ ابو عبیدہ کہتے تھے درخت جنت
کا لدا ہوا ہے جڑ سے شاخ تک پھل اوسکا جیسے مٹکے جب ایک پھل توڑا دوسرا اوسکی جگہہ
آموجود ہوا اوسکا پانی زمین نشیب مین نہین بہتا ہر خوشہ اوسکا بارہ گز ہوگا ابو امامہ باہلی کا لفظ
یہ ہے طوبی ایک درخت ہے جنت مین کوئی گھر نہین جسمین ایک شاخ اوسکی نہو اور کوئی عمدہ پرندہ
نہین جو اوس درخت پر نہو اور کوئی میوہ وپہل نہین جو اوسمین لگا نہو امام مالک بن انس نے
کہا ہے دنیا مین کوئی شئے مشابہ ثمار جنت کے نہین ہے مگر موز یعنی درخت کیلے کا اسلئے کہ
اللہ نے کہا ہے اکلہا دائم اور کیلا ہر موسم مین گرمی سردی مین ملتا ہے بعض روایات
مین آیا ہے کہ دبّا، وبطیخ منجملہ ثمار جنت کے ہین انجیر گویا جنت سے اوترا ہے کیونکہ اسمین گٹھلی
نہین ہوتی ہے اور جنت کے سب پہل اسیطرح کے ہونگے مجاہد نے کہا زمین جنت کی چاندی ہے
خاک اوسکی مشک ہے جڑین درختونکی زر وسیم ہین شاخین اونکی موتی وزبرجد ویاقوت

وسیم ہین انکے نیچے پھل ہین جسنے کہڑے ہوکر کہایا اوسکو بھی کچھہ ایذا نہین اور جس نے بیٹھکر کھایا اوسکو بہی کچھہ ایذا نہین اور جس نے لیٹ کر کھایا اوسکو بہی کچھہ ایذا نہین اوسکے خوشے خوب ہی نیچے لٹکتے ہین جریر نے سلمان سے روایت کیا ہے کہ اونہون نے ایک تنکا اونگلیو نمین لیا جو نظر نہ آتا تہا پہر کہا اے جریر تو اگر جنت مین اسکے برابر خس و خاشاک چاہے تو نملیگا مین نے کہا نخل و شجر کہان گئے کہا اونکی جڑین موتی و سونا ہے اور اعلیٰ اونکا پھل ہے +

فصل ۵

جنت کے پھلون اور انواع کی گنتی اور اونکی صفتین اور وہان کے ریحان کا ذکر قال تعالےٰ وبشر الذین آمنوا وعملوا الصالحات ان لھم جنات تجری من تحتھا الانہار کلما رزقوا منھا من ثمرۃ رزقا قالوا ھذا الذی رزقنا من قبل واتوا بہ متشابھا مجاہد نے کہا وہ پہل یہان کے پہل کی مانند ہوگا ابن زید نے کہا اوسکو پہچانین گے ایک جماعت نے کہا یہ شناخت بسبب شدت مشابہت کے رنگ و مزہ مین ہوگی ورنہ وہ یہان کے میوون سے کہین بڑہکر ہوگا وہ لوگ اسی شبہۂ ظاہر کی وجہ سے یہ بات کہین گے کہ ھذا ھو ابو عبیدہ نے کہا جب کوئی پھل توڑینگے اوسکی جگہہ دوسرا موجود ہوجائیگا حسن و قتادہ و ابن جریج نے کہا وہ سارے پھل خیار و جید ہونگے اونمین کوئی ارذل وردی نہوگا اس بنیاد پر مراد مشابہت سے توافق و تماثل ہے ابن مسعود و ابن عباس اور چند صحابہ نے کہا ہے کہ رنگ و صورت مین مشابہ یکدیگر ہونگے لکن مزا جدا ہوگا مجاہد نے کہا لون مین متشابہ اور طعم مین مختلف ہونگے یہی قول ربیع بن انس کا ہے یحیی بن کثیر کہتے ہین گھاس جنت کی زعفران ہوگی اور ٹیلے وہان کے مشک کے تودے لڑکے فاکہہ لئے پھرتے ہونگے جب اونکو کھائینگے تو اوسیطرح کے اور

فواکہہ لائینگے اہل جنت کہینگے ابھی تو تم یہی میوہ لائے تھے خدام کہینگے آپ نوش جان تو کرین کہ رنگ ایک ہے اور مزا دوسرا عبد الرحمن بن زید نے کہا ہے نام پہچانینگے جسطرح کہ دنیا مین پہچانتے تہے سیب کو سیب انار کو انار لیکن مزے مین مثل دنیا کے نہوگا اسی کو ابن جریر نے اختیار کیا ہے **وقال تعالیٰ** جنات عدن مفتحة لھم الابواب متکئین فیھا یدعون فیھا بفاکھة کثیرة وشراب اور فرمایا یدعون فیھا بکل فاکھة اٰمنین یہ دلیل ہے اس بات پر کہ وہ اوس فاکہہ کے انقطاع وضرر سے امن مین ہونگے اور فرمایا وتلک الجنة التی اورثتموھا بما کنتم تعملون لکم فیھا فاکھة کثیرة منھا تاکلون وفاکھة کثیرة لامقطوعة ولا ممنوعة یعنی یہ بات نہوگی کہ وہ میوہ ایک وقت مین ہے اور دوسرے وقت نہو یا جو شخص اوسکا ارادہ کرے اوسکو مانع ہو اور فرمایا فھو فی عیشة راضیة فی جنة عالیة قطوفھا دانیة قطوف جمع ہے قطف کی قطف کہتے ہین میوہ چنے کو درخت سے دانیہ سے یہ مراد ہے کہ جو شخص اوسکا لینا چاہیگا وہ اوس سے قریب ہوگا پہر جسطرح وہ چاہے پھل توڑلے براء بن عازب نے کہا لیٹے لیٹے پہل توڑلیگا اور فرمایا ودانیة علیھم ظلالھا وذللت قطوفھا تذلیلا ابن عباس نے کہا جب ارادہ لینے کا کریگا تو وہ جھک جائیگا یہانتک کہ جو چاہے لیلے بعض نے کہا قریب ہوگا جسطرح چاہے کہڑے بیٹہے لیٹے اخذ کرے گویا یہ آیت بمعنی قطوفھا دانیة ہے تذلیل کے معنی نزدیک اہل مدینہ کے سہل التناول ہین اور فرمایا فیھما من کل فاکھة زوجان یہ حال دو جنت اولیین کا ہے اور حق مین دو جنت دیگر کے ارشاد کیا ہے فیھما فاکھة ونخل ورمان نخل ورمان کا ذکر خاصة بسبب اونکے فضل وشرف کے کیا ہے جسطرح کہ حدایق نخل واعناب پر سورۂ نباء مین تنصیص کی ہے اسلئے کہ یہ دونون چیزین افضل واطیب انواع فاکہہ ہین اور نہایت شیرین

ولطیف ہوتے ہین اور فرمایا ولہم فیہا من کل الثمرات ومغفرۃ من ربھم حدیث
ثوبان مین رفعاً آیا ہے کہ آدمی جب ایک پہل توڑے گا تو دوسرا پہل اوسکی جگہہ عود کرے گا
رواہ الطبرانی حدیث ابوموسیٰ مین فرمایا ہے اللہ نے آدم کو جنت سے نیچے اوتارا اور ہر شئے
کی صنعت سکہائی اور جنت کے پہل ساتہہ کر دئے سو یہ پہل تمہارے جنت کے پہلون مین سے
ہین فقط اتنی بات ہے کہ یہ بگڑ جاتے ہین اور وہ نہین بگڑینگے رواہ عبداللہ بن احمد
سدرۃ المنتہیٰ کا بیر برابر ایک سبو کے ہوگا مسلم مین حدیث ابوالزبیر سے رفعاً آیا ہے کہ عرض
کیگئی مجہپر جنت مین نے چاہا کہ اوسکے پہلون مین سے کچہہ لون میرا ہاتہہ وہانتک نہ پہنچا جابر
کہتے ہین ہم نماز ظہر مین تھے کہ اتنے مین حضرت آگے بڑہے ہم بہی آگے بڑہے پہر حضرت نے کسی
شئے کا لینا چاہا پہر پیچہے ہٹے جب نماز پڑہ چکے ابی بن کعب نے کہا آج آپنے نماز مین ایسی بات
کی جو پہلے آپ نکرتے تہے فرمایا مجہپر جنت عرض کیگئی مینے اوسکی بہار و تازگی دیکہہ کر انگور توڑنا
چاہا تا کہ تمہارے پاس لاؤن لکن درمیان میرے اور اوسکے اوٹ ہوگئی اگر مین اوسکو پاس
تمہارے لے آتا تو جو لوگ درمیان آسمان و زمین کے ہین وہ سب اوسکو کہاتے اور کم
نہوتا رواہ ابو خیثمہ براء بن عازب کہتے ہین جنت والے جنت کا میوہ کہڑے بیٹہے لیٹے
جس حال پر چاہین گے کہائین گے رواہ سعید بن منصور لقیط بن صبرہ نے کہا ای رسول
خدا جنت کی کیا چیز دکہائی دے گی فرمایا نہرین ہین شہد ناب کی اور نہرین ہین جنکے پینے سے
نہ دردسر ہوا ور نہ ندامت اور نہرین ہین دودہ کی جنکا مزہ نہین بدلا اور پانی ہے جو بو نہین کرگیا
اور فواکہہ ہین قسم ہے تیرے رب کی جنکو تم جانتے ہو اور بہتر تر ہین اوس جیسے سے رواہ
عبداللہ بن احمد رہا ریحان سو ہر جنت کی روئیدگی خوشبودار ہوگی حسن و ابوالعالیہ نے
کہا وہ یہی ہمارا ریحان ہوگا ایک شاخ اوسکی جنت سے لائینگے اور سونگہین گے ابن عمر نے

کہا حنا سید ریحان جنت ہے بعض روایت مین آیا ہے کہ اللہ نے جب جنت کو پیدا کیا تو ریحان
سے چھپایا اور ریحان کو حنا سے لکن رفع اسکا صحیح نہین ہے **ف** بز و گوسفند کو دواب جنت
فرمایا ہے رواہ البزار ابن ماجہ کا لفظ ابن عمر سے رفعاً یہ ہے الشاۃ من دواب الجنۃ

فصل ۶

جنت کی کہیتی کا ذکر **قال تعالیٰ** وفیہا ما تشتہیہ الانفس وتلذ الاعین۔
ابو ہریرہ کہتے ہین حضرت باتین کرتے تھے ایک مرد صحرائی آپکے پاس بیٹھا تہا آپنے فرمایا ایک
شخص اہل جنت مین سے اپنے رب عزوجل سے اجازت کشتکاری کی لیگا اللہ تعالیٰ کہیگا کیا تو
اپنی خواہشات مین نہین ہے وہ کہیگا ہان لکن مین کہیتی کرنا چاہتا ہون پہر جلدی کرکے بیج ڈالیگا
وہ جلد اوگ کر برابر ہو جائیگا اوسی دم پہر اوسکو درو کرے گا وہ کہیتی برابر پہاڑون کے ڈہیر
ہو جائیگی اللہ تعالیٰ فرمائیگا دونک یا ابن آدم فانہ لا یشبعک شئی ای ابن آدم کوئی
چیز تیرا پیٹ نہین بہرتی اعرابی نے کہا ای رسول خدا مینے نہین پایا ایسا شخص مگر قرشی ہے یا
انصاری کیونکہ یہ لوگ کہیتی والے ہین اور ہم لوگ کہیتی نہین کرتے حضرت ہنس پڑے رواہ البخاری
وغیرہ یہ دلیل ہے اس بات پر کہ جنت مین کشتکاری ہوگی اور یہ بیج بہی وہین کا ہوگا زمین
کا آباد ہونا درخت و زرع سے بہتر معلوم ہوتا ہے سوا اس حدیث کے ذکر زرع کا کسی اور
حدیث مین معلوم نہین ہوتا عکرمہ نے کہا ایک آدمی جنت مین ہوگا اوسکے جی مین یہ بات آئیگی
کہ اگر مجہکو اذن ہو تو مین زراعت کرون کہ اتنے مین فرشتے اوسکے دروازے پر آموجود ہونگے
اور کہینگے سلام علیک تیرا رب تجہسے فرماتا ہے جو آرزو تو نے اپنے جی مین کی وہ مجہے معلوم
ہوئی اور ہمارے ساتھ تخم بہیجا ہے وہ کہیگا اچھا تم بوؤ بس پہاڑ کی برابر وہ تخم نکلیگا

اللہ تعالیٰ عرش کے اوپر سے فرمائیگا کل یا ابن آدم فان ابن آدم لا یشبع کہا اے بیٹے آدم کے ابن آدم کا پیٹ نہین بہرتا ✣

فصل

جنت کی نہرین اور اوسکے چشمے طرح طرح کے اور جس جگہہ وہ نہرین جاری ہونگی ✣ قرآن کریم مین کئی جگہہ یہ فرمایا ہے جنات عدن تجری من تحتہا الانہار اور ایک جگہہ کہا ہے تجری تحتہا الانہار دوسری جگہہ فرمایا ہے تجری من تحتہم الانہار یہ دلیل ہے کئی امر پر ایک یہ کہ جنت مین حقیقۃً نہرین ہونگی دوسرے یہ کہ وہ جاری ہونگی نہ ٹہیری ہوئی تیسرے یہ کہ وہ نہرین اونکے غرفون اور محلات اور باغات کے نیچے ہونگی جسطرح کہ دنیا مین معہود ہین بعض مفسرین نے یہ گمان کیا ہے کہ وہ نہرین اونکے امر و تصرف سے بہینگی جسطرح وہ چاہین گے سو یہ انکا ضعف فہم ہے اسلئے کہ وہ انہار ہر چند غیر اخدود مین جاری ہونگی لکن اونکے محلات و منازل و غرف و زیر اشجار جاری ہونگی اللہ تعالیٰ نے یہ نہین فرمایا کہ وہ زمین کے نیچے سے بہینگی بلکہ یہ خبر دی ہے کہ دنیا مین بھی نہرین لوگونکے نیچے سے بہتی ہین فرمایا الم یروا کم اہلکنا من قبلہم من قرن مکناہم فی الارض ما لم نمکن لکم وارسلنا السماء علیہم مدرارا وجعلنا الانہار تجری من تحتہم سو یہ معہود متعارف کی بنیاد پر فرمایا ہے اور فرعون کا قول نقل کیا ہے وہذہ الانہار تجری من تحتی اور فرمایا فیہما عینان نضاختان سعید نے کہا یعنی ان چشمون سے پانی اور فواکہ کا فوارہ اوڑیگا اور انس نے کہا بلکہ مسک و عنبر کا اہل جنت کے گہرون پر جسطرح کہ ترشح مینہ کا اہل دنیا کے گہرون پر ہوتا ہے براء نے کہا وہ دو چشمے جو بہین گے وہ افضل ہین ان دو

فوارون سے رواہا ابن ابی شیبۃ اور فرمایا مثل الجنۃ التی وعد المتقون فیھا انھار من ماء غیر اٰسن وانھار من لبن لم یتغیر طعمہ وانھار من خمر لذۃ للشاربین وانھار من عسل مصفی ولھم فیھا من کل الثمرات ومغفرۃ من ربھم اللہ تعالی نے چار جنسین بیان کین اور ہر جنس سے اوس آفت کی نفی کی جو دنیا مین اوسکو عارض ہوتی ہے پانی کی آفت یہ ہے کہ بہ سبب طول مکث کے سڑ جائے دودہ کی آفت یہ ہے کہ بگڑ کر مزہ اوسکا کھٹا ہو جائے اور جم جائے شراب کی آفت یہ ہے کہ مزا اوسکا مکروہ ہو منافی لذت شرب کے شہد کی آفت یہ ہے کہ صاف نہو سو یہ اللہ کی نشانیان ہین کہ ایسی اجناس کی نہرین جاری کرتا ہے جسکے جاری ہونے کی دنیا مین عادت نہین ہے اور بغیر نشیب کے چشمے بہاتا ہے اور جو آفات مانع کمال لذت کی ہین اونکو دور کر دیتا ہے جسطرح کہ خمر جنت سے ساری آفات خمر دنیا کی دور کر دیگا مثل درد سر و خمار و لغو و بکواس و بدمزگی دنیا کی شراب مین یہ پانچون چیزین ہوتی ہین غرضکہ دنیا کی خمر جماع اثم و مفتاح شر و سالب نعم جالب نقم ہے اگر کوئی برائی اوسمین نہ ہوتی مگر اسیقدر کہ یہ خمر اور جنت کی خمر جمع نہین ہوتی ہے تو اتنا ہی بس تھا جسطرح حدیث مین آیا ہے کہ جسنے شراب پی دنیا مین وہ آخرت مین شراب نہ پئیگا حالانکہ آفات یہانکی خمر کی نے گنتی ہین ایک جملہ صالحہ مذمت خمر کا اس مقام پر ابن القیم رح نے ذکر کیا ہے سو یہ ساری آفات خمر جنت سے منفی ہونگی ان انہار چہار گانہ کے اجتماع مین تامل کرنا چاہیئے کہ یہ افضل اشربہ ہین ایک نہر واسطے سیرابی و طہارت کے ہے اور دوسری واسطے قوت و غذا کے اور تیسری واسطے لذت و سرور کے اور چوتھی واسطے شفا و منفعت کے جنت کی نہرین اوپر سے نیچے کو بہکر آتی ہین اور اقصی درجات تک پہنچتی ہین **ف** نسائی مین رفعًا آیا ہے جسنے ریشم پہنا دنیا مین وہ نہ پہنے گا اوسکو آخرت مین اور جسنے شراب پی دنیا

مین وہ نہ پییگا آخرت مین اور جس نے کہایا برتن مین سونے کے وہ نہ کہائیگا اوسمین
آخرت مین پھر فرمایا کہ لباس و شراب و آوند اہل جنت یہی چیزین ہین شعرانی کہتے ہین علمانے
کہایہ حرمت اوسکے لئے ہے جسنے اسنے توبہ نہین کی ہے قبل موت کے لقولہ صلعم
من شرب الخمر فی الدنیا ثم لم یتب منہا حرمہا فی الاخرۃ رواہ مالک یہی قول
حقمین لابس حریر کے ہے اور یہی حکم اوسکا ہے جس نے آوند زر وسیم مین کھایا اور باسناد
صحیح آیا ہے کہ من لبس الحریر فی الدنیا لم یلبسہ فی الاخرۃ وان دخل الجنۃ قرطبی کہتے
ہین ھذا نص صریح فی غایۃ البیان ان لم یکن ذلک من قول الراوی بل ولو کان
من قول الراوی لانہ اعلم بمراد الشارع ومثلہ لا یقال من قبل الرأی پھر
قرطبی نے ذکر انہار جنت مین کہا ہے انہا تجری فی غیر اخدود منضبطۃ بید القدرۃ
انتہیٰ حدیث ابوہریرہ مین فرمایا ہے جنت مین سو درجے ہین جنکو اللہ نے واسطے
مجاہدین کے اپنی راہ مین طیار کر رکھا ہے درمیان دونون درجون کے اتنا فاصلہ ہے جتنا
کہ درمیان آسمان و زمین کے ہے سو تم جب اللہ سے مانگو تو فردوس مانگو کہ وہ وسط جنت
اور اعلیٰ جنت ہے اوسکی چھت رحمٰن کا عرش ہے اوسی سے نہرین جنت کی پھوٹتی ہین رواہ
البخاری وروی الترمذی نحوہ من حدیث معاذ بن جبل وعبادۃ بن الصامت
علمانے کہا ہے معنی اوسط جنت کے یہ ہین کہ فردوس وسط جنان ہے عرض مین اور معنی اعلا
جنت کے یہ ہین کہ ارتفاع مین اعلیٰ ہے قتادہ نے کہا الفردوس ربوۃ الجنۃ واوسطہا
واعلاھا وارفعہا وافضلہا بعض نے کہا الفردوس اسم لجمیع الجنان کما ان
جھنم اسم لجمیع درکات النار عبادہ کا لفظ یہ ہے کہ درمیان دونون درجون کے
فاصلہ سو برس کا ہے اور فردوس اعلیٰ درجات ہے ہر چہار نہر اوسی سے نکلی ہین اور

عرش اوسکی چھت ہے سمرہ کا لفظ رفعًا یہ ہے فردوس ٹیلہ ہے جنت کا اور اعلےٰ واوسط جنت
ہے اوسی سے نہرین جنت کی پھوٹتی ہین رواہ الطبرانی حدیث انس بن مالک مین فرمایا کہ
دکھایا گیا مجھکو سدرۃ المنتہیٰ آسمان ہفتم پر اوسکے بیر جیسے سبوے ہجر پتی جیسے کان ہتنی کے
اوسکی ساق سے دو نہرین ظاہر اور دو نہرین باطن نکلتی ہین مینے کہا اے جبریل یہ کیا ہے
کہا دو نہرین باطن کی جنت مین ہین اور دو نہرین ظاہر کی نیل و فرات ہین رواہ البخاری
دوسرا لفظ انس کا صحیح مین رفعًا یہ ہے مین جنت مین چلتا تھا کہ اتنے مین ایک نہر ملی اوسکے دونون
طرف قُبّے تھے لولو مجوف کے مین نے کہا اے جبریل یہ کیا ہے کہا کوثر ہے جو تیرے رب نے تجھکو
عطا کی ہے ایک فرشتے نے اپنا ہاتھ اوسمین مارا اوسکی مٹی مسک خالص تھی مسلم کا لفظ
انس سے یہ ہے کوثر ایک نہر ہے جنت مین جسکا وعدہ کیا ہے مجھسے میرے رب نے محمد بن عبداللہ
انصاری نے انس سے رفعًا یون روایت کیا ہے کہ مین داخل ہوا جنت مین ایک نہر دیکھی
بہتی ہوئی اوسکے دونون کنارون پر موتی کے خیمہ جات تھے مین نے اپنا ہاتھ اوسمین مارا
مسک اذفر تھا مینے کہا یہ کسکی نہر ہے ای جبرئیل کہا یہ کوثر ہے جو تجھکو تیرے رب نے عطا کی
ہے ابن عمر کا لفظ رفعًا یہ ہے کوثر ایک نہر ہے جنت مین دونون کنارے اوسکے سونے کے
ہین وہ دُر و یاقوت پر بہتی ہے خاک اوسکی مشک ہے اور پانی اوسکا شہد سے زیادہ شیرین
اور برف سے زیادہ سفید رواہ الترمذی وصححہ مجاہد نے کہا کوثر خیر کثیر ہے انس نے
کہا نہر ہے جنت مین عائشہ نے کہا جو شخص دونون اُنگلیان اپنے دونون کانون مین
کرتا ہے وہ اوس نہر کی آواز سُنتا ہے یعنی اوسکی آواز مشابہ اس گڑگڑاہٹ کے ہوتی
ہے جو کانون کو بند کرنے سے سُنائی دیتی ہے حکیم بن معاویہ کا لفظ رفعًا یہ ہے جنت مین
ایک دریا پانی کا اور ایک دریا شہد کا اور ایک دریا دودہ کا اور ایک دریا شراب کا ہے

پھر اونمین سے یہ چار نہرین پھوٹتی ہین رواہ الترمذی وصححہ ابو ہریرہ کا لفظ رفعاً
یون ہے جسکو یہ بات خوش کرے کہ اللہ اوسکو خمر آخرت پلائے تو وہ خمر دنیا کو ترک کردے
اور جسکو یہ بات خوش آئے کہ اللہ اوسکو حریر جنت پہنائے تو وہ حریر دنیا کا پہنا چھوڑ دے
جنت کی نہرین مسک کے ٹیلون یا پہاڑون کے نیچے سے پھوٹتی ہین اگر ادنی زیور اہل جنت
کا برابر زیور اہل دنیا کے کیا جائے تو جو زیور اللہ تعالی آخرت مین پہنائیگا وہ ساری دنیا
کے زیور سے بڑہکر اور بہتر ہوگا عبد اللہ نے کہا انفجار انہار جنت کا کوہ مسک سے ہے عبد اللہ
بن قیس رفعاً کہتے ہین یہ نہرین جنت مین سے اوبلکر ایک حوض مین گرتی ہین پھر وہان سے
نہر بنکر بہتی ہین رواہ ابن مردویہ یعنی ان نہرون کی چادر چلتی ہے جسکو آبشار کہتے ہین
انس بن مالک نے کہا ہے مین گمان کرتا ہون کہ تمکو یہ گمان ہے کہ جنت کی نہرین زمین نشیب مین
ہین لا واللہ وہ تو روے زمین پر سیر کرتے ہین اوسکے کنارے موتی ہین دوسرا کنارہ یاقوت
ہے مٹی مشک خالص ہے رواہ ابن ابی الدنیا موقوفا ورواہ ابن مردویہ عن انس
مرفوعا ھکذا انس نے یہ آیت پڑہی انا اعطیناک الکوثر پھر کہا حضرت نے فرمایا ہے
مجھے کوثر دیگئی ہے وہ ایک نہر ہے بہتی ہوئی اور منشق نہین ہوئی ہے اوسکے کنارون پر موتی
کے قبے ہین مینے اپنا ہاتھ اوسکی تربت مین مارا مسک اذفر تہا اوسکے سنگریزے موتی تھے رواہ
ابو خیثمۃ معاویہ بن قرہ نے کہا اذفر وہ ہے جسمین خلط نہو یعنی خالص ہو مسروق نے کہا
وماء مسکوب یعنی نہرین ہین جاری زمین غیر نشیب مین اور نخل ہین جڑ سے اوپر تک
لدے ہوئے حدیث مین آیا ہے انہار الجنۃ تخرج من تحت تلال او جبال المسک ذکرہ
القرطبی ترمذی کا لفظ یہ ہے کہ جنت مین دریا ہے پانی کا اور شہد کا اور شراب کا اور دودہ کا
پھر انسے نہرین نکلتی ہین یعنی ندیان بہتی ہین کعب احبار کہتے تھے نہر دجلہ نہر آب جنت ہے اور

نہر فرات نہر نیل اور نہر مصر نہر خمر اور نہر سیحان نہر عسل اور یہ چارون نہرین نہر کوثر سے نکلی ہین حدیث ابوہریرہ
مین فرمایا ہے سیحان و جیحان و فرات و نیل یہ سب نہرین ہین جنت کی رواہ مسلم ابن عباس کا لفظ رفعاً
یہ ہے اللہ نے جنت سے پانچ نہرین نازل کین سیحون یہ نہر ہند ہے جیحون یہ نہر بلخ ہے دجلہ و فرات
یہ دونون نہر عراق ہین نیل یہ نہر مصر ہے اللہ نے انکو ایک چشمے سے جنت کے اوتارا ہے
اسفل درجے سے درجات جنت کے دو پرون پر جبریل علیہ السلام کے پہر اونکو پہاڑون مین رکھدیا
اور زمین پر جاری کیا اور اونمین لوگون کے لئے اصناف معاش کے منافع رکھے فذلک **قولہ**
تعالیٰ وانزلنا من السماء ماء بقدر فاسکناہ فی الارض وانا علیٰ ذہاب بہٖ
لقادرون جب یاجوج ماجوج برآمد ہونگے اللہ تعالیٰ جبریل کو بہیجیگا وہ زمین سے قرآن اور سارا
علم اور حجر اسود و مقام ابراہیم و تابوت موسیٰ کو مع اوس چیز کے جو اندر اوسکے ہے اور ان
پانچون نہرون کو طرف آسمان کے اوٹھا لیجائین گے فذلک قولہ وانا علی ذہاب بہٖ
لقادرون سو جب یہ چیزین زمین سے اوٹھہ جائینگی تو زمین والے ساری خیر دنیا و آخرت
سے محروم رہجائین گے رواہ عثمان بن سعید الدارمی اسکو احمد بن عدی نے بھی ترجمۂ
مسلمہ بن علی مین مع دیگر احادیث کے روایت کیا ہے اور کہا ہے کہ عامۂ احادیث مسلمہ کے
محفوظ نہین ہین بالجملہ یہ راوی ضعیف ہے مسعودی نے کہا ہے کہ ایک بار فرات کا پانی
بڑہگیا زمانۂ ابن مسعود مین لوگون کو برا معلوم ہوا ابن مسعود نے کہا تم اسکو برا سمجہا تو قریب ہے
کہ ایک زمانہ ایسا آئیگا کہ لوگ ایک طشت پانی کا اس سے نہ بہر سکینگے یہ اوس وقت ہوگا کہ
ہر پانی طرف اپنے عنصر کے رجوع کریگا اور فقط شام مین پانی اور چشمے باقی رہجائینگے ابن وہب
نے ابن عباس سے نقل کیا ہے کہ جنت مین ایک نہر ہے اوسکو بیذخ کہتے ہین اوسپر قبے ہین
یاقوت کے اوسکے نیچے نوجوان لڑکیاں ہین اہل جنت کہینگے ہمارے ساتھہ بیذخ پر چلو وہان

پہنچکر اون جواری کو تلاش کرینگے جب کسی شخص کو کوئی جاریہ پسند آئیگی وہ اوسکے ہاتھہ کو چھوئیگا
وہ جاریہ اوسکے ساتھہ ہو جائیگی زہے چشمے سو اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے ان المتقین فی
جنات وعیون اور فرمایا ان الابرار یشربون من کاس کان مزاجھا کافورا عینا
یشرب بہا عباد اللہ یفجرونہا تفجیرا بعض سلف نے کہا ہے کہ اونکے ساتھہ سونے
کی شاخین ہونگی جدہر وہ جھکینگے اودہر وہ بھی مائل ہونگی حرف بار اسجگہہ بمعنی من ہی یعنی
یشرب منہا اور بعض نے کہا یُروی بہا یہ اصح والطف وابلغ ہے یا بار واسطے ظرفیت کے
ہے اور عین نام ہے جگہہ کا اور فرمایا ویسقون فیہا کاسا کان مزاجہا زنجبیلا عینا
فیہا تسمی سلسبیلا اللہ نے خبر دی اوس چشمے کی جس سے خالص مقربین پیینگے
اور ابرار کی شراب ممزوج ہوگی اسلئے کہ اونہون نے سارے اعمال مین اخلاص کیا تہا لہذا اونکی
شراب بھی خالص ٹہیری اور انہون نے آمیزش کی تھی اسلئے انکی شراب ممزوج ٹہیری اسکی
نظیر یہ آیت ہے یسقون من رحیق ختامہ مسک ومزاجہ من تسنیم عینا یشرب
بہا المقربون اللہ نے خبر دی کہ یہ شراب دو چیزون سے ممزوج ہوگی کافور و زنجبیل[۱]
کافور مین ٹہنڈک اور بوے خوش ہوتی ہے اور زنجبیل مین گرمی اور طیب رائحہ ہوتا ہے ان
دونون کے اجتماع سے کہ ایک کے بعد دوسری نوشجان کیجائیگی ایک حالت اکمل اور اطیب
والذ حادث ہوگی جو تنہا ایک کے پینے مین حاصل نہوتی ایک شراب کی کیفیت دوسری شراب
کی کیفیت سے ملکر اعتدال پیدا کرے گی اوّل سورت مین ذکر کافور کا اور آخر سورت مین
ذکر زنجبیل کا فرمایا یہ نہایت لطیف موقع ہے کہ پہلے اونکی شراب مین کافور ملائے پہر بعد اوسکے
زنجبیل اسنے اوسکے مزاج کو معتدل کر دیا ظاہر یہ ہے کہ دوسرا کاس غیر کاس اوّل ہوگا اور
وہ دو نوع کی شراب لذیذ ہوگی ایک آمیختہ کافور دوسری آمیختہ زنجبیل اللہ نے خبر دی

[۱] یعنی سونٹھہ

فرح شراب کے ساتھہ کافور کی جو کہ بارد ہوتی ہے یہ برد مقابلہ مین اوس حرارت جوف وایثار
صبر و وفاء جملہ واجبات کے ہے جو دنیا مین اونکو لاحق حال تھی ولہذا فرمایا ہے وجزاھم
بما صبروا جنۃ وحریرا صبر مین ایک طرح کی خشونت اور روکنا نفس کا شہوات سے ہوتا ہے
اسکا مقتضا یہی ہے کہ جزاء صبر مین سعت جنت ونعومت حریر ہو جو کہ مقابلہ مین اوس حبس
وخشونت کے ہو سکے اسجگہہ اونکے لئے نضرت وسرور کو جمع کردیا یہ اجمال ہے اونکے بواطن کا
جسطرح کہ دنیا مین اُنہون نے اپنے ظواہر کو شرائع اسلام سے اور بواطن کو حقائق ایمان سے
جمیل کیا تہا اِسکی نظیر آخر سورت مین یہ آیت ہے عالیہم ثیاب سندس خضر واستبرق
وحلوا اساور من فضۃ یہ زینت ظاہر ہے پہر فرمایا وسقاھم ربھم شرابا طہورا
یہ زینت باطن ہے ہر اذی ونقص سے پاک وصاف اُسکی نظیر وہ بات ہے جو اللہ نے انکے
باپ آدم سے کہی تھی ان لک ان لا تجوع فیہا ولا تعری وانک لا تظمأ فیہا ولا
تضحی یہ ضمانت ہے اسبات کی کہ اونکو ذل باطن گرسنگی کا اور ذل ظاہر برہنگی کا نہ
پہنچیگا اور نہ حر باطن تشنگی کا اور نہ حر ظاہر دہوپ کا ستائیگا اُسکی نظیر وہ نعمتین ہین
جنکو اپنے بندون پر شمار کیا ہے کہ اونپر لباس اوتارا جس سے وہ اپنے عیب کو ڈہانپین اور
ظاہر کو آراستہ کرین اور ایک دوسرا لباس بخشا جس سے اپنے بواطن کو زیبائش دین
وہ لباس تقویٰ کا ہے اور اس لباس کو خیر اللباسین ٹھیرایا اُسی کے قریب یہ خبر ہے کہ آسمان
کو تارون سے زینت دی اور ہر شیطان سرکش سے اوسکو محفوظ رکھا سو ظاہر آسمان نجوم سے
مزین ہے اور باطن حراست سے اسی کے نزدیک یہ بات ہے کہ جو شخص ارادہ حج کا کرے وہ زاد ظاہر لئے
پہر فرمایا کہ بہتر زاد توشۂ باطن ہے یعنی تقویٰ اسی کے قریب قول زنان عزیز کا ہے نسبت
یوسف علیہ السّلام کے فذلکن الذی لمتننی فیہ زلیخا نے اون عورتونکو یوسف کا حسن

وجمال دکھلایا پھر کہا ولقد راودتہ عن نفسہ فاستعصم سو خبر دی اونکو جمال
باطن یوسف اور زینت ظاہر عفت کی وھذا کثیر فی القرآن لمن تأملہ ٭

فصل

جنت والون کے کھانے پینے اور صرف کا ذکر اللہ تعالی نے فرمایا ان المتقین فی
ظلال وعیون وفواکہ مما یشتھون کلوا واشربوا ھنیئاً بما کنتم تعملون اور
فرمایا فاما من اوتی کتابہ بیمینہ فیقول ھاؤم اقرؤا کتابیہ انی ظننت انی ملاق
حسابیہ فھو فی عیشۃ راضیۃ فی جنۃ عالیۃ قطوفھا دانیۃ کلوا واشربوا
ھنیئاً بما اسلفتم فی الایام الخالیۃ اور فرمایا وتلک الجنۃ التی اورثتموھا بما کنتم
تعملون لکم فیھا فاکھۃ کثیرۃ منھا تاکلون اور فرمایا مثل الجنۃ التی وعد المتقون
تجری من تحتھا الانہار اکلھا دائم وظلھا اور فرمایا وامددناھم بفاکھۃ
ولحم مما یشتھون یتنازعون فیھا کاسا لا لغو فیھا ولا تاثیم اور فرمایا یسقون
من رحیق مختوم ختامہ مسک وفی ذلک فلیتنافس المتنافسون حدیث جابر
مین فرمایا ہے جنت والے کھائین گے پیین گے آب بینی وبول وبراز نکرینگے یہ طعام اونکا
ڈکار ہوگا جیسے مشک کی خوشبو اونکو تسبیح وتکبیر کا الہام ہوگا جسطرح کہ سانس کا الہام ہوگا۔
رواہ مسلم دوسرا لفظ یہ ہے کہا طعام کا کیا حال ہوگا فرمایا جشاء ورشح ہے مثل رشح مشک
کے اونکو تسبیح وحمد کا الہام ہوگا زید بن ارقم کہتے ہین ایک مرد اہل کتاب مین سے آیا کہا اے
ابوالقاسم تمکو یہ اعتقاد ہے کہ اہل جنت کھائین گے پیین گے کہا ہان قسم ہے اوسکی جسکے
ہاتھہ مین ہے جان میری اونمین ایک شخص کو سو مرد کی قوت دیجائیگی اکل وشرب وجماع وشہوت

مین کہا جو شخص کھاتا پیتا ہے اوسکو حاجت ہوتی ہے جنت مین کولی ایذا نہوگی فرمایا اونکی حاجت
پسینا ہوگی جو اونکی کھال سے مثل رشح مسک کے بہ جائیگا پھر پیٹ لگ جائیگا رواہ احمد
والنسائی بسند صحیح علی شرط الصحیح والحاکم بنحوہ ابن مسعود رفعاً کہتے ہین تو نظر کریگا
طرف پرندہ کے جنت مین پھر تیرا جی اوسکو چاہیگا وہ تیرے سامنے بریان ہوکر گر پڑیگا رواہ الحسن
بن عرفہ یہ حدیث ابو سعید خدری کی گزر چکی ہے کہ زمین دن قیامت کے ایک روٹی ہوگی
جسکو جبار اپنے ہاتھ سے طیار کریگا یہ مہمانی ہے اہل جنت کی حذیفہ مرفوعاً کہتے ہین جنت
مین پرندے ہونگے جیسے شتر بختی ابو بکر نے کہا اے رسول خدا وہ بہت عمدہ ہونگے فرمایا اونسے زیادہ
عمدہ وہ لوگ ہونگے جو اونکو کھاوینگے رواہ الحاکم قتادہ نے مثل اسکے تفسیر آیۂ ولحم طیر مما
یشتہون مین کہا ہے مگر دوسرے لفظ سے ابن عمرو نے کریمۂ یطاف علیہم بصحاف من
ذہب مین کہا ہے ستر رکابیان ہونگی ہر رکابی مین ایک نئی طرحکا طعام ہوگا جو دوسری کابی
مین نہوگا انس بن مالک نے ذکر کوثر مین رفعاً کہا ہے وہان پرندہ ہین جنکی گردنین اونٹ کی طرح
ہین عمر نے کہا وہ ناعم ہین حضرت نے فرمایا کھانیوالے اونکے اور بھی زیادہ ناعم ہونگے رواہ
الدرآوردی دوسری روایت مین بجاے عمر ابو بکر کا نام لیا ہے ابن عباس نے وکاس من
معین مین کہا ہے کہ اوس خمر مین نہ خمار ہوگا اور نہ زوال عقل کاس دہاق سے مراد ساغر
لبریز ہے رحیق مختوم وہ ہے جسپر مشک کی مُہر لگی ہوئی ہے ابن مسعود نے کہا ختامہ مسک یعنی
وہ ساغر مخلوط بمسک ہوگا نہ یہ کہ اوسپر مُہر لگی ہو یعنی لفظ ختام اسجگہہ ماخوذ خاتمہ سے ہے کہ آخر
مین خلط مسک کا ہوگا نہ خاتم سے یہی قول ہے علقمہ و مسروق کا یعنی انجام شرب مین ذائقہ
مسک کا آئیگا مجاہد نے کہا اوسکی بو مسک کی ہوگی مراد دُردی ہے جو برتن کی تہ مین
رہجاتی ہے ابو الدرداء نے کہا ختامہ مسک شراب سفید ہے جیسے چاندی اوسکو سب

تلچھٹ یعنی

شرابون سے پیچھے ہیین گے اگر کوئی مرد اہل دنیا مین سے اپنا ہاتھہ اوسمین ڈالکر نکالے تو کوئی جاندار باقی نرہے لکن اوسکی خوشبو پائے رواہ الحاکم مزاجہ من تسنیم مین عبد اللہ نے کہا ہے اوسکو اصحاب یمین کے لئے ممزوج کرینگے اور مقربین خالص بلا مزج پیین گے اسیطرح ابن عباس نے کہا ہے کہ جو مقربین ہیے گھٹ کر ہین اونکے لئے ممزوج کیجائیگی عطا نے کہا تسنیم نام ہے ایک چشمے کا جسکو خمر مین ملاتے ہین ایک گروہ نے کہا سلسبیل ایک جملہ مرکب ہے فعل و مفعول ہے یعنی سل سبیلا الیہ سویہ قول کچہہ چیز نہین ہے بلکہ سلسبیل ایک کلمۂ مفرد ہے اور نام ہے ایک چشمے کا باعتبار صفت کے اور گوشت ایک حرف کن سے بریان ہو جائیگا اور بعض نے کہا ہے خارج جنت بھونا جائیگا وہان سے طیار کرکے یہان لائینگے اور صواب یہہ ہے کہ جنت ہی کے اندر اون اسباب سے جو عزیز علیم نے واسطے نضج و صلاح کے مقدر کیئے ہین بریان ہو جائیگا جسطرح کہ اسباب پختگی میوہ کے اور کھانے کے مہیّا فرمائے ہین اور اگر وہان کوئی آتش صالح غیر فاسد ہو تو کوئی اس سے بھی مانع نہین ہے کیونکہ حدیث مین آیا ہے کہ مجامر اونکے الوّہ ہونگے مجمر اوس بخور کو کہتے ہین جسکو آگ سے سلگاتے ہین تاکہ خوشبو اوسکی اوڑے +

فصل ۹

جنت کے برتن جنمین کھائین پیین گے کس جنس و صفت کے ہونگے + اللہ تعالیٰ نے فرمایا یطاف علیھم بصحاف من ذھب واکواب کلبی نے کہا مراد صحاف سے قصاع ہین یعنی رکابیان فراء نے کہا کوزے ہین گول سر کے جنکے کان نہین آبو عبیدہ نے کہا مراد اکواب سے ابریق ہین جنکی خرطوم نہو یعنی لوٹے بے ٹونٹی کے جنت کے ابریق چاندی کے ہونگے اور صفا مین مثل شیشے کے اونکے ظاہر سے جو اونکے باطن مین ہے نظر آئیگا اور فرمایا یطاف علیھم

بآنیة من فضة واکواب کانت قواریر قواریر من فضة قدروها تقدیرا قواریر
سے مراد زجاج ہے یعنی آبگینہ اللہ تعالیٰ نے ان برتنون کا مادّہ بتایا کہ وہ اصل مین چاندی کے
ہونگے اور صفائی و شفافی مین مثل شیشے کے اور یہ احسن و اعجب اشیاء ہے کہ سفیدی تو سیم
کی سی ہو اور جلا شیشے کی سی یہی قول ہے مجاہد و قتادہ و مقاتل و کلبی و شعبی کا ابن قتیبہ نے کہا
جنت مین جتنی آلات و سریر و فرش و اکواب ہین وہ مخالف دنیا اور صنعت عباد کے ہین جسطرح
کہ ابن عباس نے کہا لیس فی الدنیا شئی مما فی الجنة الا الاسماء اور سیرابی کے اندازہ
پر بنائے گئے ہین نہ زیادہ نہ کم یہ لذت شرب مین ابلغ تر ہین اسلیئے کہ اگر کم ہون مقدار سیرابی
سے تو التذاذ مین نقصان ہو اور اگر زیادہ تو باقی سے ملالت و سآمت حاصل ہو یہی قول
ہے ایک جماعت مفسرین کا اسکے سوا اور بھی اقوال ہین لکن جمہور کا قول احسن و ابلغ ہے کاس اوس
پیالہ کو کہتے ہین جسمین پانی وغیرہ ہو قالہ ابو عبیدة مفسرین نے کہا ہے کہ کاس ساغر شراب کو
کہتے ہین یہی قول ہے عطا و کلبی و مقاتل کا ضحاک نے کہا قرآن مین جسجگہہ کاس آیا ہے مراد
اوس سے خمر ہے ان لوگون نے نظر طرف معنی کے فرمائی کیونکہ مقصود وہ چیز ہے جو اندر ساغر کے
ہے نہ خود ساغر بعض اسماء نام حال و محل دونون کے ہوتے ہین جیسے نہر و کاس و قریہ صراح مین
کہا ہے کاس جام با شراب صحیحین مین ابو موسی اشعری سے رفعاً آیا ہے کہ دو جنتین سونے کی
ہین اونکے برتن اور جو کچھہ اونمین ہے وہ سب سونے کا ہے اور دو جنتین چاندی کی ہین اونکے
برتن اور جو کچھہ اونمین ہے سب چاندی کا ہے ابو ہریرہ کا لفظ رفعاً یہ ہے کہ اونکی کنگھیان سونے
کی اور پسینا مسک ہے اور انگیٹھیان الوہ کی رواہ الشیخان ابو حذیفہ نے رفعاً کہا ہے تم
نہ پیو سونے چاندی کے برتن مین اور نہ کھاؤ اونکی رکابیون مین کہ یہ واسطے اونکے دنیا مین ہین
اور تمہارے لئے آخرت مین رواہ الشیخان انس کا لفظ یہ ہے حضرت کو خواب خوش آتا تھا

ایک عورت نے آکر کہا مین نے دیکھا کہ گویا مجھکو مدینہ سے باہر لیجاکر جنت مین داخل کیا مین نے
ایک آواز سُنی جس سے جنت گونج اوٹھی دیکھا تو فلان و فلان و فلان ہین بارہ شخصون کا نام لیا
جنکو حضرت نے بطور ایک لشکر مُخبر و کے قبل اسکے بہیجا تھا اونپر کپڑے ہین پرانے اونکی رگین بہتی
ہین کہا انکو نہر بیذخ مین لیجاؤ اوس نہر مین اونکو غوطہ دیا پھر جو وہ نکلے تو اونکے چہرے مثل
چودھوین رات کے چاند کے تھے اونکے پاس طباق سونے کے جنہین خوشے خرما کے تھے لائے گئے
اونہون نے جتنا چاہا کھایا جس رخ سے پھیر کر کھانا چاہا فاکہہ تھا مین نے بھی اونکے ساتھ
کھایا آتنے مین اوس لشکر سے ایک بشیر آیا اور کہا فلان و فلان و فلان مارے گئے یہانتک کہ
بارہ شخصون کا نام لیا حضرت نے اوس عورت کو بلاکر فرمایا تو اپنی خواب کو بیان کر اوسنے بیان
کی اور کہنے لگی کہ فلان فلان کو لائے **کما قال** رواہ ابو یعلی و رواہ احمد بنحوہ و
اسنادہ علی شرط مسلم معلوم ہوا کہ شہدای فی سبیل اللہ کو بمجرد شہادت کے جنت مین رزق ملتا ہے

فصل ۱۰

جنت والون کا لباس و زیور و مندیل و فرش و بساط و وسادہ و نہالچہ و گدیلہ کیسا ہوگا ✢
اللہ تعالی نے فرمایا ان المتقین فی مقام امین فی جنات و عیون یلبسون من سندس
واستبرق متقابلین اور فرمایا ان الذین اٰمنوا و عملوا الصّالحات انا لا نضیع اجر
من احسن عملا اولئك لھم جنات عدن تجری من تحتھم الانھار یحلون فیھا
من اساور من ذھب و یلبسون ثیابا خضرا من سندس و استبرق متکئین
فیھا علی الارائك ایک جماعت مفسرین نے کہا ہے کہ سندس دیبا کے باریک کو کہتے ہین اور
استبرق موٹے کو اور ون نے کہا مراد اس سے ابریشم ہے زجاج نے کہا یہ دو نوع ہین حریر کی

اور احسن الوان رنگ سبز ہے اور احسن ملابس حریر سو اونکے لئے دونون امر جمع کئے گئے حسن منظر
لباس اور التذاذ عین اوس لباس سے اور نرمی جامے کی اور لذت جسم کی **قال تعالیٰ**
ولباسهم فیها حریر ایک جماعت سلف و خلف نے کہا یہ عام مخصوص ہے جسطرح صحیح مین
آیا ہے کہ جسنے دنیا مین حریر پہنا وہ آخرت مین نہ پہنے گا جمہور نے کہا یہ فعل مقتضی اسی حکم کا ہے
اور کبھی کسی مانع سے متخلف ہوجاتا ہے نص و اجماع دلیل ہے اس بات پر کہ توبہ مانع ہے لحوق سے
اس وعید کے اسیطرح اگر حسنات ماحیہ و مصائب مکفرہ و دعاء مسلمین اور شفاعت شافعین باذن
رب العالمین و شفاعت ارحم الراحمین آلگتی ہے تو بھی لحوق سے وعید مذکور کے مانع ہوتی ہے
اور محتمل ہے کہ اساور یعنی کنگن بعض سونے کے ہون اور بعض موتیون کے یا مرکب دونون سے
واللہ اعلم کعب نے کہا اللہ کا ایک فرشتہ ہے جسدن سے وہ پیدا ہوا ہے وہ اہل جنت کا
زیور بنایا کرتا ہے یہانتک کہ قیامت قائم ہو اگر ایک قلب یعنی دست برنجن مراد کنگن ہی زیور
اہل جنت مین سے نکالا جاے تو سورج کی چمک جاتی رہے اب تم بعد اسکے حال زیور اہل جنت کا
نہ پوچھو رواہ ابن ابی الدنیا حسن نے کہا جنت مین مردون پر زیور عورتون سے بھی زیادہ کھلیگا
حدیث سعد بن ابی وقاص مین فرمایا ہے اگر ایک آدمی اہل جنت مین سے جھانکے اور اوسکا کنگن
ظاہر ہو تو چمک سورج کی مٹ جاے جسطرح کہ سورج تارون کی چمک کو کھو دیتا ہے رواہ احمد
بن منیع ابو امامہ کہتے ہین حضرت نے اہل جنت کے زیور کا ذکر کیا فرمایا مستور ہین زر و سیم مین
مکلل ہین جواہر سے اونکے سرون پر تاج ہونگے دُر و یاقوت کے جڑاؤ جیسے پادشاہون کے
تاج وہ جوان عمر بے ریش سرگین چشم ہونگے رواہ ابن وهب حدیث ابو ہریرہ مین فرمایا ہی
پہنچیگا زیور مومن کا وہانتک کہ آب وضو پہنچتا ہے رواہ الشیخان مسلم کا لفظ ابو ہریرہ سے
رفعاً یون ہے جو داخل ہوا جنت مین چین کرے گا کبھی رنجیدہ نہوگا اوسکے کپڑے پُرانے نہ پڑینگے

اوسکی جوانی فنا نہوگی جنت مین وہ چیز ہے جو نہ کسی آنکھہ نے دیکھی نہ کان نے سُنی نہ دل پر خطرہ
ہوا ظاہر یہ ہے کہ لباس معین کو کہنگی نہ لگے گی یا مراد جنس جامہ ہے بلکہ ہمیشہ جامہائے تازہ بتازہ
نو بنو پہنتے رہین گے جسطرح کہ اونکا اکل منقطع نہوگا بلکہ ہر ماکول کے بعد دوسرا ماکول اوسکا خلیفہ ہوگا
واللہ اعلم حدیث مرفوع ابن عمرو مین آیا ہے کہ ایک اعرابی نے کہڑے ہوکر کہا مجھے اہل جنت کے
کپڑون کی خبر دو کہ وہ پرانے ہونگے یا بُنے جائینگے بعض لوگ ہنسے حضرت نے فرمایا تم ایک
جاہل کی بات پر ہنستے ہو جو کہ عالم سے سوال کرتا ہے پھر حضرت نے ایکدم سکوت کیا پہر کہا
سائل کہان ہے اوسنے کہا یہ ہون اے رسول خدا فرمایا جنت کے پہل پہٹ کر اونمین سے
وہ کپڑے نکلین گے تین بار اسیطرح کہا رواہ احمد عبداللہ رفعًا کہتے ہین پہلا زمرہ جو جنت مین جائیگا
اونکے مُنہہ ماہ نیم ماہ کی طرح پر ہونگے دوسرے زمرہ کا رنگ روپ خوب چمکتے تارے کی طرح
آسمان پر ہوگا ہر ایک کی دو زوجہ ہونگی حور عین مین سے ہر زوجہ پر ستّر حلّے ہونگے اونکی پنڈلی کا
مغز گوشت کے پیچھے سے نظر آئیگا وہ گوشت و حُلّے اسطرح پر ہونگے جیسے سرخ شراب سفید
کانچ مین نظر آتی ہے رواہ الطبرانی وھذا اسناد علیٰ شرط الصحیح امام احمد کا لفظ
ابو ہریرہ سے رفعًا یہ ہے برابر ایک تازیانہ کے جگہہ ایک تمہاری کی جنت مین بہتر ہے
ساری دنیا سے اور مثل دنیا کے ہمراہ اوسکے ہے اور البتہ برابر ایک کمان تمہاری کے بہتر ہے
دنیا سے ومثلہا معہا اور اوڑہنی ایک عورت کی جنت مین بہتر ہو دنیا سے ومثلہا معہا
ابن وہب ابو سعید خدری سے رفعًا راوی ہین کہ آدمی جنت مین ستّر برس تک تکیہ لگائے رہیگا
قبل اسکے کہ پہلو بدلے پہر اوسکے پاس ایک عورت آکر اوسکے دوش پر ہاتہہ ماریگی یہ اوسکے چہرے
کو اوسکے رخسار مین صاف تر آئینہ سے دیکھیگا اَدنیٰ موتی جو اوسکے بدن پر ہوگا وہ مشرق
و مغرب کے درمیان کو چمکا دیگا وہ اسکو سلام کرے گی یہ اوسکو جواب دیگا اور کہیگا تو کون ہے

وہ کہیگی مین مزید ہون اوس عورت پر ستّر کپڑے ہونگے ادنیٰ اونکا مثل گل لالہ کے ہوگا
یہ کپڑا درخت طوبیٰ کا ہوگا یہ غور سے اوسمین نظر کرے گا یہانتک کہ گودا اوسکی ہنڈلی کا اُن
کپڑون کے نیچے سے دیکھیگا اوسکے سر پر تاج ہونگے ادنیٰ موتی اون تاجونکا مابین مشرق و مغرب
کو روشن کردیگا ترمذی نے منجملہ اس حدیث کے ذکر تاج و لولوء کا کیا ہے حدیث ابوامامہ مین
فرمایا ہے تم مین سے جو کوئی جنت مین داخل ہوگا اوسکو پاس طوبیٰ کے لیجائینگے تاکہ اوسکے
شگوفے کہلجائین وہ اونمین سے چاہے سفید لباس لے چاہے سُرخ چاہے سبز چاہے زرد
چاہے سیاہ جیسے شقائق النعمان یعنی گل لالہ اور اس سے بھی زیادہ باریک و بہتر رواہ ابن
ابی الدنیا ابن عباس سے کہا تہا جنت کے حُلّے کیسے ہونگے کہا جنت مین ایک درخت ہے
اوسکا پہل ایسا ہے جیسے کہ انار جب کوئی اللہ کا دوست ارادہ کسوت کا کرے گا اوسکی شاخ
طرف اوسکی جُہک کر پہٹ جائیگی ستّر حلے رنگارنگ نکل پڑینگے پہر وہ شاخ بدستور منطبق ہوکر
اپنی جگہہ پر چلی جائے گی جیسے کہ پہلے تہی ابوسعید کہتے ہین ایک شخص نے حضرت سے کہا طوبیٰ
کیا ہے فرمایا ایک شجر ہے جنت مین سو برس کی راہ تک جنت والون کے کپڑے اوسی کے شگوفون
سے برآمد ہونگے ابوہریرہ نے کہا مومن کا گہر جنت مین ایک موتی کا ہوگا اوسمین درخت ہے
جو کہ حُلّے اُگاتا ہے آدمی اپنی اُنگلی اوٹھائیگا اور سبّابہ و ابہام سے اشارہ کیا ستّر حُلّے
لولوء و مرجان کے کمربند لگے ہوئے پائے گا کعب نے کہا اگر ایک کپڑا اہل جنت کے کپڑون
مین سے آج دنیا مین پہنا جاے تو جو اوسکو دیکہے بیہوش ہوجائے نظر اوسکو نہ اوٹھا سکے
یہ آثار ابن ابی الدنیا نے روایت کئے ہین صحیحین مین انس بن مالک سے آیا ہے کہ اکیدر
رومہ نے حضرت کو ایک جُبّہ سندس کا بہیجا تہا لوگ اوسکی خوبی سے متعجب ہوئے فرمایا مندیلین
سعد کی جنت مین اس سے بہی کہین زیادہ تر بہتر ہین شیخین کا لفظ براء سے یہ ہے حضرت

کے پاس ایک کپڑا ریشم کا ہدیہ مین آیا لوگ اوسکی نرمی سے تعجب کرنے لگے فرمایا تم اس سے
تعجب کرتے ہو سعد بن معاذ کی مندیلین جنت مین اس سے بھی بہتر ہونگی ذکر سعد کا بالخصوص
اسلئے ہے کہ وہ انصار مین مثل صدیق کے مہاجرین مین تھے اونکی موت سے عرش ہلگیا اللہ
کی راہ مین لوم لائم اونکو نہ پکڑتے خاتمہ اونکا شہادت پر ہوا اونہون نے اللہ و رسول کی رضا کو اپنی
قوم و عشیرہ کی رضامندی پر اختیار کیا اونکا حکم موافق اللہ کے حکم کے سات آسمانون کے اوپر
ہوا اونکی موت کے دن جبریل علیہ السّلام نے نعی کی تو وہ اسی لایق ہین کہ اونکی منادیل یعنی
رومال جس سے وہ ہاتھہ پوچھین حلل ملوک سے بہتر ترہون اہل جنت کے لباس مین ایک تیجان
ہین یہ تاج اونکے سرون پر ہونگے حدیث ابو ہریرہ مین فرمایا ہے جسنے پڑہا قرآن پھر قیام کیا
ساتھہ اوسکے ساعات روز و شب مین اور حلال کیا اوسکے حلال کو اور حرام کیا اوسکے حرام کو ملائیگا
اللہ قرآن کو اوسکے گوشت و خون سے اور کردیگا اوسکو رفیق سفرۂ کرام بررہ کا اور جب دن
قیامت کا ہوگا تو قرآن اوسکی طرف سے حجت کریگا اور کہیگا ای رب ہر عامل جو دنیا مین عمل کرتا تھا
وہ اپنے عمل کو دنیا مین اخذ کرتا تھا لکن فلان کہ وہ ساعات لیل و نہار مین میرے ساتھہ
قیام کرتا تھا اور میرے حلال کو حلال اور میرے حرام کو حرام کرتا تھا تو اوسکو عطا کر اللہ تعالیٰ
اوسکو تاج بادشاہی دیگا اور حلۂ کرامت پہنائیگا پھر فرمائیگا تو راضی ہوا وہ کہیگا ای ربّ
مین راغب ہون اس سے افضلتر مین تب اللہ اوسکو ملک داہنی طرف اور خلد بائین طرف عطا کرکے
فرمائیگا اب تو راضی ہوا وہ کہیگا ہان اے ربّ رواہ البیہقی حدیث مرفوع بریدہ مین آیا ہے
تم سیکھو سورۂ بقرہ کہ اوسکا اخذ کرنا برکت ہے اور ترک کرنا حسرت بطلہ یعنی جادوگر اوسکو نہین
لے سکتے پھر ایک ساعت سکوت کرکے فرمایا سیکھو سورۂ بقرہ و آل عمران کہ وہ دونون زہراوین
ہین سایہ کرینگی اپنے صاحب پر دن قیامت کے گویا دو ابر ہین یا دو چھتری یا دو جھنڈ

ف بتیجان

پرندون کے صف باندھے ہوئے قرآن اپنے صاحب سے جبکہ قبر اوسکی پھٹ جائیگی مثل ایک مرد لاغر کے ملیگا وہ کہیگا تو مجھے پہچانتا ہے صاحب قرآن کہیگا مین تجھے نہین پہچانتا وہ کہیگا مین وہ ہون جسنے تجھکو نیمروز مین پیاسا رکھا رات کو جگایا ہر تاجر اپنی تجارت کے پیچھے ہے اور تو آج کے دن ہر تجارت کے پیچھے ہے پہر اوسکو یمینا ملک وشمالا خلد دینگے اور اوسکے سر پر ایک تاج وقار رکھینگے اور اوسکے مان باپ کو حلّہ پہنائین گے جسکے مقابلہ مین دنیا کی کچھہ ہستی نہو گی وہ کہین گے ہمکو کس سبب سے یہ حلّے پہنائے گئے کہینگے تیرے ولد نے قرآن کو اخذ کیا تھا پہر قرآن خوان سے کہینگے پڑہ اور چڑہ جنت کے زینون اور اوسکے غرفون پر وہ چڑہتا جائیگا جبتک کہ قرآن پڑہتا ہے خواہ جلد پڑہے یا دیر سے رواہ احمد ابن ماجہ کا لفظ رفعًا یہ ہے قرآن خوان جب جنت مین جائیگا تو اوس سے کہینگے اقرء واصعد بکل اٰیۃ درجۃ حتی یقرء اٰخر شئی معہ ابو داؤد کا لفظ یہ ہے قاری قرآن سے کہینگے پڑہ اور چڑہ اور ترتیل کر جسطرح کہ تو دنیا مین ترتیل کرتا تھا تیرا درجہ نزدیک آخر آیت کے ہے جسکو تو پڑہیگا ایک روایت مین آیا ہے کہ درجے جنت کے بقدر عدد آیات قرآن ہین ہر آیت کے لئے ایک درجہ ہے سو گنتی آیتون کی چھہ ہزار دو سو سولہ آیتین ہین ہر درجہ کا فاصلہ دوسرے درجے تک اتنا ہے کہ جتنا درمیان آسمان وزمین کے ہے وہ اعلیٰ علیین تک پہنچیگا اوسکے ستّر ہزار رکن ہین یاقوت درخشان کے جو کئی رات دن کی راہ تک چمکتے ہین عائشہ کہتی ہین گنتی آیات قرآن کی جنت کے درج کے برابر ہے جنت مین کوئی شخص افضلتر قراء قرآن سے داخل نہو گا قرطبی رح کہتے ہین ہمارے علمانے کہا ہے کہ مراد قرای قرآن اور حاملان قرآن سے وہ لوگ ہین جو کہ قرآن کے احکام وحلال وحرام کے عالم وعامل ہین نہ مطلق قاری وحامل امام مالک نے کہا ہے کبھی ایسا شخص قرآن خوان ہوتا ہے جسمین کوئی خیر نہین ہے بخاری مین آیا ہے کہ مومن قرآن خوان جو قرآن پر عمل کرتا ہے اوسکی مثال

ایسی ہے جیسے اترجہ کہ مزابھی اوسکا اچھا ہے اور بوبھی اچھی اور مثال اوس قرآن خوان
کی جو قرآن پر عمل نہین کرتا ایسی ہے جیسے ایک پہل کہ کہانے مین اچھا مگر بو نہین اور مثال
منافق قرآن خوان کی جو عامل بالقرآن نہین ہے ایسی ہے جیسے حنظلہ یعنی اندراین کا پہل
کہ مزا تو کڑوا اور بو ندارد یہ حدیث کئی طریق سے آئی ہے قرآن خوان جب قرآن پر عمل کرتا ہو
تو وہ سارے درجات جنت کو طے کر جائیگا انشاء اللہ تعالیٰ ابو سعید خدری کہتے ہین حضرت
نے یہ آیت یحلون فیہا من اساور من ذہب پڑہکر فرمایا اونکے سرون پر تاج ہونگے ادنیٰ
موتی اون تاجون کا مابین مشرق و مغرب کو درخشان کر دیگا باقی رہے فرش سو اللہ تعالیٰ
نے فرمایا متکئین علی فرش بطائنہا من استبرق اور فرمایا و فرش مرفوعۃ فرش کا یہ
وصف کیا کہ اونکا استر استبرق کا ہوگا اس سے دو امر ثابت ہوئے ایک یہ کہ ابرہ اونکا استر
سے اعلیٰ و احسن ہوگا اسلئے کہ استر زمین پر رہتا ہے اور ابرا واسطے جمال و زینت و مباشرت
کے ہوتا ہے عبداللہ نے کہا تمکو استر کی خبر دی ہے ابرا کیسا کچھہ ہوگا دوسرے یہ کہ وہ فرش
عالی و مرتفع ہوگا درمیان ابرے و استر کے حشو ہوگا اس فرش کی بلندی و اونچائی کا بیان آثار
مین آیا ہے وہ آثار اگر محفوظ ہین تو مراد ارتفاع محل ہے جسطرح کہ حدیث مرفوع ابو سعید
خدری مین آیا ہے کہ و فرش مرفوعۃ کی تفسیر مین فرمایا ہے کہ ارتفاع اونکا اتنا ہوگا جتنا
فاصلہ کہ درمیان آسمان و زمین کے ہے اور مابین اوسکے راہ پانصد سالہ ہے رواہ الترمذی
واستغربہ اسکے یہ معنی ہین کہ یہ ارتفاع درجات کا ہوگا اور اون درجات مین فرش ہونگے
ابن وہب رفعاً کہتے ہین مابین دو فرش کے فاصلہ زمین و آسمان کا ہوگا اسکا محفوظ ہونا اشبہ
معلوم ہوتا ہے کعب نے کہا چہل سالہ راہ ہوگا ابو امامہ کہتے ہین حضرت سے فرش مرفوعہ کا
حال پوچھا فرمایا اگر ایک فرش اوپر سے نیچے پہیکا جاے تو سو برس مین اپنے مقر پر پہنچے لکن اس

وبر زمین سے فرش

ذکر بسط و زرابی

حدیث کے رفع مین نظر ہے ابن ابی الدنیا کا لفظ یہ ہے کہ اگر اعلیٰ اوسکا ساقط ہو تو چالیس
برس مین بھی اسفل تک نہ پہنچے بسط و زرابی کے حقمین فرمایا ہے متکئین علی رفرف خضر
وعبقری حسان یعنی لگے بیٹھے سبز چاندنیون پر اور چھاپے کی خوش طرح اور فرمایا فیھا سرر
مرفوعة واکواب موضوعة ونمارق مصفوفة وزرابی مبثوثة یعنی اوسمین تخت
ہین اونچے بچھے اور آبخورے دہرے اور قالیچے قطار پڑے اور مخمل کے نہالچے کھنڈ رہے ہے
سعید بن جبیر کہتے ہین رفرف ریاض جنت ہین عبقری عناق زرابی ہین حسن نے کہا بسط ہین یہی
قول اہل مدینہ کا ہے واحدی نے کہا نمارق وسائد ہین یہ وسائد طنافس پر مصفوف ہونگے زرابی
بسط و طنافس ہین مبثوث کے معنی ہین مبسوط و منشور لیث نے کہا رفرف ایک پارچہ سبز ہے
ابو عبیدہ نے کہا رفارف بسط ہین ابو اسحق نے کہا سبزہ زار جنت ہین بعض نے کہا رفرف
وسائد ہین بعض نے کہا مجالس ہین کسینے کہا فضول مجالس ہین واسطے فرش کے مبرد نے
کہا فضول ثیاب ہین جنکو بادشاہ واسطے فرش وغیرہ کے رکھتے ہین اصل اس کلمے کی بمعنی
طرف و جانب ہے جو چیز کہ زائد ہو اور اوسکو لپیٹ کر رکھین وہ رفرف ہے ابن مسعود نے اس
آیت مین لقد رأی من ایات ربہ الکبری کہا ہے کہ رفرف سبز کو دیکھا جسنے سارا کنارہ
آسمان کا گھیر لیا یہ صحیحین مین ہے ابو عبیدہ نے کہا ہر بساط عبقری ہے لوگ کہتے ہین کہ عبقری
زمین موشّٰی ہے اصل اسکی یہ ہے کہ عبقری منسوب ہے طرف عبقر کے عبقر وہ زمین ہے جہان جن
رہتے ہین شئے رفیع کو اوسکی طرف منسوب کیا جاتا ہے واحدی نے کہا یہی قول صحیح ہے
اب یہ عبقری ہر وہ چیز کہلاتی ہے جسکے وصف پر فریفتگی ہو پھر ہمنے ایسی چیزین بھی دیکھی
ہین جو منسوب ہین طرف عبقری کے حالانکہ وہ نہ بسط ہین اور نہ ثیاب جسطرح حضرت نے
حقمین عمر بن خطاب کے فرمایا ہے فلم ار عبقریا یفری فریہ فراء نے کہا عبقری شخص سہردار کو

اور حیوان فاخر و جوہر کو کہتے ہین ابن عباس نے کہا مراد عبقری سے بسط وطنافس ہین کلبی نے کہا طنافس مخملہ ہین قتادہ نے کہا عناف زرابی ہین مجاہد نے کہا دیبا سطبر ہی عناق سے مراد گاو بند ہین

فصل ۱۱

جنت کے خیمے و تخت و ارائک و شیخانات کیسے ہین + اللہ تعالی نے فرمایا حور مقصورات فی الخیام یعنی گوریان رو کی رہتیان خیمون مین صحیحین مین ابو موسی سے رفعًا آیا ہے مومن کا جنت مین ایک خیمہ ہوگا ایک موتی کا اندر سے خالی طول اوسکا ستر میل اوسکے اندر اوسکے اہل ہونگے مومن اونپر طواف کریگا بعض بعض کو نہ دیکھیگا ایک لفظ مین یون ہے کہ اوسکے ہر زاویہ مین اہل ہونگے ایک دوسرے کو نہ دیکھینگے مومن اونپر طائف ہوگا تنہا بخاری مین یہ لفظ آیا ہے کہ طول اوسکا تیس میل ہوگا یہ خیمہ جات علاوہ غرف و قصور کے ہونگے بلکہ یہ خیمے دیرے باغون مین کنارہ ہای انہار پر نصب ہونگے ابو سلیمان نے کہا آفرینش حور عین کی نشو و نما پانی ہی جب اونکی خلقت پوری ہو جاتی ہے تو فرشتے اونپر خیمے کھڑے کر دیتے ہین بعض نے کہا وہ سب کنواریان ہین عادت کنواری کی یون ہوتی ہے کہ وہ پردہ مین رہتی ہے یہانتک کہ شوہر اوسکو لے سو اللہ نے حور عین کو پیدا کیا اور اونکو پردے مین خیمون کے رکھا یہانتک کہ اونکو اور اپنے اولیاء کو یکجا فراہم کرے جنت مین عبد اللہ کہتے ہین ہر مسلمان کے لئے ایک خیرہ ہے یعنی اچھی زوجہ ہر خیرہ کا ایک خیمہ ہے ہر خیمہ کے چار دروازے ہر دن ہر در سے ہر طرحکا ایک تحفہ و ہدیہ و کرامت آیا کرے گا جو پہلے اوس سے نہ تھا یہ بیبیان نہ مرحات ہین نہ ذفرات نہ بخرات نہ طماحات بلکہ حور عین ہین گویا انڈے چھپے دھرے یعنی ہر کشی اور بدبو اور نظر بازی سے پاک ہین ابن مسعود نے کہا خیام سے مراد گوہر مجوف ہی ابو الدرداء نے کہا خیمہ ایک

موتی کا ہوگا جسکے ستر دروازے ہین جواہر کے ابن عباس نے کہا خیمہ ایک دُرّ مجوف ہے فرسخ در فرسخ
اوسکے چار ہزار کواڑ ہین سونے کے دوسرا لفظ یہ ہے کہ گرد اوسکے سراپردے ہین پچاس فرسخ
تک ہر دروازے سے ایک فرشتہ ایک ہدیہ طرف سے اللہ کے لائیگا فذلک **قوله تعالی**
والملائکة یدخلون علیهم من کل باب سریر کا ذکر اس آیت مین فرمایا ہے متکئین
علی سرر مصفوفة وزوجناهم بحور عین اور فرمایا ثلة من الاولین وقلیل من
الاخرین علی سرر موضونة متکئین علیها متقابلین یعنی انبوہ ہے پہلونمین اور
تھوڑے ہین پچھلونمین بیٹھے ہین پلنگون پر سونے سے بُنے تکیہ دیئے اونپر ایک دوسری کے
سامنے اور فرمایا فیها سرر مرفوعة اللہ نے خبر دی کہ اونکے سریر مصفوف ہین بعض جانب
بعض کے کوئی پیچھے کسی کے نہین ہے اور نہ ایک دوسری سے دور بلکہ صف بندی کے طور
پر یکسان ملے ہوئے بچھے ہین دوسری جگہہ سرر موضونة فرمایا ہے وضین لغت مین
بمعنی نضد ونسج ہے جس کو تہ بتہ بنا ہو لیث نے کہا وضن سریر کے
بنے کو کہتے ہین یعنی وہ پلنگ سونے کے نواڑ سے بُنے ہوئے ہونگے اونمین دُرّ و یاقوت و
زبرجد جڑے ہونگے ابن عباس نے کہا پلنگ ہین سونے کے مکلل بزبرجد و یاقوت وجواہر اور
پلنگ اتنا بڑا ہوگا کہ جتنا فاصلہ درمیان مکہ و ایلہ کے ہے کلبی نے کہا طول سریر کا طرف آسمان
کے سو گز ہوگا آدمی جب چاہیگا کہ اوسپر بیٹھے تو وہ جھک جائیگا جب اوسپر بیٹھہ گیا تو وہ
اونچا ہو جائیگا ارائک جمع ہے اریکہ کی ابن عباس نے کہا اریکہ وہ ہے جسکے اندر پلنگ ہو
اگر سریر بلا حجلہ کے ہے تو وہ اریکہ نہین ہے اور اگر حجلہ بلا سریر کے ہے تو بھی وہ اریکہ نہین ہے
جب سریر و حجلہ دونون ہونگے تب کہین اریکہ کہلائیگا مجاہد نے کہا سریر حجلہ مین اریکہ ہوتا ہے
لیث نے کہا اریکہ سریر و حجلہ ہے یعنی پلنگ کو سریر کہتے ہین اور چھپر کھٹ کو اریکہ ابو اسحٰق نے

کہا ارائک فرش ہین اندر حجلون کے بالجملہ اسجگہہ تین چیزین ہوئین ایک سریر دوسری حجلہ یہی وہ بشخانہ ہے جو اوپر اوسکے لٹکایا جاتا ہے یعنی پردہ مسہری کا تیسرے وہ بستر وفرش جو پلنگ پر بچھایا جاتا ہے سوارکیہ جبہی کہلائیگا کہ یہ تینون چیزین اوسمین جمع ہون صحاح مین کہا ہے الاریکۃ سریر متخذ مزین فی قبۃ او بیت فاذا لم یکن فیہ سریر فھو حجلۃ انتہی صراح مین کہا ہے اریکہ تخت آراستہ ارائک جمع انتہی حدیث مین آیا ہے کہ مُہر نبوت کی ایسی تھی جیسے گھنڈی مسہری کے ترمذی مین رفعًا تفسیر فرش مرفوعہ کی یون آئی ہے کہ ارتفاع اونکا اتنا ہوگا جتنا فاصلہ مابین سماء وارض ہے پانسو برس کا رستہ علما کہتے ہین فرش کنایہ ہے درجات سے درجات مین اتنا فاصلہ ہوگا یا کنایہ ہے زوجات جنت سے یعنی عورتین ہین رفیع القدر حسن وجمال وکمال مین اور عرب عورت کو ازار وفراش ولباس کہتے ہین بطور اشارہ کے اسلئے کہ فرش محل نساء ہوتا ہے اللہ نے فرمایا ہے ھن لباس لکم وانتم لباس لھن اور حدیث مین آیا ہے الولد للفراش وللعاھر الحجر *

فصل ١٢

جنت کے خادم اور غلام کیسے ہین قال تعالیٰ یطوف علیھم ولدان مخلدون اذا رایتھم حسبتھم لولوءً منثورا ابو عبیدہ وفراء نے کہا مراد مخلدون سے یہ ہے کہ نہ بوڑہے ہونگے اور نہ متغیر بعض نے کہا اونکے کانونمین قرط یعنی گوشوارے ہونگے اور ہاتھون مین سوار یعنی کنگن ابن الاعرابی وسعید بن جبیر نے اسی کو اختیار کیا ہے خلدہ قرطہ کو کہتے ہین جمع اوسکی خلد ہے بعض نے کہا خلد بمعنی بقاء ہے ابن عباس نے کہا یعنی کبھی نہ مرینگے یہی قول ہے مجاہد ومقاتل وکلبی کا ایک گروہ نے ان دونون قول کو جمع کیا ہے اور کہا ہے کہ اونکو کبر

وہرم یعنی پیری عارض نہوگی اونکے کانون مین گوشوارے ہونگے غلمان کو مشابہ لولوے کے بتایا بسبب بیاض جلد وحسن آفرینش کے منثور کے کہنے مین دو فائدے نکلے ایک یہ کہ وہ معطل نہین ہین بلکہ خدمت کے لئے چلتے پھرتے ہین حوائج کے بجالانے مین منتفرق ہین دوسرے یہ کہ موتی جب بکھرے ہوتے ہین خصوصًا بساط زردحریر پر تو بنسبت یکجا فراہم ہونے کے زیادہ خوشنما و رونق دار ہوتے ہین علی بن ابی طالب وحسن بصری نے کہا ہے غلمان اولاد مسلمین ہین کہ مرگئے اور اونکی نہ کوئی نیکی تھی اور نہ بدی وہ اہل جنت کے خدم وولدان ہونگے اسلئے کہ جنت مین اولاد پیدا نہوگی بعض نے کہا مشرکین کے اطفال ہونگے اللہ تعالیٰ اونکو اہل جنت کا خادم کردیگا بدلیل حدیث مرفوع انس مینے اپنے رب سے سوال غافلین ذریت بشر کا کیا کہ اونکو عذاب نہ کیا جاے اللہ نے وہ مجھکو عطا کئے سو وہ اہل جنت کے خدم ہونگے رواہ یعقوب القاری والدارقطنی وطرقہ ضعیفۃ بعض نے کہا اللہ تعالیٰ نے ان غلمان کو جنت مین پیدا کیا ہے جسطرح کہ حور عین کو پیدا کیا ہے رہے ولدان اہل دنیا سو وہ دن قیامت کے ۳۳ سالہ ہونگے بدلیل حدیث ابی سعید رفعًا جو شخص مرا اہل جنت مین سے صغیر یا کبیر وہ ستی سالہ ہوجائیگا کبھی اس سے زیادہ نہوگا اسیطرح اہل نار رواہ الترمذی اشبہ یہی ہے کہ یہ ولدان جنت مین مخلوق ہوئے ہین مثل حور عین کے یہ جنت والون کے خادم وغلام ہین کما قال تعالیٰ ویطوف علیھم غلمان لھم کانھم لولوء مکنون یہ علاوہ اولاد اہل جنت کے ہونگے یہ اللہ کی پوری نوازش ہے کہ وہ اونکی اولاد کو ہمراہ اونکے مخدوم کرے گا نہ اونکا غلام حدیث انس مین گزرچکا ہے کہ حضرت نے کہا سب سے پہلے مین مبعوث ہونگا قبر سے میرے گرد ہزار خادم پھرینگے گویا موتی ہین چھپے وہرے مکنون کہتے ہین مستور مصون کو جنکو ہاتھون نے مبتذل نہین کیا ہے بلفظ ولدان و بلفظ یطوف علیھم غلمان لھم مین جب

ہمراہ حدیث ابوسعید کے تامل کیا جاتا ہے تو معلوم ہوتا ہے کہ یہ ولدان وہ غلمان ہین جنکو اللہ نے جنت مین واسطے خدمت اہل جنت کے پیدا کیا ہے واللہ اعلم **ف** ابن عبدالبر نے کہا ہے کہ اطفال مسلمین نزدیک جمہور کے جنت مین ہونگے اور ایک گروہ نے حقمین اطفال مسلمین اور اولاد مشرکین کے توقف کیا نہ حکم جنت کا دیتے ہین اور نہ نار کا حضرت سے پوچھا تھا فرمایا اللہ اعلم بما کانوا عاملین حلیمی نے کہا ولدان مسلمین جنت مین ہونگے بدلیل آیہ اتبعناھم ذریتھم بایمان قرطبی نے اسجگہہ بحث کو طول دیا ہے تین ورق تک پھر کہا اصح ما فی الباب ان اولاد المسلمین والکفار الذین لم یبلغوا الحلم فی الجنۃ واللہ اعلم انتھی +

فصل ۱۲

جنت والونکی بیبیون اور کنیزون اور اونکے اصناف واقسام وحسن واوصاف وجمال ظاہر وباطن کا ذکر جو اللہ نے بیان فرمایا ہے **قال تعالی** وبشر الذین اٰمنوا وعملوا الصالحات ان لھم جنات تجری من تحتھا الانھار کلما رزقوا منھا من ثمرۃ رزقا قالوا ھذا الذی رزقنا من قبل واتوا بہ متشابھا ولھم فیھا ازواج مطھرۃ وھم فیھا خالدون یعنی خوشی سُنا اونکو جو یقین لائے اور کیئے کام نیک کہ اونکو ہین باغ بہتی نیچے اونکے ندیان جس بار ملے اونکو وہانکا میوہ کہانے کو کہین یہ وہی ہے جو ملا تھا ہمکو آگے اور اونکے پاس وہ آئیگا ایک طرح کا اور اونکو ہین وہان عورتین سُتھری اور اونکو ہے وہان ہمیشہ رہنا یعنی جنت کے ہر میوے کا مزہ جدا ہے اگرچہ صورت نئی نہو صورت دیکھکر جانینگے کہ وہی قسم ہے جو کہا چکے ہین اور جب چکہینگے تو مزا جدا پاوینگے مبشر کی جلالت ومنزلت وصدق کو اور اوس شخص کی عظمت کو جسکو یہ بشارت دیکر بہیجا ہے اور اس بشارت کی قدر وقیمت کو جسکی ضمانت

ایک سہل و آسان شئے کے لئے فرمائی ہے تامل کرنا چاہئیے اللہ تعالی نے اس بشارت مین نعیم بدن کو بسبب جنات و انہار و ثمار کے اور نعیم نفس کو بہ سبب ازواج مطہرہ کے اور نعیم قلب کو اور خنکی چشم کو بوجہ شناخت دوام عیش کے جو ابدالآباد تک بغیر انقطاع رہیگا جمع فرمایا ازواج جمع ہے زوج کی زن زوج مرد ہے اور مرد زوج زن افصح یہی لغت قریش ہے قرآن اسے لغت پر اوترا ہے وقلنا یا اٰدم اسکن انت وزوجك الجنة کہا ہمنے ای آدم بس تو اور تیری عورت جنت مین مطہرہ وہ ہے جو حیض و بول و نفاس و غائط و مخاط و بصاق اور ہر قذر اور ہر اذی سے جو دنیا کی عورتون مین ہوتا ہے پاک صاف ستھری ہو و معہذا باطن اوسکا اخلاق بد و صفات مذمومہ سے پاک ہو اور زبان فحش و اذی سے طاہر اور آنکھہ غیر کی طرف دیکھنے سے پاک اور کپڑا آلودگی میل کچیل سے صاف حدیث ابو سعید مین فرمایا ہے مطہرة من الحیض والغائط والنخامة والبصاق رواہ ابن المبارك مجاہد نے کہا نہ پیشاب کرینگے نہ جاے ضرور نہ مذی نکلے نہ منی نہ حیض آئے نہ تھوکین نہ ناک سنکین نہ بچا جنین قتادہ نے کہا اللہ نے اونکو ہر گھن اور گناہ کی چیز سے پاک بنایا ہے وقال تعالی وزوجناھم بحور عین حور جمع ہے حوراء کی حوراء کہتے ہین ہر زن جوان حسین جمیل سفید رنگ سخت سیاہ چشم کو جسکو دیکھکر آنکھہ بسبب رقت پوست و صفا رنگ کے حیران رہجائے قالہ مجاہد صحیح یہ ہے کہ حور ماخوذ ہے حور سے حور کہتے ہین آنکھہ کی سخت سفیدی گہری سیاہی کو یہ لفظ دونون امر پر متضمن ہے عین جمع ہے عیناء کی عیناء وہ ہے جسکی آنکھہ بڑی ہو صحیح یہ ہے کہ عین وہ عورتین ہین جنکی آنکھین جامع صفات حسن و ملاحت ہین مقاتل نے کہا محاسن زن مین ایک یہ چیز ہے کہ آنکھہ بینی وسیع ہو تنگی آنکھہ کی عیب ہے خوبی تنگی کی چار جگہہ مین ہے دہن سوراخ گوش بینی اور وہ چیز اور چار جگہہ کشادگی محبوب

ہے چہرہ سینہ کاہل یعنی ما بین ہر دو دوش و پیشانی اور چار جگہہ سفیدی پسند ہوتی ہے رنگ مین دانت مین مانگ مین آنکھہ مین اور چار جگہہ سیاہی محبوب ہے آنکھہ مین ابرو مین پلک مین بال مین اور چار جگہہ طول اچھا ہوتا ہے قد مین گردن مین بال مین پورون مین اور چار جگہہ قصر مستحب ہوتا ہے یہ مواضع معنوی ہین زبان ہاتھہ پاؤن آنکھہ اور چار جگہہ باریکی محبوب ہوتی ہے کمر مانگ ابرو ناک ابو عبیدہ نے کہا معنی آیت کے یہ ہین کہ ہمنے اونکو ازواج بنایا یعنی جوڑا جوڑا یونس نے کہا ہمنے قرین کیا اونکو حور عین سے یہ کچھہ عقد تزویج نہین ہے لکن ابن القیم نے فرمایا ہے اگر دونون امر مرادلین تو کوئی مانع نہین ہے کیونکہ لفظ تزویج دلیل ہے نکاح پر جسطرح مجاہد نے کہا ہمنے نکاح کردیا اونکا حور عین سے اور حرف باء دلیل ہے اقتران ضمیر پر یہ ابلغ ہے اوسکے حذف کرنے سے واللہ اعلم **وقال تعالیٰ** فیھن قاصرات الطرف لم یطمثھن انس قبلھم ولا جان فبای الاء ربکما تکذبان کانھن الیاقوت والمرجان یعنی اونمین عورتین ہین نیچی نگاہ والیان نہین بیاہا اونکو کسی آدمی نے انسے پہلے اور نہ کسی جن نے پھر کیا کیا نعمتین اپنے رب کی جھٹلاؤگے وہ کیسی جیسے لعل اور مونگا اللہ نے اونکا وصف کیا ہے ساتھہ قصر طرف کے یعنی نیچی نگاہ رکھتی ہین یہ وصف تین جگہہ کیا ہے اونمین سے ایک جگہہ یہی آیت ہے دوسری جگہہ صافات مین فرمایا ہے عندھم قاصرات الطرف عین تیسری جگہہ صاد مین فرمایا ہے وعندھم قاصرات الطرف اتراب سارے مفسرین اسپر ہین کہ اونکی نظر اونکے شوہرون پر کوتاہ ہے وہ کسی غیر کی طرف آنکھہ نہین اوٹھاتین ۵

دلارامے کہ داری دل درو بند	دگر چشم از ہمہ عالم فرو بند

بعض نے کہا اونکے شوہرون کی آنکھہ اونپر کوتاہ ہے اونکا حسن وجمال اونکے ازواج کو نہین

چھوڑتا کہ وہ اونکے غیر کی طرف آنکھہ اوٹھا کر دیکھین ۵

باغ مرا چہ حاجت سرو و صنوبرست	شمشاد خانہ پرور ما از کہ کمتر است

یہ تفسیر معنی کی راہ سے صحیح ہے نہ لفظ کی راہ سے مجاہد نے کہا واللہ وہ بن ٹھن کر باہر نہین نکلتین اور نہ تاک جھانک کرتی ہین اتراب جمع ہے ترب کی ترب کہتے ہین انسان کے ہمزاد ہمعمر کو ابو عبیدہ و ابو اسحق نے کہا وہ سب اقران یعنی ہمسال ہین اونکی عمر ایک ہے ابن عباس وسائر مفسرین نے کہا ہے برابر ہین ایک سن و میلاد پر ۳۳ سالہ مجاہد نے کہا امثال ہین یعنی مثل یکدیگر نہایت شباب و حسن مین اونمین کوئی بڑھیا پیرزال عجوزہ نہین ہے کہ اوسکا حسن جاتا رہا ہو نہ ایسی بچیان ہین کہ طاقت وطی کی نرکھتی ہون بخلاف ذکور کے کہ اونمین ولدان و غلمان ہونگے جو کہ خادم اہل جنت ہین طمث کے معنی ہین مس یعنی اونکو کسی نے چھوا تک نہین ہے قالہ ابو عبیدہ فراء نے کہا طمث بمعنی ازالۂ بکارت ہے یعنی کسی نے وطی کر کے اونکو خون آلودہ نہین کیا ہے طمث خون کو کہتے ہین طامث حائض کو مفسرین نے کہا ہے یعنی کسی نے اونسے وطی نہین کی ہے اور غشیان نہین کیا اور جماع نہین کیا یہ الفاظ ہین اہل تفسیر کے بعض نے کہا یہ وہ ہین جنکو اللہ نے جنت مین پیدا کیا ہے یہ حورین ہین بہشت کی قالہ مقاتل بعض نے کہا یہ دنیا کی عورتین ہونگی جو دوبارا کر پیدا کیگئین قالہ الشعبی وہ جب سے پیدا ہوئی ہین کسی نے اونکو ہاتھہ نہین لگایا ابن عباس نے کہا یہ وہ آدمیات ہین جو کنواری مرگئین ابن القیم فرماتے ہین ظاہر قرآن یہ ہے کہ یہ عورتین دنیا کی عورتین نہونگی بلکہ حور عین ہونگی کیونکہ دنیا کی عورتون کو انس نے اور زنان جن کو جن نے طمث کیا ہے اور آیت اسپر دلیل ہے کما قال ابو اسحق اور آیت مابعد بھی اسی پر دلالت کرتی ہے حور مقصورات فی الخیام امام احمد نے فرمایا حور عین وقت نفخۂ صور کے نہ مرینگی اسلئے کہ وہ بقاء کے لئے مخلوق ہوئی ہین آیت مین دلیل ہے مذہب

جمہور ہر کہ مومنین جن جنت مین جائینگے جسطرح کہ کفار جن دوزخ مین داخل ہونگے بخاری نے
صحیح مین اسکے لئے ایک باب منعقد کیا ہے باب ثواب الجن وعقابھم بہت سے سلف نے
بہی اسی پر نص کی ہے مقصورات بمعنی محبوسات ہے یعنی خیمون کے اندر بند ہین قالہ مقاتل
ابوعبیدہ نے کہا خیمون مین پردہ نشین ہین فراء نے کہا محبوس ہین اپنے ازواج پر اونکے سوا
اور کی طرف آنکھ نہین اوٹھاتین ہین مین کہتا ہون یہ معنی ہین قاصرات الطرف کے اور یہ تو خیام
کے اندر مقصور ہین یعنی پردہ نشین، وقال تعالیٰ فیھن خیرات حسان یعنی اون باغون
مین نیک عورتین ہین خوبصورت خیرات جمع ہے خیرہ کی بمعنی حسنہ سو وہ نیک صفات
نیک عادات نیک خصال خوبصورت ہونگی وقال تعالیٰ انا انشانٰھن انشاء فجعلنا
ھن ابکارا عربا اترابا لاصحاب الیمین یعنی اوٹھائین ہمنے وہ عورتین ایک اوٹھان
پر پہر کیا اونکو کنواریان پیار دلاتیان ایک عمر کی واسطے داہنے والون کے سعید بن جبیر نے
کہا یعنی پیدا کیا ہمنے اونکو نئی پیدایش ابن عباس کہتے ہین یہ نساء آدمیات ہین کلبی و
مقاتل نے کہا یہ بڑہیین اور ادہیڑین ہین اونکو بعد کبر و ہرم کے اوّل خلق کے بعد دنیا مین
پہر دوبارہ دوشیزہ و جوان بنایا ہے حدیث مرفوع انس بھی اسی کی موید ہے ھن عجائزکم
العمش الرمص رواہ الثوری یعنی وہ یہی تمہاری بڑہیین چُندہی میلی کچیلی آنکھون
کی ہین عائشہ کہتی ہین حضرت آئے اونکے پاس ایک بڑہیا بیٹھی تھی فرمایا یہ کون ہے مینے
کہا یہ میری ایک خالہ ہے فرمایا جنت مین کوئی بڑہیا نہ جائیگی اوس بڑہیا کو بڑا ہی رنج
ہوا فرمایا انا انشانا ھن انشاء خلقا آخر رواہ یحیی الحمانی سلمہ بن یزید رفعا کہتے ہین
مراد ثیبات و ابکار ہین جو دنیا مین تہین حسن نے رفعا کہا ہے جنت مین کوئی بڑہیا نجائیگی
بڑہیا رونے لگی فرمایا اوس سے کہدو کہ وہ اوسدن بڑہیا نہوگی وہ جوان ہو جاوے گی

اللہ نے فرمایا ہے انا انشأناھن انشاء حدیث عائشہ مین فرمایا ہے اللہ جب ان عورتونکو
بہشت مین داخل کریگا تو اونکو دوشیزہ وبکر کردیگا رواہ ابن ابی شیبۃ مقاتل نے کہا یہ
حور عین ہونگی جنکا ذکر اللہ نے قبل انکی نشوونما کے جنت مین کیا ہے اسی کو زجاج نے اختیار
کیا ہے اسپر کئی دلیلین ہین ایک یہ کہ اللہ نے سابقین کے حقمین فرمایا ہے یطوف علیھم
ولدان مخلدون باکواب واباریق وکاس من معین لایصدعون عنھا ولا ینزفون
وفاکھۃ مما یتخیرون ولحم طیر مما یشتھون وحور عین کامثال اللؤلوء المکنون یعنی
لئے پھرتے ہین اونکے پاس لڑکے سدا رہنے والے آبخورے اور صراحیان اور پیالے ستہری شراب
کے جنسے نہ سر دکھے اور نہ بکنا لگے اور میوے جونسا چُن لیوین اور گوشت اوڑتے جانورونکا
جس قسم کو جی چاہے اور گوریان بڑی آنکھون والیان برابر لپٹے موتی کے یہ بدلا ہے اُسکا
جو کرتے تھے اللہ تعالیٰ نے ذکر اہل جنت کے سریرون اور برتنون اور شراب ومیوون اور
کھانون اور ازواج حور عین کا کیا پہر ذکر اصحاب میمنہ کا اور انکے طعام وشراب وفرش و
نساء کا فرمایا ظاہر یہ ہے کہ یہ اونکی عورتین ہین اونسے پہلے جنت مین مخلوق ہوچکی ہین دوسرے
فرمایا ہے انا انشأناھن انشاء یہ ظاہر ہے کہ یہ انشاء اوّل ہے نہ انشاء ثانی کیونکہ جسجگہ
ارادہ انشاء ثانی کا کیا جاتا ہے وہان قید لگی ہوتی ہے **کقولہ تعالیٰ** وان علیہ النشأۃ
الاخری **وقولہ** لقد علمتم النشأۃ الاولی تیسرے یہ خطاب وکنتم ازواجا ثلثۃ
ذکور واناث کو ہے اور نشاء ثانیہ عام ہے دونون نوع کو اور ظاہر آیۂ انا انشأناھن انشاء
اختصاص ہے اونکا ساتھہ اس انشاء کے پہر اوسکو مصدر سے موکد فرمایا ہے اور حدیث
مذکور اختصاص عجائز پر دلیل نہین ہے بلکہ دال ہے اسپر کہ وہ حور عین کی صفات مذکورہ
مین مشارک ہین اس سے انفراد حور عین کا ساتھ صفات مذکورہ کے متوہم نہین ہوتا بلکہ یہ

احق تر ہین بنسبت حور عین کے ساتھہ ان صفات کے یہ انشاء دو نون صنف پر واقع ہے
عرب جمع ہے عروب کی عروب وہ ہے جو اپنے زوج کو پیار دلائے ابن اعرابی نے کہا متحبب
ومطیع زوج ہو ابو عبیدہ نے کہا حسنتہ التبعل ہو یعنی وقت جماع کے حسن مواقعت وملاطفت کرے
مبرد نے کہا عاشق شوہر ہو مفسرین نے تفسیر عرب مین کہا ہے کہ شیفتہ و فریفتہ با ناز و ادا و
کرشمہ وغنج و دلال و تیز شہوت ہو یہ سب اونکے الفاظ ہین بخاری نے صحیح مین کہا ہے عربا
متصلۃ اہل مکہ عربہ کہتے ہین اور اہل مدینہ غنجہ اور اہل عراق شکلہ سب کے معنی یہ ہین کہ ناز و کرشمہ کرے

	زفرق تا بقدم ہر کجا کہ مے نگرم		کرشمہ دامن دل میکشد کہ جا اینجاست	

اللہ تعالیٰ نے اسجگہہ حسن صورت و حسن عشرت کو جمع کیا ہے سو یہی غایت مطلوب ہے عورتون سے
اور اسی سے لذت مرد کی عورت سے پوری ہوتی ہے کیونکہ جو لذت مرد کو اوس عورت سے ملتی ہے
جسکو سوا اوسکے کسی دوسرے نے وطی نہ کیا ہو وہ اوس عورت سے نہین ملتی ہے جو غیر کی
موطوءہ ہو اسکو فضل ہے اوس دوسری پر **وقال تعالیٰ** ان للمتقین مفازا حدائق
واعنابا وکواعب اترابا یعنی بیشک ڈر والون کو مراد ملنی ہے باغ ہین اور انگور اور
نوجوان عورتین ایک عمر کی سب اور پیالہ چھلکتا کواعب جمع ہے کاعب کی کاعب کہتے ہین
اوس عورت کو جسکی چھاتیان اوٹھتی آتی ہین مجاہد نے کہا یعنی ناہد یہی قول ہے مفسرین
کا صراح مین کہا ہے نہد برآمدن پستان نہد ثدی الجاریۃ ای اشرف وکعب فہی ناھدۃ
وناھد انتہی کلبی نے کہا مراد وہ عورتین ہین جنکی چھاتی گول ہے یعنی فلکات ومتکعبات
صراح مین کہا ہے تفلیک گرد شدن پستان دختر تفلک کذلک کعاب بالفتح نار پستان کاعب
کذلک کعوب مصدر منہ یقال کعبت الجاریۃ وکعّبت بمعنی انتہی ابن القیم نے کہا اصل لفظ
مین معنی استدارت کے ہین مراد یہ ہے کہ اونکی چھاتیان اوٹھتی آتی ہین مثل انار کے جانب

اسفل کو نہین لٹکتی ہین ایسی عورتون کو نواہد کو اعب کہتے ہین محاسن پستان ہین تین امر ہوتے ہین گول
ہو چکنی ہو کڑی ہو بخاری مین ابن مالک سے رفعًا آیا ہے اگر ایک عورت زنان اہل جنت سے
طرف زمین کے جہانکے تو ساری زمین خوشبو سے بھر جاے اور مابین زمین و جنت چمک اوٹھے
البتہ اوڑہنی اوسکی جو اوسکے سر پر ہے بہتر ہے دنیا و مافیہا سے ام سلمہ کہتی ہین مینے حضرت
سے کہا حور عین کون ہین فرمایا بڑی آنکھہ والیان خوب سفید و سیاہ چشم مینے کہا لولو مکنون
سے کیا مراد ہے فرمایا ویسی صاف جیسے کہ موتی اندر صدف کے ہوتا ہے جسکو کسی کا ہاتھہ
نہین لگا مین نے کہا مراد خیرات حسان سے کیا ہے فرمایا نیک عادت خوبصورت مینے کہا
بیض مکنون سے کیا مراد ہے فرمایا ایسی رقیق ہین جیسے وہ جھلی جو اندر انڈے کے ہوتی ہے چھلکے
سے ملی ہوئی مینے کہا عربًا اترابًا سے کیا مراد ہے فرمایا یہ وہ عورتین مراد ہین جو دنیا مین بوڑہی ہو کر
مری ہین اور رمضا شمطا تہین یعنی آنکھون سے پانی جاتا تھا بال سفید پکے ہوئے تھے اللہ تعالےٰ
نے اونکو بعد بڑہاپے کے پہر دوبارہ دوشیزہ کر دیا وہ پیار دلاتی ہین شیفتہ و فریفتہ و عاشق
و دوستدار ازواج ہین ایک سن و سال کی مینے کہا دنیا کی عورتین افضل ہین یا حور عین فرمایا
دنیا کی عورتین افضل ہین حور عین سے جیسے کہ ابرہ بہتر ہوتا ہے استر سے مینے کہا کس سبب سے
فرمایا بسبب نماز و روزہ و عبادت خدا کے اللہ نے اونکے چہرون کو نور پہنایا اور اونکے بدنون کو
ابریشم اونکے رنگ سفید ہین اور کپڑے سبز زیور زرد انگیٹھیان موتیون کی اور کنگھیان سونے
کی وہ کہینگی نحن الخالدات فلا نموت ابدا ونحن الناعمات فلا نباس ابدا ونحن المقیمات
فلا نظعن ابدا ونحن الراضیات فلا نسخط ابدا طوبی لمن کنا لہ وکان لنا مینے
کہا ہم مین کوئی عورت دو تین چار شوہر کرتی ہے پھر مرجاتی ہے پہر جنت مین جائیگی تو اوسکے
ساتھہ اوسکا شوہر بھی ہوگا فرمایا اے ام سلمہ اوسکو اختیار دیا جائیگا سو وہ اوسی شوہر کو اختیار

کرے گی جو خلق مین بہتر ہو گا وہ کہیگی اے رب یہ شخص دنیا مین احسن الاخلاق تہا تو مجھکو
اسی کے ساتھہ بیاہ دے آے ام سلمہ حُسن خلق خیر دنیا و آخرت کو لیگیا رواہ الطبرانی
سلیمان بن ابی کریمہ متفرد ہے ساتھہ اس حدیث کے ابو حاتم نے اوسکو ضعیف کہا ہے ابن عدی نے
کہا عامہ احادیث اوسکی مناکیر ہین متقدمین کا کلام اوسکے حق مین نہین دیکھا یہ حدیث اسی ایک سند سے
آئی ہے حدیث صور مین آیا ہے کہ ہر ایک شخص کی ۷۲ زوجہ ہونگی ہر بار ہر زوجہ کو بکر پائیگا ذکر
سُست نہوگا اندام نہانی عورت کو کوئی مرض نہ پہنچیگا رواہ ابو یعلی حدیث ابو سعید مین بھی
رفعاً ذکر ۷۲ زوجہ کا آیا ہے رواہ الترمذی حدیث ابوامامہ مین کہا ہے کہ ۷۲ زوجہ ہونگی
دو حور عین باقی اہل میراث و اہل دنیا سے ہر عورت قُبل شہی رکہتی ہو گی اور ہر مرد ذکر غیر منثنی
رواہ الفریابی حدیث انس مین ۷۳ زوجہ کا ذکر آیا ہے اور فرمایا ہے کہ ایک مرد کو سو مرد
کی قوت ہو گی رواہ ابو نعیم حدیث ابو ہریرہ مین فرمایا ہے کہ مرد ایکدن مین پاس سو بکر کے
جائیگا رواہ الطبرانی ان احادیث مین بطولہا کلام ہے حدیث صحیح مین اسیقدر آیا ہے کہ ہر
شخص کی دو زوجہ ہونگی اس سے زیادہ نہین آیا پس اگر احادیث مذکورہ محفوظ ہین تو مراد سراری
یعنی کنیزین ہین کہ ہر شخص کو بحسب منزلت قلیل و کثیر ملینگی جیسے کہ بہت سے خدم و ولدان
ملینگے یا مراد قوت مجامعت کی ہے اس عدد پر حدیث انس مین فرمایا ہے مومن کو جنت مین
قوت جماع کی اتنی اور اتنی دیجاے گی کہا اے رسول خدا کیا اوسکو اتنی طاقت ہو گی
فرمایا سو مرد کی قوت ہو گی رواہ الترمذی یہ حدیث صحیح ہے جسنے یہ کہا کہ وہ اسقدر زنان
بکر کے پاس پہنچیگا شاید اوسنے روایت بالمعنی کی ہے یا تفاوت عدد نساء کا بحسب تفاوت
درجات کے ہوگا واللہ اعلم اسمین شک نہین کہ مومن کے لئے جنت مین دو زن سے زیادہ
ہونگی کیونکہ صحیحین مین عبداللہ بن قیس سے رفعاً آیا ہے کہ بندہ مومن کا خیمہ جنت مین ایک موتی کا ہوگا

ستر میل طول مین اُسکے اندر اوسکے اہالی ہونگے وہ اونپر طواف کرے گا کوئی کسی کو نہ دیکھے گا
قالہ ابن القیم رح یہ استدلال لفظ اہلین سے کیا ہے جو جمع ہے اہل کی لکن اثنین کو بھی جمع
کہتے ہین واللہ اعلم دو ہی زوجہ مراد ہین یا زیادہ ؛

فصل ۱۴

پیدایش حور عین کی کس چیز سے ہے اور وہ آج کے دن اپنے ازواج کو پہچانتی ہین ؛ حدیث
انس بن مالک مین فرمایا ہے حور عین زعفران سے پیدا کیگئی ہین رواہ البیہقی یہ حدیث اس سند سے
منکر ہے لکن دوسری روایت مین شعبہ سے یونہی مروی ہے یہی مضمون حدیث ابی امامہ مین بھی
رفعاً آیا ہے رواہ الطبرانی اسکو ابن راہویہ نے بھی مجاہد سے موقوفاً روایت کیا ہے اشبہ
بالصواب یہی ہے اور ابن عباس سے وقفاً مروی ہے ابو سلمہ بن عبد الرحمن کہتے ہین اللہ کے
دوست کے لئے جنت مین عروس ہوگی جسکو آدم و حوا نے نہین جنا ولکن وہ زعفران سے پیدا ہوئی
ہے بالجملہ آفرینش حور عین کی زعفران سے ہونا دو صحابی ابن عباس و انس سے اور دو تابعی ابو سلمہ
و مجاہد سے مروی ہے اونکی پیدایش جنت مین ہوئی ہے وہ آباء و امہات سے مولود نہین ہوئین
ہین بعض روایات مین آیا ہے کہ اسفل حور عین کا مسک ہے اور اوسط عنبر اور اعلیٰ کافور اور
بال و ابرو ایک سیاہ خط ہے نور مین دوسرا لفظ یہ ہے کہ پیدا ہوئی ہین شاخ عنبر و زعفران سے
تیسرا لفظ یہ ہے کہ پہلے سینہ اونکا پیدا ہوتا ہے مسک اذفر ابیض سے اوسی پر پھر سارے بدن
کا التیام ہوتا ہے ابن عباس کہتے ہین اللہ نے حور عین کو اصابع قدم سے زانو تک زعفران سے
بنایا ہے اور زانو سے پستان تک مسک اذفر سے اور پستان سے گردن تک عنبر اشہب سے
اور گردن سے سر تک کافور ابیض سے اونپر ستر حلے مثل شقائق النعمان کے ہونگے جب

سامنے آئیگی چہرہ مثل نور ساطع کے چمکتا ہوگا جسطرح سورج اہل دنیا کے لئے درخشان ہے شعرانی
کہتے ہین فاعملوا ایھا الاخوان صالحا ولا تسأموا من الاعمال فمن سئم بعد سماع
ھذا الجزاء العظیم فالبھائم احسن حالا منہ والحمد للہ رب العالمین
انس کا لفظ رفعًا نزدیک ابونعیم کے یہ ہے کہ اگر ایک حور سات دریاؤ مین تھوک دے تو وہ سب
دریا اوسکے دہن کی شیرینی سے میٹھے ہوجائین خلقت حورعین کی زعفران سے ہے یہ آدمیہ
جسکی خلقت خاک سے ہے جب اسدرجہ حسین وجمیل ہوتی ہے تو پھر اوس صورت کا جو کہ زعفران
جنت سے بنی ہے کیا پوچھنا ہے خدا ہی جانے کہ کیسی عمدہ ہوگی واللہ المستعان حدیث
ابن مسعود مین فرمایا ہے جنت مین ایک نور چمکیگا لوگ سر اوٹھاکر دیکھینگے وہ نور حور کے دانت کا ہوگا
جو سامنے اپنے زوج کے ہنسے گی رواہ ابونعیم کثیر بن مرہ نے ولدینا مزید مین کہا ہے کہ ابر
آئیگا اوس سے جواری برسین گی آراستہ وپیراستہ اسیطرح نہر بیذخ کے نیچے سے جاریات
اوگین گے قالہ ابن عباس ولید بن عبدہ رفعًا کہتے ہین حضرت نے جبریل سے کہا اے جبریل مجھکو
حورعین کے پاس کھڑا کرو چنانچہ اونپر کھڑا کردیا فرمایا تم کون ہو کہا نحن جواری قوم کرام
حلوا فلم یظعنوا وشبوا فلم یھرموا ونقوا فلم یدرنوا رواہ اللیث بن سعد
کعب نے کہا اگر ایک حورعین اپنا ہاتھہ آسمان سے نیچے لٹکادے تو ساری زمین چمک اوٹھے
جسطرح کہ سورج واسطے اہل دنیا کے چمکتا ہے پھر کہا کہ یہ تو مینے ہاتھہ کا ذکر کیا پھر چہرہ کی
سفیدی وخوبی وجمال کا کیا ذکر ہے حدیث معاذ بن جبل مین فرمایا ہے کہ ایذا نہین دیتی کوئی
عورت اپنے شوہر کو دنیا مین لکن کہتی ہے زوجہ اوسکی حورعین مین سے تو اسکو ایذا ندی
اللہ تجھکو قتل کرے یہ تو پاس تیرے دخیل یعنی مہمان ہے اب قریب ہے کہ یہ تجھکو چھوڑکر
ہمارے پاس آجائیگا رواہ احمد مراسیل عکرمہ مین رفعًا آیا ہے کہ حورعین تعداد مین کمسے

کہین زیادہ ترہین اپنے شوہرون کو دعادیتی ہین کہتی ہین اللھم اعنہ علی دینک و اقبل بقلبہ علی طاعتک وبلغہ الینا بعزتک یا ارحم الراحمین ابن مسعود نے کہا جنت مین ایک حور ہے اوسکو لعبہ کہتے ہین حورین سب جنتونکی اوسکی فریفتہ ہین اُسکے بازو پر ہاتھہ مارتی ہین اور کہتی ہین خوشی ہو تجھکو اے لعبہ تیری طالب اگر تجھکو جان لین توخوب ہی کوشش کرین اوس حور کی دونون آنکھون کے بیچ مین لکھا ہے من کان ینبغی ان یکون لہ مثلی فلیعمل برضاء ربی یعنی جو کوئی مجھسے حور لیا چاہے تو وہ میرے رب کی خوشی پر چلے

حکایت عطاء سلمی نے مالک بن دینار سے کہا تہا اے ابا یحییٰ ہمین شوق دلاؤ کہا جنت مین ایک حوراء ہے جنت والے اوسکے حُسن پر فخر و ناز کرینگے اگر اللہ نے اہل جنت پر یہ بات نہ لکھی ہوتی کہ وہ نہ مرینگے تو وہ اوسکے حُسن سے مرجاتے جب سے عطا ہمیشہ اندوہگین رہتے تھے یعنی اوسکے شوق مین ٥

ہوش یارون کے بجا ہین نہ پہر اغیار کے ہوش	منتظر ہین ترے ایک جلوۂ دیدار کے ہوش

حکایت احمد بن ابی الحواری کہتے ہین ایک حکیم کی ملاقات ایک حکیم سے ہوئی اوسنے کہا تو حور کا مشتاق ہے کہا نہین کہا مشتاق ہونا چاہئے کہ اونکے چہرے کا نور اللہ کا نور ہوگا وہ بیہوش ہوگیا پہر اوٹھا لیگئے ایک ماہ تک ہم اُسکی عبادت کرتے رہے **حکایت** ربیعہ بن کلثوم کہتی ہین حسن نے ہماری طرف دیکھا ہم جوان تھے کہا اے گروہ جوانون کے تم حور عین کے مشتاق نہین ہوتے حضرمی کہتے ہین مین اور حمزہ ایک رات چھت پر سوئے مینے دیکھا کہ وہ بستر پر رات بھر تڑپتے اور کروٹین بدلتے رہے مین نے صبح کو کہا تم رات کو بالکل نہ سوئے کہا جب مین بستر پر لیٹا تو میرے سامنے ایک حور کی صورت آئی گویا مجھکو آہٹ ملی کہ اوسکی جلد میری جلد سے چھو گئی ابو سلیمان نے کہا یہ ایک مردِ مشتاق تہا ٥

رہین دیدۂ شب زندہ دار خویشتنم		کہ تلخ کرد براے تو خواب شیرین را
رات ساری مجھے دونون کی تسلی مین کٹی	٥	ہات دل پر سے اوٹھایا تو جگر پر رکہا

ابن عباس نے کہا ہے اگر ایک حور اپنا کف دست آسمان و زمین کے بیچمین نکالے تو ساری خلایق اوسکے حُسن پر مفتون ہو جائے اور اگر اپنی اوڑہنی نکالے تو سورج سامنے اوسکے مثل فتیلہ کے سامنے سورج کے بے روشنی ہو جاے اور اگر اپنا چہرہ دکہائے تو اوسکا حُسن ما بین سماء و ارض کو درخشان کر دے **حکایت** یزید رقاشی کہتے ہین جنت مین ایک نور چمکیگا کوئی جگہہ جنت مین باقی نرہے گی لکن وہ نور اوسجگہہ داخل ہو گا پوچہا وہ کیا ہے کہا ایک حور سامنے اپنے شوہر کے ہنسے گی صالح کہتے ہین کنارۂ مجلس مین ایک شخص بیٹہا تہا اوسنے چیخ ماری اور مر گیا اسکو ابن ابی الدنیا نے روایت کیا ہے اور خطیب نے تاریخ مین رفعًا لکن ذکر چیخ مارنے کا نہین کیا یحیی بن ابی کثیر کہتے ہین جب کوئی حور تہوک دیگی تو کوئی درخت جنت کا باقی نرہیگا لکن سیراب ہو جائیگا دوسرا لفظ انکا یہ ہے کہ حور عین اپنے ازواج کو ابواب جنت پر آکر لینگے اور کہین گی طالما انتظرنا کم فنحن الراضیات فلا نسخط والمقیمات فلا نظعن والخالدات فلا نموت اسکو بہت آواز خوش سے جو کبہی تو نے سُنی ہو کہینگی پہر کہینگی انت حبی وانا حبك لیس دونك تقصیر ولا وراءك معدل یعنی ہمنے تیری بہت راہ دیکہی بہت سا انتظار کیا ہم رضامند رہنے والیان ہین کبہی ناخوش نہونگی ہم سدا بسنے والیان ہین کبہی کوچ نکرینگے ہم ہمیشہ زندہ رہنے والیان ہین کبہی نہ مرینگے تو ہمارا یار ہے ہم تیرے یار ہین ہم کوئی قصور تیرا نکرینگے اور نہ تجھکو چھوڑ کر کہین اور جائینگے +

فصل ۱۵

حورعین کا مہر اعمال صالحہ ہین ٭ احادیث مین آیا ہے کہ جاروب کشی مسجد مین اور دور کرنا
خس و خاشاک کا مسجد سے مہر ہے حورعین کا ابو ہریرہ کہتے تہے تم فلانہ بنت فلان سے بہت سا
مال خرچ کرکے نکاح کرتے ہو اور حورعین جو ایک لقمہ یا ایک دانہ خرما یا ایک پارۂ نان پر ملتی ہے
اوسکو چھوڑ دیتے ہو امام سحنون نے کہا ہے مصر مین ایک شخص سعید نام تہا اوسکی مان بڑی عابدہ
تھی اوسکا بیٹا رات کو اوسے نماز پڑہاتا امام بنتا جب اوسپر نیند کا غلبہ ہوتا وہ کہتی اے
سعید جو دوزخ سے ڈرتا ہے اور حورعین سے منگنی کرنا چاہتا ہے وہ سوتا نہین ہے تب وہ ڈر کر
ہوشیار ہو جاتا **حکایت** ثابت بنانی رح نے خواب مین ایک حورعین کو دیکہا کہا تو کسکے
لئے ہے اوسنے کہا اوسکے لئے جو رات کو تہجد پڑہتا ہے اور لوگ سوتے ہوتے ہین بعض نے
ایک حور ای کو نہایت حسین جمیل دیکہکر کہا تو کسکے لئے ہے کہا جو شخص چار ہزار ختم کرے
جسدن وہ شخص چار ہزار ختم کر چکا اوسیدن مر گیا نہایت نحیف البدن مثل مشک کہنہ کے تہا ٭
حکایت شیخ نصر قاری کہتے ہین ایکرات مین تہجد سے سو گیا خواب مین ایک جاریہ دیکھی
کہ ویسی خوبصورت کبھی نہ دیکھی تھی اوسکے ہاتھہ مین ایک ورق تہا کہا اے شیخ تو اسکو پڑہ سکتا ہے
مینے کہا ہان مجھکو وہ ورقہ دیا اوسمین یہ لکھا تہا ؎

قد الهتك اللذائذ والاماني	عن الفردوس واللقطف الدواني
ولذة نومة عن خير عيش	مع الخيرات في غرف الجنان
تيقظ من منامك ان خيرا	من النوم التهجد بالقرآن

حکایت مالک بن دینار کہتے ہین مین ہر رات کو ایک وظیفہ پڑہا کرتا تہا ایک رات سو گیا
ایک جاریہ خواب مین آئی نہایت جمیل اوسکے ہاتھہ مین ایک رقعہ تہا مجھسے کہا تو اسکو پڑہ سکتا ہے
مین نے کہا ہان وہ رقعہ مجھکو دیا اوسمین یہ لکھا تہا ؎

لهاك النوم عن طلب الامانى	وعن تلك الكوانس فى الجنان
تعيش مخلد الاموت فيها	وتلهو فى الخيام مع الحسان
تيقظ من منامك ان خيرا	من النوم التهجد بالقرآن

فصل ١٦

جنت والون کے نکاح و وطی اور کمال التذاذ کا ذکر اور اونکا مذی و منی و ضعف سے پاک رہنا اور اونپر غسل کا واجب نہونا * حدیث ابو ہریرہ مین گزر چکا ہے کہ مرد ایک دن مین سو عذراء کے پاس پہنچیگا یعنی کنواری عورت کے اس حدیث کی سند صحیح ہے اور حدیث ابو موسیٰ مین گزر چکا ہے کہ در مجوف کے خیمہ مین مومن کے اہل ہونگے جنپر وہ طواف کریگا یہ حدیث بالاتفاق صحیح ہے لقیط بن عامر نے وازواج مطہرہ مین کہا ہے مین نے کہا اے رسول خدا کیا ہمکو وہان ازواج مصلحات ملینگی فرمایا صالحات واسطے صالحین کے ہین لذت اوٹھائین گے اونسے مثل تمہاری لذت کے دنیا مین اور لذت اوٹھائینگی وہ تمسے بجز اسکے کہ ولادت نہوگی رواہ الطبرانی ابو ہریرہ نے حضرت سے پوچھا تھا کہ کیا ہم وطی کرینگے جنت مین یعنی جماع و صحبت و مباشرت فرمایا ہان قسم ہے اوسکی جسکے ہاتھہ مین ہے جان میری دحم دحم پھر جب مرد جماع کر کے اوٹھہ کھڑا ہوگا تو وہ حور پھر اوسیطرح کی پاک اور کنواری ہو جائے گی رواہ ابن وہب صراح مین کہا ہے دحم سخت سپوختن انتہی مطلب یہ ہے کہ خوب ہی فشار کے ساتھہ وقاع کرینگے ابو سعید خدری کا لفظ یہ ہے کہ جنت والے جب اپنی عورتون سے جماع کرینگے تو وہ پھر بدستور دوشیزہ ہو جائینگی۔ رواہ الطبرانی ابو امامہ کہتے ہین حضرت سے پوچھا کیا اہل جنت نکاح کرینگے یعنی جماع

فرمایا ایسے ذکر سے جو سست نہو اور ایسی شہوت سے جو منقطع نہو۔ جماع دحمًا دحمًا ہوگا ولکن نہ منی ہوگی اور نہ منیۃ یعنی نہ انزال ہوگا اور نہ موت آوے گی رواہ الطبرانی اسکی سند مین ضعف ہے ابو ہریرہ نے کہا حضرت سے سوال کیا کہ کیا اہل جنت مسیس کرینگے یعنی صحبت فرمایا ہان بذکر لا یمل وفرج لا یحفی وشھوۃ لا تنقطع رواہ ابو نعیم یعنی نہ ذکر سست وبیدم ہوگا اور نہ شرمگاہ گھسے گی اور نہ شہوت ختم ہوگی بلکہ سب امور بدستور وبرقرار رہین گے وللہ الحمد ابو امامہ کہتے ہین حضرت سے پوچھا گیا اہل جنت جماع کرینگے فرمایا ای والذی بعثنی بالحق دحمًا دحمًا پھر ہاتھہ سے اشارہ کیا ولکن نہ منی ہوگی اور نہ منیۃ رواہ الحسن بن سفیان ابو قلابہ کہتے تھے اہل جنت کے پاس کھانا پینا لائین گی پھر شراب طہور جب اوسکو پئین گے پیٹ لگجائیگا اور بدن سے پسینا ہو کر بہ جائیگا اوسکی خوشبو مشک سے بہتر ہوگی پھر یہ آیت پڑہی وسقاھم ربھم شرابا طھورا عکرمہ نے کریمۂ ان اصحاب الجنۃ الیوم فی شغل فاکھون مین کہا ہے کہ مراد اس شغل سے ازالۂ بکارت ابکار ہے رواہ سعید بن منصور ابن مسعود نے آیۂ مذکورہ مین کہا ہے شغل اُنکا افتضاض عذاری ہوگا صراح مین کہا ہے فَضّ شکستن چیزے چنانکہ از ہم جدا شود وشکستن مہر نامہ افتضاض باب روان رسیدن انتہیٰ عذاری بالفتح والکسر جمع ہے عذراء کی عذراء کہتے ہین دختر دوشیزہ کو یعنی کنواری لڑکی اعتذار بکارت زائل کردن کذا فی الصراح اوزاعی نے بہی اس آیت کی تفسیر مین یہی کہا ہے کہ شغلھم افتضاض الابکار اسی کے ابن عباس بھی قائل ہین ابو الاحوص نے اتنا اور زیادہ کیا ہے کہ یہ ازالہ بکارت بالا سریر اندر حجال کے ہوگا مقاتل نے کہا وہ اس شغل کی وجہ سے اہل نار سے غافل ہونگی اور نہ اونکی یاد کرینگی اور نہ اونکے لئے کچہہ رنجیدہ ہونگی ٥

بہشت آنجاکہ آزارے نباشد		کسے را باکسے کارے نباشد	

شعرانی کہتے ہین فی شغل کہا فی جماع نکہا تاکہ بندے شرم کے کامون کو کنایہ سے کہا کرین عرف مین ذکر ایسے امور کا مکروہ ہوتا ہے علماء نے کہا ہے ولھم فیھا رزقھم بکرۃ وعشیا جنت مین رات دن نہوگا ہمیشہ نور مین رہنگے مقدار شب کو ارخاء حجاب وغلق باب سے پہچانینگے اور دن کو رفع حجاب وفتح باب سے واللہ اعلم سعید بن جبیر نے کہا اونکی شہوت اونکے بدن مین ستّر سال تک جاری رہیگی وہ لذت پائینگے اونکو جنابت لاحق نہوگی کہ وہ محتاج تطہیر کے ہون اور نہ ضعف وانحلال قوت کا عارض ہوگا یعنی طاقت نہ گھٹے گی اور نہ کمزوری وناتوانی ہوگی بلکہ وہ وطی اونکی ایک طرحکا التذاذ وتنعم ہوگا کوئی آفت اوسکو کسی طرح پر بہی نہ لگیگی اور بڑا کامل لوگون مین وہان وہ شخص ہوگا جسنے اسجگہہ اپنے نفس کو حرام سے زیادہ بچایا ہے جسطرح کہ وہ شخص کہ جسنے یہان حریر پہنا ہے وہ وہان حریر نہ پہنے گا اور جسنے یہان شراب پی ہے وہ وہان شراب نہ پئیگا یا جس نے اسجگہہ سونے چاندی کے برتنون مین کہایا وہ وہان ظروف زر وسیم مین نہ کہائیگا ولہذا حدیث مین فرمایا ہے انھا لھم فی الدنیا ولکم فی الاخرۃ اب جو کوئی اپنی لذات وطیبات وشہوات کو اسجگہہ پورا کرلیگا تو وہ اوسجگہہ محروم رہیگا جسطرح کہ اللہ نے خبر دی ہے اذھبتم طیباتکم فی الحیاۃ الدنیا واستمتعتم بھا ولہذا صحابہ وتابعین اس سے نہایت درجہ ڈرتے تھے بالجملہ لذت محرمہ کا تارک دن قیامت کے استیفاء اپنی لذات کا اکمل وجوہ پر کریگا اور مبتلائے محارم ومعاصی کے لئے وہان لذت نہوگی ۵

	کسی کز لذت طاعت بود محروم زینجا من کہ بگزارند در جنت ولے با داغ حرمانش	

فصل ۱۷

زن جنت اسی دنیا مین اپنے زوج کو دیکھتی ہے ✤ عبداللہ بن زید نے کہا ہے کہ ہمکو یہ بات
پہنچی ہے کہ نساء اہل جنت سے کہتے ہین کہ کیا تو اپنے زوج کو اہل دنیا مین دیکھنا چاہتی ہے وہ کہتی
ہے ہان تب پردہ اوٹھا دیتے ہین اور دروازہ کھلجاتا ہے وہ اوسکو دیکھکر پہچان لیتی ہے
اور نگاہ مین رکھتی ہے اور اُسکے دیر مین آنے کی وجہ سے اوسکی طرف مشتاق ہوتی ہے
جسطرح کہ کوئی عورت شوہر غائب کی آرزومند ہوتی ہے اور جب اوسکی دنیا کی بی بی سے
اور اوس سے باہم کچھہ خفگی ہوجاتی ہے اور وہ بی بی اوس سے ناخوش ہوتی ہے تو یہ
امر اوسپر شاق گزرتا ہے وہ کہتی ہے ویحك دعہ من شرك انما هو معك لیالی قلائل
یعنی تو اسکو اپنی شر سے رہا کر یہ تو پاس تیرے چند شب ہے ترمذی مین رفعاً آیا ہے ایذا
نہین دیتی کوئی عورت اپنے خاوند کو دنیا مین لکن کہتی ہے زوجہ اوسکی حور عین لا
تو ذیہ قاتلك اللہ فانما هو عندك دخیل یوشك ان یفارقك الینا اس حدیث مین
دلیل ہے اس بات پر کہ اطلاق لفظ زوجہ کا حور عین پر مثل آدمیہ کے صحیح ہے ✤

فصل ۱۸

جنت مین حمل و ولادت ہوگی یا نہین اسمین لوگون کا اختلاف ہے ✤ حدیث ابو سعید خدری
مین فرمایا ہے مومن جب خواہش اولاد کی جنت مین کرے گا تو ایک دم مین حمل و وضع و
سن حسب دلخواہ ہوجائیگا رواہ الترمذی واستغربہ اسحٰق بن ابراہیم نے کہا ہے
لکن وہ اسبات کی خواہش ہی نہ کرے گا بعض نے کہا جنت مین جماع ہوگا ولد نہوگا

حدیث ابورزین عقیلی مین فرمایا ہے اہل جنت کی اولاد پیدا نہو گی آبن القیم نے کہا یہ حدیث
ابوسعید کی شرط صحیح پر ہے اور رجال اوسکی محتج بہم لکن سخت غریب ہے اور تاویل اسحق
مین نظر ہے دوسرا لفظ ابوسعید کا یہ ہے حضرت سے کہا گیا اہل جنت کے اولاد پیدا ہوگی
کیونکہ ولد تمام مسرت ہوتا ہے فرمایا ہان قسم ہے اوسکی جسکے ہاتہہ مین ہے جان میری وہ
بچہ اتنی مدت مین ہوگا جسکی تمنا تم کرتے ہو بلکہ اوسکا حمل و رضاع و شباب سب ایکدم مین
ہو جائیگا رواہ ابونعیم تیسرا لفظ انکا رفعًا یہ ہے مرد جنت کے لئے اولاد ہوگی حسب دلخواہ
اوسکے اور حمل و فصال و شباب ایک ساعت مین ہو جائیگا رواہ ابوالحسن و روی الحاکم
مثلہ ایضا عنہ بیہقی نے کہا اسکی اسناد سخت ضعیف ہے اور حدیث طویل ابورزین مین
جسکی طرف بخاری نے اشارہ کیا ہے یون آیا ہے غیران لاتوالد اس حدیث کو احمد و
طبرانی و ابوالشیخ و ابن مندہ و ابن مردویہ و ابونعیم وغیرہم نے برسبیل قبول و تسلیم روایت
کیا ہے سو یہ حدیث صریح ہے انتفاء ولد مین اور یہ لفظ کہ جب وہ چاہیگا تو ایسا ہوگا معلق
بشرط ہے اور تعلیق سے وقوع معلق اور معلق بہ کا لازم نہین آتا ہے اور لفظ اذا و اذا کا ثبت
ظاہر ہے محقق ہین ولکن کبھی استعمال ان الفاظ کا واسطے مجرد تعلیق کے عام طور پر بھی آتا ہے
اسجگہہ یہی معنی متعین ہین اسکو حافظ ابن القیم نے دس وجہ سے ثابت کیا ہے پھر کہا ہے
کہ جن لوگون نے ولادت کی نفی جنت مین کی ہے سو وہ نفی کچہہ اس سبب سے نہین کی ہے
کہ اونکے دلون مین کچہہ زیغ ہے بلکہ بدلیل حدیث ابورزین کے ہے کہ اوسمین لفظ غیران
لاتوالد آیا ہے اور ترمذی نے اس باب مین سلف و خلف سے دو قول نقل کئے ہین —
اور حدیث ترمذی غریب ہے سو اگر حضرت صلعم نے یہ فرمایا ہے تو اوسکے حق ہونے مین کچہہ شک
و شبہہ نہین ہے اور نہ کچہہ منافات ہے درمیان اوسکے اور درمیان حدیث ابورزین کے اسلئے

کہ یہ نفی ہی تو الد معہود کی نہ نفی ولادت ولد و وضع وسن وشباب کی ایک ساعت مین واللہ اعلم
قرطبی نے کہا ہے علمانے اسمین اختلاف کیا ہے بعض نے کہا جنت مین جماع ہوگا اولاد نہوگی
مجاہد وطاؤس وابراہیم نخعی کا یہی قول ہے اور بعض نے کہا اولاد ہوسکتی ہے لکن کوئی
اوسکی خواہش نکرے گا واللہ اعلم ❊

فصل ۱۹

حور عین کے سماع وغناء ولذت وطرب کا ذکر ❊ قال تعالیٰ ویوم تقوم الساعۃ یومئذ
یتفرقون فاما الذین اٰمنوا وعملوا الصالحات فھم فی روضۃ یحبرون یحییٰ بن
ابی کثیر نے کہا حبرہ لذت وسماع ہے اور یہ کچھ برخلاف قول ابن عباس کے نہین ہے کہ اونہون
نے یحبرون کے معنی یکرمون کے کیے ہین اور مجاہد وقتادہ نے کہا ینعمون اسلیئے کہ
لذت کان کی سماع سے منجملہ اکرام وانعام کے ہے علی کا لفظ رفعًا یہ ہے جنت مین ایک
مجمع ہوگا حور عین کا وہ اپنی آوازین بلند کرینگے یعنی گائین گی ویسی آواز خلائق نے نہ سُنی
ہوگی وہ یہ کہین گی نحن الخالدات فلا نبید نحن الناعمات فلا نبأس نحن الراضیات
فلا نسخط طوبیٰ لمن کان لنا وکنا لہ رواہ الترمذی و استغربہ یہ عبارت دلربا گویا
اونکی غزلخوانی ہوگی ابوہریرہ کہتے ہین جنت مین ایک نہر ہے طول مین برابر جنت کے اوسکے
کنارون پر کنواریان کھڑی ہونگی آمنے سامنے وہ آواز سے گائینگی ساری خلق اوسکو
سُنے گی تم جنت مین کوئی لذت ومزا مثل اوسکے ندیکھو گے ہمنے کہا اے ابوہریرہ وہ کیا
گانا ہوگا کہا انشاء اللہ تسبیح وتحمید وتقدیس وثناء رب عزوجل کی ہوگی اسکو جعفر فریابی
نے اسیطرح موقوفًا روایت کیا ہے ابو نعیم کا لفظ ابوہریرہ سے یہ ہی جنت مین ایک درخت

ہے اوسکے جذوع یعنی تنۂ درخت سونے کے اور اوسکی شاخین زبرجد اور موتیونکی ہونگی
ایک ہوا چلے گی اوس سے آواز برآمد ہوگی سُننے والون نے کبھی کوئی آواز لذیذ تر اوس سے
نہ سُنی ہوگی انس کا لفظ رفعًا یہ ہے حورعین جنت مین تغنی کرینگی نحن الحور الحسان خلقنا
لازواج کرام رواہ ابونعیم وابن ابی الدنیا ابن ابی اوفی رفعًا کہتے ہین ہر مرد کے
ساتھہ اہل جنت مین سے چار ہزار بکر اور آٹھہ ہزار ایم اور سو حور بیاہی جائینگی وہ سب
ہر ہفتہ مین مجتمع ہو کر آواز خوب کہ ویسی آواز خلائق نے نہ سُنی ہوگی یہ کہینگی نحن
الخالدات فلا نبید ونحن الناعمات فلا نبأس ونحن الراضیات فلا نسخط ونحن
المقیمات فلا نظعن طوبی لمن کان لنا وکنا لہ رواہ ابونعیم خالد بن معدان نے
رفعًا کہا ہے داخل نہوگا جنت مین کوئی بندہ لکن بیٹھینگی پاس اوسکے سر اور دونون پانون
کے دو حورعین اور بہت آواز خوش سے غنا کرینگی جسکو انس وجن نے سُنا ہوگا وہ کچھہ
مزامیر شیطان نہین ہے رواہ جعفر الفریابی ابن عمر رفعًا کہتے ہین ازواج اہل جنت گائینگی
ایسی خوش آوازی سے کہ کسی نے ویسی آواز نہ سُنی ہوگی منجملہ اونکے غنا کے ایک یہ
ہے کہ نحن الخیرات الحسان ازواج قوم کرام ینظرن بقرۃ اعیان دوسرا غنا یہ ہوگا
نحن الخالدات فلا نمتنہ نحن الآمنات فلا نخفنہ نحن المقیمات فلا نظعنہ رواہ
الطبرانی تفرد بہ ابن ابی مریم یہ غنا حقیقت مین ادا ء شکر نعم خدا ہے جسنے اونمین یہ
اوصاف کمال اور صفات حسن وجمال کے رکھے ہین ابن وہب کہتے ہین ایک مرد قریش
نے ابن شہاب سے کہا کیا جنت مین سماع بھی ہوگا کیونکہ مجھے سماع محبوب ہے کہا قسم
ہے اوسکی جسکے ہاتھہ مین ہے جان ابن شہاب کی جنت مین ایکدرخت ہے جسکا پھل
موتی اور زبرجد ہین اوس درخت کے نیچے حورین ہونگی نار پستان وہ طرح طرح سے

گائینگی نحن الناعمات فلا نبأس نحن الخالدات فلا نموت جب وہ درخت اس آواز کو سُنے گا اوسکے پتے کہڑ کہڑائینگے اور اون جواری کو جواب دینگے ہم نہین جانتے کہ آواز جواری کی بہتر ہوگی یا آواز شجر کی ابن وہب نے اسی کے لگ بھگ خالد بن یزید سے بھی روایت کیا ہے اور اتنا اور زیادہ کیا کہ اونکے سینہ پر لکھا ہوگا انت حبی و انا حبك انتهت نفسی عندك لم تر عینی مثلك ایک اور سماع ہوگا جو اس سے بھی اعلیٰ تر ہے اوزاعی کہتے ہین مجھکو یہ بات پہنچی ہے کہ اللہ کی خلق مین کوئی شخص اسرافیل علیہ السّلام سے زیادہ تر خوش آواز نہین ہے اللہ اونکو حکم دیگا وہ سماع شروع کرینگے آسمانون مین کوئی فرشتہ باقی نہ رہے گا لکن اوسکی نماز قطع ہوجائے گی پھر جب تک اللہ چاہیگا وہ سماع مین رہینگے تب اللہ تعالیٰ فرمائیگا قسم ہے میری عزت کی اگر جان لین بندے قدر میری عظمت کی تو میرے غیر کو نہ پوجین رواہ ابن ابی الدنیا محمد بن منکدر کہتے ہین قیامت کے دن ایک منادی ندا کریگا کہان ہین وہ لوگ جو بچاتے تھے کان اپنے اور جان اپنی مجالس لہو و مزامیر شیطان سے ساکن کرو اونکو ریاض مسک مین پھر فرشتون سے کہیگا سُناؤ اونکو تمجید تحمید میری مالک بن دینار نے کریمۂ ان لہ عندنا لزلفی وحسن مآب مین کہا ہے قیامت کے دن حکم ہوگا ایک منبر بلند رکھین گے پھر پکارا جائیگا کہ اے داؤد تم میری تمجید کرو آواز خوب و نرم سے جس سے کہ تم میری تمجید کیا کرتے تھے دنیا مین داؤد کی آواز نعیم اہل جنت کو خالی کردے گی یعنی اونکو تنعم سے باز رکھیگی

	آمد خبرے زآمد او	۹	من بعد خبر نماند مارا	

وروی عبد اللہ بن احمد نحوہ شہر بن حوشب نے کہا ہے اللہ تعالیٰ فرشتون سے کہیگا میرے بندے آواز خوش کو دوست رکھتے تھے مگر دنیا مین میرے سبب سے اوسکا سُننا چھوڑ دیا تہا اب تم میرے بندونکو

سُناؤ وہ اپنی آوازین بلند کرینگے تسبیح و تکبیر سے کہ ویسی آواز کبھی نہ سُنی ہوگی رواہ حماد بن سلمۃ

چہ خوش باشد آواز نرم حزین	بگوش حریفان مستِ صبوح
بہ از روے زیباست آواز خوش	کہ آن حظ نفس ست واین قوت روح

ابن عباس نے کہا جنت مین ایک درخت ہے کہڑا ہوا سوار اوسکے سایہ مین سو برس چلے اوسکے نیچے بیٹھکر بات چیت کرین گے بعض کا جی چاہیگا وہ دنیا کے لہو کا ذکر کریگا اللہ تعالیٰ ایک ہوا طرف سے جنت کے بہیجیگا وہ ہوا اوس درخت کو جنبش دے گی ہر اوس لہو کے ساتھہ جو کہ دنیا مین تہا ۵

من کل شئی لذیذ احتسی قدحا	وکل ناطقۃ فی الکون یطربنی

سعید حارثی کہتے ہین مینے سُنا ہے کہ جنت مین قلعے ہین موتی اور سونے کے اونکا پہل گوہر ہے جنت والے جب آواز خوش کا سُننا چاہین گے اللہ تعالیٰ اون قلعون پر ایک ہوا بہیجیگا اوس ہوا سے ہر آواز خوش جسکو جی چاہیگا سُنائی دے گی ایک اور سماع ہر اس سے بھی اعلیٰ تر جسکے سامنے سارے سماع مضمحل ہونگے یہ سماع اللہ کے کلام و خطاب وسلام و محاضرہ کا ہوگا اللہ تعالیٰ اپنا کلام اونپر پڑہیگا یہ جب اوس کلام پاک کو سُنین گے تو گویا پہلے اوس سے کبھی نہ سُنا تہا اس باب مین حدیثین صحیح وحسن آئی ہین جو کہ سماع دنیا سے بھی زیادہ تر محبوب ہین اور کان مین لذیذ تر اور آنکھہ مین خنک تر اسلئے کہ جنت مین کوئی لذت نظر کرنے سے طرف روے مبارک خدا کے اور اوسکے کلام پاک کے سُننے سے نہین ہے اور نہ کوئی شئے اہل جنت کو اس سے زیادہ محبوب تر دیجائیگی عبداللہ بن بریدہ کہتے ہین جنت والے ہر دن دوبار جبار جل جلالہ پر داخل ہونگے اللہ تعالیٰ اونپر قرآن پڑہیگا اور ہر شخص اپنی جگہہ پر بیٹہا ہوگا وہ جگہہ منبر دُر و یاقوت و زبرجد و زر و زمرد ہوگی

اونپر ایسی کوئی چیز پڑہی نہیں گئی اور نہ اونہون نے اعظم و احسن تر اوس سے سُنی ہوگی وہ اپنے گھرونمین پھر کر آئینگے اونکی آنکھین ٹھنڈی ہونگی دوسرے دن تک

اللهم اغفرلنا وارزقنا ✢

فصل ۲۰

اہل جنت کے اونٹ گھوڑے سواریان کیسی ہونگی ✢ بریدہ کہتے ہین ایک شخص نے حضرت سے پوچھا کہ جنت مین گھوڑے بھی ہونگے فرمایا اللہ اگر تجھکو جنت مین لیجائیگا تو تو وہان یاقوت سرخ کے گھوڑے پر سوار کرایا جائیگا وہ تجھکو جہان تو چاہیگا اوڑیگا ایک اور شخص نے کہا بھلا جنت مین اونٹ بھی ہونگے اوسکو پہلا سا جواب نہین دیا کہا اگر اللہ تجھکو جنت مین لیجائیگا تو ہر خواہش تیرے جی کی اور لذت آنکھہ کی تجھکو ملیگی رواہ الترمذی دروی نحوہ بمعناہ عن عبدالرحمن بن سابط وھذا اصح منہ ایوب کہتے ہین حضرت کے پاس ایک اعرابی آیا کہا اے رسول خدا مین گھوڑے کو دوست رکھتا ہون جنت مین گھوڑے ہونگے فرمایا تو اگر جنت مین جائیگا تو تیرے پاس یاقوت کا گھوڑا لایا جائیگا اوسکے دو پر ہونگے تجھکو اوسپر سوار کرائینگے وہ تجھکو جہان تو چاہیگا لے اوڑے گا ترمذی نے کہا اس حدیث کی اسناد قوی نہین ہے ابن القیم نے کہا حدیث بریدہ مضطرب فیہ ہے لکن ترمذی نے اوسکو صحیح کہا ہے واصل نے کہا جنت والے ملاقات کرینگے سفید نجائب پر گویا وہ یاقوت ہین اور نہین جنت مین بہائم مگر اسپ و شتر حدیث جابر مین فرمایا ہے اہل جنت جب جنت مین داخل ہو چکینگے تو اونکے گھوڑے پاس اونکے آئینگے یاقوت سرخ کے اونکے پر ہونگے وہ پیشاب و لید نکرینگے یہ اونپر بیٹھکر جنت مین

اوڑتے پہرینگے اتنے مین جبّار جل و علی تجلی فرمائے گا یہ اوسکو دیکھکر سجدہ مین گرینگے
جبار تعالیٰ فرمائیگا اپنے سر اوٹھاؤ آج کا دن عمل کا دن نہین ہے یہ تو نعیم و کرامت کا
دن ہے وہ سر اوٹھائین گے اللہ تعالیٰ اونپر عطر برسائے گا پہر وہ مشک کے تودون
پر گزر کرین گے اللہ وہان ایک ہوا بھیجے گا وہ ہوا اونپر خوشبو مسک کی اوڑائیگی وہ اپنے
گہر پہر کر آئین گے اوس گرد و غبار طیب سے آلودہ ہونگے رواہ ابو الشیخ ابن عمر نے کہا ہے
جنت مین عتاق خیل و کرائم نجائب ہونگے جنپر اہل جنت سوار ہونگے یعنی عمدہ سے عمدہ
گھوڑے اور بہتر سے بہتر سانڈنیان صحیح مسلم مین ابن مسعود سے آیا ہے کہ ایک آدمی ایک
ناقۂ مخطومہ لایا اور کہا اے رسول خدا یہ اللہ کی راہ مین ہے فرمایا تجھکو قیامت کے
دن سات سو ناقۂ مخطومہ ملین گے *

فصل ۱۲

جنت والے آپسمین ایک دوسرے سے ملاقات کرینگے اور جو دنیا مین درمیان اونکے ہوا تہا
اوسکا تذکرہ نکالینگے * قال تعالیٰ فاقبل بعضهم علی بعض یتساءلون قال قائل
منهم انی کان لی قرین یقول ءانك لمن المصدقین ءاذا متنا وکنا ترابا و
عظاما ءانا لمدینون قال هل انتم مطلعون فاطلع فرأه فی سواء الجحیم
قال تالله ان کدت لتردین ولولا نعمة ربی لکنت من المحضرین اظہر اقوال
یہ ہے کہ هل انتم مطلعون قول مومنین کا اپنے اخوان مسلمین سے ہوگا اور بعض نے کہا
کہ یہ بات ملائکہ اون مذاکرین سے کہین گے یہی قول ابن عباس کا بھی ہے اور بعض نے
کہا کہ یہ قول اللہ تعالیٰ کا اہل جنت سے ہوگا لکن صحیح وہی اول ہے کعب نے کہا ہے

جنت ونار کے درمیان روزن ہین مومن جب کسی اپنے دشمن کو دیکھنا چاہیگا جوکہ دنیا
مین تہا توکسی ایک روزن سے جھانک لیگا وقال تعالی واقبل بعضھم علی بعض
یتساءلون قالوا انا کنا قبل فی اھلنا مشفقین فمن اللہ علینا ووقانا عذاب
السموم انا کنا من قبل ندعوہ انہ ھو البر الرحیم ابوامامہ کہتے ہین حضرت سے پوچھا
کیا اہل جنت ایک دوسرے کی ملاقات وزیارت کرین گے فرمایا اعلی اسفل کی زیارت کریگا
نہ اسفل اعلے کی مگر وہ لوگ جو آپسمین اللہ کے لئے محبت رکھتے تہے وہ جنت مین جہان چاہینگے
کسی ہوئی اونٹنیون پر سوار ہوکر آئین گے رواہ الطبرانی وروی الدورقی مثلہ
عن حمید بن ھلال دوسرا لفظ طبرانی کا ایوب سے رفعًا یہ ہے کہ جنت والے سانڈنیون
پر سوار ہوکر آئین گے اور بعض زیارت بعض کی کرینگے اس سے اونکی لذت ومسرت پوری
ہو گی ولہذا حارثہ نے حضرت سے کہا تہا گویا مین دیکھتا ہون اپنے رب کے عرش کو ظاہر
اور اہل جنت کو کہ ایک دوسرے کی زیارت کرتے ہین اور اہل نار کو کہ وہ عذاب کئے جاتے
ہین فرمایا اللہ نے اس بندے کے دل کو منور کردیا ہے انس رفعًا کہتے ہین اہل جنت جب
جنت مین جائین گے بعض اخوان مشتاق بعض کے ہونگے اسکا تخت اوسکے نزدیک اسکا
تخت اِسکے نزدیک آئیگا تب یکجا جمع ہونگے ایک دوسرے سے کہیگا تم جانتے ہو کہ اللہ
نے ہمکو کب بخشا وہ کہیگا فلان دن فلان جگہہ مین ہمنے دعا کی تھی اللہ نے ہمکو بخشدیا
رواہ ابن ابی الدنیا مجاہد نے تفسیر علی سرر متقابلین مین کہا ہے کہ ایک دوسرے
کی پشت کو نہ دیکھیگا بطور تواصل وتحابب اسلئے کہ تخت جسطرح وہ چاہین گے دور
کرینگے بعض علما نے کہا ہے من جملۃ التقابل ان عین احدھم الیمنی تقابل
عین اخیہ الیمنی کما ینظر الشخص وجھہ فی المرأۃ عکس ما فی الدنیا

شفی بن ماتع کا لفظ رفعاً یہ ہے ایک نعمت جنت کی یہ ہے کہ وہ اونٹنیون اور سانڈنیون پر
سوار ہوکر آپسمین ملاقات کرینگے اونکے پاس جنت مین اسپ بازین و لگام لائے جائینگے جو کہ
نہ پیشاب کرینگے اور نہ لید وہ اوسپر سوار ہوکر جہان اللہ چاہیگا وہان تک جائینگے اونکے
پاس بادل آئیگا اوسمین وہ شئے ہوگی جو نہ کسی آنکھہ نے دیکھی نہ کان نے سُنی وہ کہینگے
اے ابر ہمپر برس وہ اونپر اونکی تمنّا سے زیادہ برسیگا پہر اللہ ایک ہوا بھیجیگا جو ایذا
ندے گی اونکے دائین بائین مشک کے ٹیلے گھوڑون کی پیشانی اور سرپر بکھر جائینگے
اور خود اونکے سرون پر جھڑ پڑینگے ہر شخص کے سرپر بال ہونگے مطابق اوسکی خواہش کے
وہ مشک اونکے بالون مین لگجائے گا اسیطرح گھوڑون اور کپڑون مین پہر وہانسے آگے چلینگے
جہانتک اللہ چاہیگا اتنے مین ایک عورت پکارے گی کہ اے بندۂ خدا تجھکو ہمسے کچھہ کام
نہین ہے وہ کہیگا تو کون ہے وہ کہیگی مین تیری بی بی اور محبوب ہون وہ کہیگا مجھکو
تیرا کچھہ معلوم نہ تھا وہ کہیگی تو نہین جانتا کہ اللہ نے فرمایا ہے فلا تعلم نفس ما اخفی لھم
من قرۃ اعین جزاءً بما کانوا یعملون وہ کہیگا ہان قسم ہے میرے رب کی پہر شاید وہ
بعد اس موقف کے چالیس سال تک اوس سے مشغول رہیگا کسی اور طرف التفات نکریگا
اور نہ کوئی ایسی شئے پیش آئیگی جو اوسکو اس نعیم و کرامت سے باز رکھے رواہ ابن
ابی الدُّنیا ابو ہریرہ کہتے ہین جنت والے زیارت کرینگے اونٹون پر اونپر سُرخ کانٹھیان
کسی ہونگی گرد اونکے مشک ہوگا لگام اونکی دنیا و ما فیہا سے بہتر ہوگی دوسرا لفظ انکا یہ
ہے کہ حضرت نے جبریل سے پوچھا کہ اس آیت سے کون لوگ مراد ہین ونفخ فی الصُّور
فصعق من فی السَّموات ومن فی الارض الا من شاء اللہ کہا شہدا ہین اللہ
اونکو تلوارین باندہے ہوئے گرد عرش کے مبعوث کریگا ملائکۂ محشر نجائب لعل و یاقوت

لیکر آئین گے اونکی باگین سفید موتیون کی اور اونکے کجاوے سونے کے ہونگے وہ باگین
سندس واستبرق کی ہونگی اور زین پوش اونکے حریر سے زیادہ نرم ہونگے اونکا قدم وہان
پڑیگا جہانتک نظر جائیگی جنت مین گھوڑون کے اوپر سیر کرتے پھرین گے وقت طول ہیبت نزہت
کے کہین گے چلو دیکھین اللہ تعالیٰ اپنے خلق مین کیونکر حکم دیتا ہے اللہ تعالیٰ اونکو دیکھکر
ہنسیگا اللہ جب کسی بندے کو دیکھکر کسی جگہہ مین ہنسے گا تو پھر اوسپر کچھہ حساب نہوگا
رواہ ابن ابی الدنیا ہ

برآسمان چہارم مسیح بیمارست		تبسمی زتو بہر علاج میطلبد	

علی مرتضیٰ نے رفعاً کہا ہے جنت مین ایک درخت ہی جسکے اعلیٰ سے اعلیٰ حلل اور اسفل
سے خیل زر زین ولگام دُر و یاقوت کی بلا روث و بول پر دار نکلتے ہین اونکا قدم مد بصر پر
پڑتا ہے اہل جنت اونپر سوار ہوکر جہان چاہین گے اوڑتے پھرینگے جو شخص اونسے درجہ مین
کم ہوگا وہ کہیگا اے رب یہ بندے تیری اس کرامت کو کس عمل سے پہنچے اونسے کہا جائیگا
کہ وہ رات کو نماز پڑہتے تہے اور تم سوتے تہے وہ روزہ رکہتے تہے اور تم کھاتے تہے وہ خرچ
کرتے تہے اور تم بخیل تھے وہ لڑتے تہے اور تم نامردی کرتے تہے رواہ ابن ابی الدنیا ایک اور
زیارت ہے جو اس سے بھی اعلےٰ تر ہے وہ دیدار الٰہی ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنا چہرہ اونکو دکھائیگا
اور اپنی بات اونکو سنائیگا اور اپنی رضامندی اونپر اوتارے گا اس زیارت کا ذکر
عنقریب آنیوالا ہے اللھم لا تحرمنا +

فصل ۲۲

جنت کا بازار کیسا ہوگا اور وہان کیا چیز ہوگی + حدیث انس بن مالک مین فرمایا ہے جنت

مین ایک بازار ہے وہان ہر جمعہ کو آیا کرینگے باد شمال چلیگی اونکے چہرون اور کپڑون
پر گرد ڈالے گی وہ حسن وجمال مین زیادہ ہو جائین گے رواہ مسلم اسکو احمد نے حماد
بن سلمہ سے بھی روایت کیا ہے حماد نے کہا وہان ٹیلے ہونگے مشک کے جب اونکی طرف
جائین گے تو ہوا چلیگی سعید بن المسیب نے ابو ہریرہ سے ملاقات کی ابو ہریرہ نے کہا مین اللہ
سے یہ سوال کرتا ہون کہ مجھکو اور تجھکو سوق جنت مین جمع کرے سعید نے کہا کیا وہان
ہاٹ لگیگی کہا ہان حضرت نے مجھکو خبر دی ہے کہ جنت والے جب جنت مین داخل ہونگے
توموافق اپنے اعمال کے اوترین گے اونکو اذن ہوگا مقدار یوم جمعہ مین ایام دنیا سے کہ
وہ رب تبارک وتعالیٰ کی زیارت کرین اللہ اونکے لئے اپنا عرش ظاہر کرے گا اور ایک
جنت کے چمن مین اونکے لئے منبر نور کے اور موتی کے اور زبرجد کے اور یاقوت کے اور سونے اور چاندی
کے رکھے جائین گے وہان ادنی جنتی بھی مشک وکافور کے ٹیلون پر بیٹھیگا اگرچہ اونمین کوئی
کم درجہ نہو گا وہ کرسی والون کو نشست مین آپسے افضل نجانین گے کہا کیا ہم اپنے رب
عزوجل کو دیکھین گے کہا ہان کیا تمکو سورج اور ماہ نیم ماہ کے دیکھنے مین کچھہ شک ہے ہمنے کہا
نہین فرمایا اسیطرح تم دیکھنے مین اپنے رب کے کچھہ شک نہ کروگے اوس مجلس مین کوئی باقی
نرہیگا جسکا سامنا اللہ سے نہو گا اللہ تعالیٰ سب سے روبرو ہو گا یہانتک کہ فرمائیگا اے
فلان بن فلان تجھے یاد ہے کہ تونے فلان فلان روز یہ کیا تھا اوسکو یاد اوسکے بعض غدرات
کی دلائیگا وہ کہیگا ہان لکن کیا تونے مجھکو بخش نہین دیا ہے فرمائیگا ہان میری ہی مغفرت
کے سبب سے تو اس درجہ کو پہنچا ہے اتنے مین ایک ابر آکر اوپر سے اونکو ڈھانپ لیگا اوس سے
ایسا عطر برسیگا کہ ویسی خوشبو کسی چیز کی نپائی ہو گی پہر ہمارا رب فرمائیگا کھڑے ہو
اوس خیر کے لئے جو طیار کی ہے واسطے تمہارے کہ امت سے تم جتنی چاہو لو وہ بازار

ہین آئینگے فرشتے ہر طرف سے گھیرے ہوئے ہونگے اوس بازار مین وہ شئے ہوگی کہ ویسی
چیز کبھی آنکھون نے نہین دیکھی اور نہ کان نے سُنی اور نہ دلون پر گزری پھر جو کچھہ ہم چاہینگے
وہ ہمکو بار کرا دیا جائیگا وہان خرید و فروخت نہین ہے اِس بازار مین بعض اہل جنت بعض
سے ملینگے اچھے لباس والا کم درجہ لباس والے سے ملیگا حالانکہ اونمین کوئی دنی نہین ہے
وہ اوسکے لباس و ہیئت کو دیکھکر ڈرے گا بات ختم نہوگی کہ اوسکے سامنے بہتر اوس سے
لباس آجائیگا یہ اسلئے کہ جنت مین کسی کو غم کرنا لایق حال نہین ہے پھر ہم اپنے اپنے گھرون
کو پھر کر آئینگے ہماری بیبیان ہمکو دیکھکر کہینگی مرحبا و اہلاً لِحِبّنا تو آیا تیرا جمال و
عطر افضلتر ہے اوسوقت سے جبکہ تو ہمکو چھوڑ کر گیا تہا وہ کہیگا آج کے دن ہم مجلس مین
اپنے رب کے تھے جو جبار عز و جل ہے اور ہمکو یہی لایق ہے جسطرح کہ ہم پھر کر آئے ہین رواہ
ابن ابی عاصم فی کتاب السُّنۃ و رواہ الترمذی و ابن ماجۃ اسکی اسناد
مین کوئی لایق نظر کے نہین ہے مگر عبد الحمید کاتب اوزاعی سو اوسکا تفرد اوزاعی سے
منکر نہین ہے احمد و ابو حاتم نے اوسکو ثقہ کہا ہے اور نسائی نے ضعیف اور ترمذی نے
غریب اسکو ابن ابی الدنیا نے بھی طریق ہقل بن زیاد سے عن الاوزاعی روایت کیا ہے
محرر سطور کے غدرات فجرات بیحساب ہین لکن حدیث دلیل ہے اسبات پر کہ اللہ تعالی اہل غدرات
کی بھی مغفرت کریگا اور اوسکو نام لیکر خطاب فرمائیگا جیسے یہ کہ اے **صدیق بن حسن**
تجھکو یاد ہے کہ تو نے فلان روز فلان جگہہ مین کیا کیا تہا پھر اپنی مغفرت کے سبب سے پہنچنا
ادس غادر کا اوس منزلت تک ارشاد کرے گا وللہ الحمد بار خدایا مین اِسدم ہر گناہ سے
تائب ہوتا ہون لکن یہ توبہ اوسیوقت بکار آمد ہوسکتی ہے کہ تیری توفیق میری دستگیری
فرمائے اور مجھکو استقامت بخشے ورنہ یہ توبہ خود لائق توبہ کرنے کے ہے اللّٰھمّ غفراً

ہم دعا از تو اجابت ہمہ ز تو	ایمنی از تو مخافت ہمہ ز تو

حدیث علی مین فرمایا ہے جنت مین ایک بازار ہوگا وہان خرید فروخت کچھہ نہوگی یہی صورتین مردون اور عورتون کی ہونگی مرد جس صورت کو چاہیگا اوسمین داخل ہو جائیگا رواہ الترمذی وقال غریب انس بن مالک کہتے ہین اہل جنت کہین گے چلو بازار کو پھر مشک کے تودون کی طرف جائین گے جب اپنے ازواج کی طرف پھر کر آئین گے اونسے کہینگے کہ ہم تم مین ایسی خوشبو پاتے ہین جو تم مین نہ تھی وہ کہینگی ہم بھی تم مین ایسی خوشبو پاتے ہین جو پہلے نہ تھی جبکہ تم ہمارے پاس سے گئے تھے رواہ ابن المبارک دوسرا لفظ یہ ہے کہ جنت مین ایک بازار ہے اوسجگہہ مشک کے ٹیلے ہین اہل جنت وہان جائینگے اور مجتمع ہونگے اللہ تعالی ایک ہوا بھیجیگا جو اونکے گھرون مین گھس جائے گی تب اونکی بیبیان اونسے وقت پھرنے کے کہینگی تم تو بعد ہمارے اور بھی زیادہ خوبصورت ہوگئے وہ اپنی بیبیون سے کہینگے کہ تم بھی بعد ہمارے حسن مین بڑھ گئین رواہ ابن المبارک جابر کہتے ہین حضرت آئے اور ہم یکجا بیٹھے تھے فرمایا اے گروہ مسلمانون کے جنت مین ایک بازار ہوگا جسمین نہ خرید ہے نہ فروخت مگر صورتین جو شخص جسصورت مرد یا عورت کو پسند کرے گا اوسمین داخل ہوگا رواہ الحافظ محمد الحضرمی مین کہتا ہون جن بنسبت انس کے قدرے لطیف ہوتے ہین وہ دنیا مین باشکال مختلفہ ظاہر ہوتے ہین انسان بہشت مین بغایت درجہ الطف ہوگا اسلیئے اوسکا متشکل ہونا صور حسنہ مین کچھہ بعید نہین ہے والقدرۃ صالحۃ لکل شیٔ

باب چہارم

اسمین چند فصلین ہین

فصل ۱

اہل جنت اپنے رب کی زیارت کرینگے * اس سے زیادہ کوئی نعمت وراحت ومسرت وفرحت

اہل ایمان کو ہوگی حقیقت مین فوز عظیم یہی ہے انس بن مالک کہتے ہین جبریل ایک سفید
آئینہ لائے اوسمین ایک نکتہ تہا حضرت نے کہا یہ کیا ہے کہا جمعہ ہے تمکو اور تمہاری امت کو
اسکے سبب سے فضیلت دیگئی ہے لوگ اسمین تمہارے تابع ہین یعنی یہود و نصاری اور تم کو
اس دن مین خیر ہے اسمین ایک ساعت ہے کہ نہین موافق ہوتا مومن اوس ساعت کو کہ دعا
کرے اللہ سے لکن اللہ اوسکی دعا قبول کرتا ہے یہ دن ہمارے نزدیک یوم المزید ہے حضرت
نے کہا اے جبریل یوم المزید کیا ہے فرمایا تیرے ربنے فردوس مین ایک وادی خوشبودار
مقرر کیا ہے اوسمین ٹیلے ہین مشک کے جب جمعہ کا دن ہوتا ہے تو اللہ تعالی جتنے فرشتے
چاہتا ہے نازل کرتا ہے اوسکے گرد نور کے منبر ہین اونپر پیغمبرون کی نشستگاہ ہے یہ منابر
سونے سے محفوف ہین دُرّ و یاقوت و زبرجد سے جڑے ہین اونپر شہداء و صدیقین ہونگے اون
ٹیلون پر انکے پیچہے بیٹہین گے اللہ تعالی فرمائیگا مین تمہارا رب ہون تمنے میرے وعدے
کو سچا جانا اب تم مجہسے مانگو مین تمکو دونگا وہ کہینگے ہم تیری رضامندی مانگتے ہین اللہ تعالی
فرمائیگا مین تم سے راضی ہوا تمہارے لئے ہے جو تمنا کرو تم اور میرے پاس مزید ہے سو وہ دوست
رکہتے ہین جمعہ کے دن کو اسلئے کہ اللہ تعالی اوس دن اونکو خیر دیگا یہ وہ دن ہے کہ اسی دن
مین تمہارا رب عرش پر مستوی ہوا یعنی تخت پر بیٹہا اسی دن مین اوسنے آدم کو پیدا کیا اسی دن
قیامت بہی قائم ہوگی رواہ الشافعی فی مسندہٖ اس حدیث کے کئی طریق ہین ابو برزہ اسلمی نے
رفعًا کہا ہے اہل جنت صبح و شام نئے کپڑے پہنین گے جسطرح کہ کوئی تم مین صبح و شام پاس کسی
بادشاہ کے جدید لباس پہنکر جاتا ہے اسیطرح وہ واسطے زیارت رب تعالی کے جائینگے یہ
جانا اونکا ایک مقدار و علامت سے ہوگا یہ اوس ساعت کو جسمین حاضر دربار پروردگار ہونا چاہیئے
جانتے ہونگے رواہ ابونعیم و رواہ جعفر بن فرقد عن ابیہ مثلہ علی مرتضی کہتے

ہین اہل جنت جب جنت مین بس جائینگے تو اونکے پاس ایک فرشتہ آکر کہیگا اللہ تعالیٰ تمکو
حکم دیتا ہے کہ تم اوسکی زیارت و ملاقات کرو وہ سب جمع ہو جائین گے پھر اللہ تعالیٰ داؤد علیہ السلام
کو حکم دے گا کہ وہ اپنی آواز تسبیح و تہلیل کے ساتھہ بلند کرین پھر مائدۂ خلد لاکر رکھا جائے گا
کہا اے رسول خدا مائدۂ خلد کیا ہے فرمایا ایک زاویہ ہے بہشت کے زاویون سے مشرق و مغرب
سے بھی زیادہ کشادہ و وسیع پھر اونکو کھانا کھلایا جائیگا پھر پانی پلایا جائیگا پھر لباس پہنایا
جائیگا وہ کہین گے اب کوئی بات باقی نہین رہی مگر نظر کرنا طرف اللہ کے چہرہ کے تب اللہ
تعالیٰ تجلی کریگا وہ سب سجدے مین گر پڑینگے اللہ فرمائیگا تم عمل کے گھر مین نہین ہو تم تو دار جزا
مین ہو رواہ ابو نعیم یعنی اسدم حاجت سجدہ کرنے کی نہین ہے پھر ابو نعیم نے ایک حدیث طویل
محمد بن علی بن حسین بن فاطمہ علیہم السلام سے ذکر مین جنت اور طوبیٰ و نہر و عجائب کے اور گفتگو
کرنی رب کی ساتھہ اہل جنت کے مرفوعًا روایت کی ہے لیکن رفع اوسکا صحیح نہین ہے یہی بس ہے
کہ وہ کلام محمد بن علی ہے ؛

فصل ۲

جنت مین ابر آئیگا پانی برسے گا ؛ حدیث سوق جنت مین گزر چکا ہے کہ زیارت کے دن
ابر ایک ایسا عطر برسائیگا کہ ویسی خوشبو کبھی نپائی ہوگی کثیر بن مرہ کہتے ہین منجملہ مزید کے
یہ ہے کہ ایک ابر اہل جنت پر گزر کرے گا کہیگا تم کیا چاہتے ہو کہ مین کس چیز کو تمپر برساؤن
پھر وہ جس شے کی آرزو کرینگے وہی شئے برسائیگا رواہ بقیۃ بن الولید ابن ابی الدنیا
کہتے ہین مجھسے ازہر بن مروان نے ذکر و فدا اہل جنت کا کیا کہ وہ ہر پنجشنبہ کو پاس اللہ
سبحانہ کے جاوینگے اونکے لئے تخت رکھے جائین گے ہر شخص اپنے سریر کو اوس سے زیادہ

پہچانیگا جسطرح کہ تم اپنے سر پر کو پہچانتے ہو جب وہ بیٹہہ جائین گے اور قوم اپنی اپنی جگہہ پر نشست
کر لیگی تو اللہ تعالی فرمائیگا کھانا کہلاؤ میرے بندون اور میری خلق اور میرے ہمسایون اور
میرے مہمانون کو پہر فرمائیگا اب انکو پانی پلاؤ تب رنگ برنگ کے برتن مُہر لگی ہوئی لائے جاینگے
اونمین وہ پانی پیئین گے پہر فرمائیگا میرے عباد و خلق و جیران و وفد نے کھالیا پی لیا
اب انکو میوہ کہلاؤ تب ایک جُہکے ہوئے درخت کے پہل لائینگے وہ جتنا چاہین گے اوسمین سے
کہائین گے پہر فرمائیگا میرے عبید و خلق و جیران و مہمان اکل و شرب و تفکہ کر چکے اب انکو
کپڑے پہناؤ تب ایک درخت سبز و زرد و سُرخ کے ثمرات لائینگے پہر رنگ کا حلہ اوسمین سے اوگیگا
وہ حلے اونپر تقسیم کیئے جائین گے وہ قمیص ہونگے پہر فرمائیگا میرے بندے میری خلق و میرے
پڑوسی میرے مہمان کہا چکے پی چکے تفکہ کر چکے کپڑے پہن چکے اب انکے عطر ملو تب اونپر مشک
چھڑکینگے جیسے ریزے باران کے پہر فرمائیگا میرے عباد و جیران و وفد کہا چکے پی چکے تفکہ
کر چکے کپڑے پہن چکے خوشبو مل چکے اب مین اونپر تجلی کرونگا کہ وہ مجھکو دیکھہ بہی لین جب تجلی
فرمائیگا اور یہ اوسکو دیکھینگے تو انکے چہرے تازہ ہو جائین گے پہر کہا جائیگا کہ اچھا اب تم اپنے
اپنے گہر جاؤ اونکی بیبیان اونسے کہینگی تم ہمارے پاس سے جس صورت پر گئے تہے اب تم
اور ہی صورت پر آئے وہ کہینگے اللہ جل ثناؤہٗ نے ہمپر اپنی تجلی کی ہمنے اوسکو دیکھا ہمارے
چہرے تر و تازہ ہو گئے حدیث شفی بن ماتع کی دربارہ فضل زیارت اہل جنت پہلے گزر چکی ہے
اللہ نے ابر و باران کو اس جہان مین سبب رحمت و حیات کا ٹھیرایا ہے پہر سبب حیات خلق
کا قبور مین ٹھیرائیگا کہ چالیس صبح تک لگاتار عرش کے نیچے سے پانی برسا کریگا وہ زمین کے
نیچے سے کشت کی طرح اوگین گے اور دن قیامت کے مبعوث ہونگے اور آسمان اونپر پانی
برسائیگا گویا یہ اوگنا اثر اوسی مطر عظیم کا ہوگا واللہ اعلم جسطرح کہ دنیا مین ہوتا ہے پہر جنت مین

ابر آئیگا اور عطر وغیرہ جو کچھ وہ چاہین گے برسائیگا اسیطرح اہل نار کے لئے ابر نمودار ہوگا اور
اونپر عذاب کی بارش کرے گا وہ عذاب اور دوگنا ہو جائیگا جسطرح کہ دنیا مین قوم ہود و قوم
شعیب پر ابر نے عذاب برسایا تھا بالجملہ اللہ تعالیٰ ابر کو واسطے رحمت و عذاب کے ناشی کرتا ہے؛

فصل ۳۳

جنت ایک مملکت عظمیٰ ہے اور اہل جنت ملوک ہین؛ قال تعالیٰ واذا رایت ثم رایت
نعیما وملکا کبیرا مراد کبیر سے عظیم ہے قالہ مجاھد فرشتے پاس اونکے اذن لیکر آئین گے
کعب نے اس آیت مین کہا ہے کہ اللہ تعالیٰ پاس اونکے ملائکہ کو بھیجیگا وہ پہلے اذن چاہینگے
ابن عباس نے پہلے ذکر اہل جنت کی سواریون کا کیا پھر یہ آیت پڑھی ابو سلیمان نے کہا رب العزت
کا رسول اونکے پاس تحفہ لیکر آئیگا لکن جب تک اذن نہوگا اندر نہ جائیگا دربان سے کہیگا میرے
لئے اذن حاصل کر کہ مین اوسکے پاس تک نہین پہنچ سکتا ہون ایک دربان دوسرے دربان کو خبر
کریگا اسیطرح ایک حاجب بعد ایک حاجب کے اوسکے گھر مین سے طرف دار السلام کی ایک دروازہ
ہوگا جس سے وہ اپنے رب پر جب چاہیگا داخل ہوگا بغیر اذن کے سو ملک کبیر یہی ہے کہ قاصد
رب العزت کا بغیر اذن کے اوسپر داخل نہوگا اور وہ اپنے رب پر بلا اذن داخل ہوگا حدیث انس
بن مالک مین رفعاً آیا ہے کہ اسفل اہل جنت درجہ مین وہ شخص ہوگا جسکے سر پر دس ہزار خادم
کھڑے ہونگے رواہ ابن ابی الدنیا وروی ابن المبارک نحوہ من ابی امامۃ بلفظہ
اخرجی ابو ہریرہ کا لفظ یہ ہے کہ ادنی جنت والا درجہ مین حالانکہ اونمین کوئی ادنی درجہ نہین ہے
وہ شخص ہوگا جسکے پاس صبح وشام پندرہ ہزار خادم ہونگے ہر خادم کے پاس ایک ایسی چیز
ہوگی جو اوسکے رفیق کے پاس نہوگی حمید بن ہلال نے کہا جنت مین ہر شخص کے ہزار خازن

ہونگے ہر خازن کے سپرد ایک عمل جدا گانہ ہوگا جو اوسکے صاحب کے پاس نہین ہے ابو عبدالرحمن
جبلی نے کہا ہے اول بار یہ کہ بندہ داخل جنت ہوگا ستر ہزار خادم اوسکو آگے ٹہر کر لین گے
گویا موتی ہین اور حدیث ابوسعید کی گزر چکی ہے اوسمین اسی ہزار خادم وغیرہ آئے ہین
ضحاک بن مزاحم نے کہا اللہ کا دوست اپنے گہر مین ہوگا کہ اتنے مین ایک قاصد طرف سے
اللہ عزوجل کے آئیگا اور پروانگی دلوانے والے سے کہیگا تو اذن لے اللہ کے رسول کا
اللہ کے ولی پر وہ اندر آکر پروانگی طلب کرے گا پہر وہ بعد اذن کے اوسکے پاس جائیگا اور
جو تحفہ لایا ہے وہ اوسکے سامنے رکہدیگا اور کہیگا اے ولی اللہ تیرے رب نے تجہکو سلام کہا ہے
اور حکم دیا ہے کہ تو اسکو کہا وہ اوسکو مشابہ طعام ماکول کے پاکر کہیگا کہ ابہی تو مین اس طعام کو
کہا چکا ہون وہ کہیگا رب کا یہی حکم ہے کہ تو اسمین سے بہی کچہہ کہا جب وہ اوسکو کہائیگا تو
تو ہر ثمر جنت کا اوسمین مزا پائیگا فذلک قولہ عزوجل واتوا بہ متشابہا رواہ ابن ابی
الدنیا مغیرہ بن شعبہ رفعًا کہتے ہین موسیٰ علیہ السلام نے اپنے رب سے سوال کیا تہا کہ ادنیٰ اہل
جنت کون ہے فرمایا وہ شخص جو سب کے بعد جنت مین داخل ہوگا یہ حدیث بتمامہ اوپر گزر چکی ہے
رواہ مسلم ابوسعید کا لفظ یہ ہی کہ اللہ نے جنت بنائی ایک خشت سیم کی ایک خشت زر کی اور اوسکو
اپنے ہاتہہ سے لگایا اور اوسکو فرمایا بات کر اوسنے کہا قد افلح المؤمنون فرشتون نے داخل
ہوکر کہا طوبیٰ لک منزل الملوک رواہ البزار ہکذا موقوفا ورواہ عدی بن الفضل
مرفوعا لکن صحیح یہی ہی کہ موقوف ہی اور پہلے یہ ذکر ہو چکا ہی کہ اونکے سرون پر تاج مرصع ہونگے جو تاج کہ بادشاہ
لگایا کرتے ہین واللہ اعلم

فصل سوم

اس بیان مین کہ جنت فوق تر ہے اس سے کہ بال مین اوسکا خطرہ یا خیال مین اوسکا حال آسکے

جگہہ ایک تازیانہ کی جنت مین دنیا و مافیہا سے بہتر ہے + قال تعالیٰ تتجافی جنوبھم
عن المضاجع یدعون ربھم خوفا وطمعا ومما رزقناھم ینفقون فلا تعلم
نفس ما اخفی لھم من قرۃ اعین جزاء بما کانوا یعملون یہ جگہہ تامل کرنے کی ہے کہ قیام
لیل ایک امر مخفی تہا اوسکے مقابلہ مین جزا بہی مخفی رکہی جسکو کوئی نفس نہین جانتا اونکے
قلق وخوف واضطراب کا بستر پر جبکہ وہ نماز شب کے لئے اوٹہتے تہے مقابلہ خنکی چشم سے جنت
مین کیا صحیحین مین ابوہریرہ سے رفعًا آیا ہے کہ اللہ عزوجل نے فرمایا اعددت لعبادی
الصالحین ما لا عین رأت ولا اذن سمعت ولا خطر علی قلب بشر اسکا مصداق اللہ
کی کتاب مین ہے فلا تعلم نفس الخ وفی مسلم نحوہ عن سہل بن ساعد الساعدی ابوہریرہ
رفعًا کہتے ہین جگہہ تمہاری ایک کمان کے برابر جنت مین بہتر ہے اوس چیز سے جسپر سورج
نکلا اور ڈوبا رواہ الشیخان اور یہ حدیث ابوامامہ کی پہلے گزر چکی ہے الا مشمر للجنۃ
فان الجنۃ لا خطر لھا الحدیث یعنی ہے کوئی کمر باندہنے والا اور طیاری کرنیوالا واسطے
جنت کے بیشک جنت بے کہٹکے ہے جابر کا لفظ رفعًا یون ہے لا یسأل بوجہ اللہ الا الجنۃ
رواہ ابوداؤد ابن القیم کہتے ہین جنت کے لئے اگر کوئی اور شرف وخطر نہوتا مگر اتنا ہی کہ
اللہ کا نام لیکر یہی چیز مانگی جاتی ہے نہ اور کچہہ تو اسیقدر شرف وفضل وکرم اوسکو کفایت کرتا
بخاری مین سہل بن سعد سے رفعًا آیا ہے کہ جگہہ ایک کوڑی کی جنت مین بہتر ہے دنیا و
مافیہا سے احمد نے ابوہریرہ سے رفعًا روایت کیا ہے کہ جنت مین جگہہ برابر ایک تازیانہ
کے بہتر ہے مابین آسمان وزمین سے وھذا علی شرط الشیخین حدیث سعد بن ابی وقاص
مین فرمایا ہے اگر مقدار ناخن سے بہی کمتر اوس چیز کا جو جنت مین ہے ظاہر ہو تو مابین آسمان
وزمین کا آرایش دار بارونق ہو جائے اور اگر ایک شخص اہل جنت مین سے جہانکے اور

وصف جنت

اور اوسکا کنگن ظاہر ہو جائے تو دہوپ سورج کی ایسی مٹ جائے جیسے تارون کی چمک سورج سے مٹ جاتی ہے رواہ الترمذی واستغربہ اس باب مین انس وابو سعید خدری وابن عمرو سے بہی حدیثین آئی ہین بہلا اوس گہر کا اندازہ کیونکر ہو سکتا ہے جسکو اللہ پاک نے اپنے دست مبارک سے بنایا ہے اور اپنے ہاتہہ سے اوسمین درخت وغیرہ اشیاء لگائی ہین اور اوسکو اپنے احبّاء کا قرارگاہ ٹہیرایا ہے اور اوسجگہہ کو اپنی کرامت ورحمت ورضوان سے بہرپور آباد کیا ہے اور وہان کی نعیم کا نام فوز عظیم رکھا ہے اور اوس بادشاہی کو ملک کبیر فرمایا ہے اور سارے جہان کی خوبیان اوسمین رکہی ہین اور اوسکو ہر عیب وآفت ونقص سے پاک کیا ہے تو اگر وہانکی زمین وتربت کا سوال کرے تو مسک وزعفران ہے اور اگر سقف کا حال پوچہے تو عرش رحمٰن ہے اور اگر گارے کا حال دریافت کرے تو مسک اذفر ہے اور اگر سنگریزون سے سوال کرے تو موتی وجواہر ہین اور اگر بنیاد کا حال پوچہے تو ایک اینٹ سونے کی اور ایک اینٹ چاندی کی ہے اور اگر درختونکا سوال کرے تو وہان کوئی درخت نہین ہے لکن اوسکی ساق سونے یا چاندی کی ہے نہ حطب وخشب کی یعنی چوب وہیزم کی اور اگر ثمر کا حال پوچہے تو جیسے سبوے کلان زید سے زیادہ نرم شہد سے زیادہ شیرین اور اگر پتون کا حال دریافت کرے تو نرم سے نرم کپڑے سے زیادہ بہتر اور اگر نہرون کا حال پوچہے تو نہرین ہین دودہ کی جنکا مزا نہین بدلا اور شراب کی جو پینے والون کو مزا دیتی ہے اور شہد ناب کی اور اگر طعام سے سائل ہو تو میوے ہین خاطر خواہ اور گوشت پرندون کے حسب خواہش دل اور اگر اونکی شراب کا حال پوچہے تو تسنیم وزنجبیل وکافور ہے اور اگر برتنون کا حال دریافت کرے تو سونے چاندی کے برتن ہین اور کانچ کی طرح صاف وشفاف اور اگر کشادگی دروازون کی پوچہے تو درمیان دو

کواڑون کے چالیس برس کی راہ کا فاصلہ ہے اور ایک دن اونپر ایسا آئیگا کہ وہ ابواب
بہ سبب ازدحام کے ممتلی ہون گے اور اگر حال ہواؤن کے چلنے کا درختون پر پوچھے تو وہ
ایسی مطرب ہونگی کہ تونے ویسا طرب کبھی نہ سُنا ہوگا اور اگر اون درختون کے سایہ کا حال
پوچھے تو وہان ایک ایسا درخت ہوگا جسکے سایہ مین سوار تیز رو سو برس تک چلیگا پھر بھی
اوسکو قطع نکرسکیگا اور اگر سعت جنت کا حال پوچھے تو ادنیٰ جنتی اپنے ملک و سرر و قصور و بساتین
مین دو ہزار برس تک چلسکتا ہے اور اگر خیام و قباب کا سوال کرے تو ایک خیمہ ایک دُرۂ مجوف
کا ہوگا ساٹھہ میل کا لنبا اور اگر برآمدہ کا سوال کرے تو وہ غرفے ایسے بنے ہین جنکے نیچے سے
نہرین بہتی ہونگی اور اگر اونچائی کا حال پوچھے تو اوس ستارہ کو دیکھہ جو افق آسمان مین نکلتا
یا ڈوبتا ہے ہرگز آنکھین اوسکو نہین پاسکتین اور اگر اونکے لباس کا سوال کرے تو حریر و ذہب
ہے اور اگر حال فرش کا پوچھے تو استر اونکے استبرق ہین وہ بطائن اعلی رتب پر گستردہ ہین اور
اگر ارائک کا حال دریافت کرے تو یہ ایسے سریر ہین جنپر شخانات لگے ہوئے ہین یعنی چھپر کھٹ
سونے کے ڈوریون و تکمون اور گھنڈیون سے آراستہ او نمین نہ کہین درار ہے اور نہ شگاف
اور اگر اہل جنت کے چہرون اور حُسن و جمال کا حال پوچھے تو چاند کی سی صورتین ہین اور اگر عمر کا
سوال کرے تو سب کے سب ۳۳ سالہ صورت آدم ابوالبشر علیہ السّلام پر ہین اور اگر اونکے غنا
و سماع کا حال پوچھے تو اونکی گانے والیان حور عین ہونگی اُس سے اعلی تر سماع ملائکہ کا ہوگا
اور اوس سے اعلیٰ تر سماع خطاب رب العالمین کا ہوگا اور اونکی سواریون کا سوال کرے تو
وہ مطایا جنپر وہ سوار ہوکر ایک دوسرے کی زیارت کرینگے نجائب بعض ہین جنکو اللہ تعالے
جس چیز سے چاہے گا پیدا کرے گا وہ بہشتون مین اپنے سوارون کو جہان کہ وہ چاہینگے
سیر کراتی پھرینگی اور اگر حال اونکے زیور کا پوچھے تو انھو نمین کنگن ہین سونے اور موتیون کے

اور سرون پر لباس ہے تاج مرصع کا اور اگر غلمان کا سوال کرے تو ولدان مخلدین ہین جیسے
موتی چھپے دہرے اور اگر حال سن وازداج کا پوچھے تو کواعب اتراب ہین جنکے اعضا مین جوانی
کا پانی جاری وساری ہے رخسار سیب کے رنگ اور پستان انار کی مانند اور دندان گوہر منظوم کی طرح اور
کمر دقیق ولطیف جب ظاہر ہون تو گویا سورج اونکے چہرو مین طاری ہے اور جب
مسکرائین تو گویا دانت کی دمک بجلی کی چمک ہے تیرا مقابلہ جب اپنے محبوب سے ہوگا تو گویا
تقابل نیرین کا ہے یا جو تو چاہے وہ کہہ اور جب تو اوس سے بات چیت کرے گا تو پھر دو
یارون کی بات چیت کا کیا بیان ہو سکتا ہے اور اگر تو نے اوسکو ضم کیا تو گویا دو نہال باہم ملے
اوسکا چہرہ اوسکے صحن رخسار مین ایسا نظر آئیگا جیسے کہ صاف ومصقل آئینہ مین صورت نظر آتی
ہے پنڈلی کا گودا گوشت کی پشت سے دکھائی دیگا نہ پوست مستور ہوگا اور نہ استخوان اگر وہ
حور دنیا مین جھانکے تو ما بین آسمان وزمین اوسکی خوشبو سے بہر جائے اور ساری خلایق کی زبانین
تہلیل وتکبیر وتسبیح سے گویا ہو جائین مشرق ومغرب کا درمیان آراستہ بنجائے اور دیکھنے والا
ہر غیر سے اپنی آنکھہ بند کرے اور سورج کا نور جاتا رہے اور جو شخص کہ روے زمین پر ہے وہ حی قیوم
پر ایمان لے آئے اوسکی اوڑہنی جو اوسکے سر پر ہے وہ ساری دنیا سے بہتر ہے اور وصال اوسکا
سب آرزؤن سے اشہی تر ہے درازی روزگار سے اوسکا حسن وجمال روز افزون ہوتا رہیگا
اور جتنی مدت گزرتی جائیگی محبت وشوق وصل کا بڑہتا رہے گا ۵

شربت الحب کاسا بعد کاس — فما نفد الشراب ولا رویت

بار شکم وولادت وحیض ونفاس سے پاک آب بینی وآب دہن وبول وغائط وسائر چرک سے صاف
نہ جوانی فنا ہو نہ کپڑا پرانا نہ جمال مین خلل آئے اور نہ طیب وصال مین ملال ہو آنکہہ اوسکی
اپنے ہی شوہر پر کوتاہ ہوگی اوسکے سوا وہ کسی کی طرف آنکہہ اوٹھاکر نہ دیکھیگی بہ زوجہ غایت

آرزو وہوی ہے اور نہایت تمنا و مدعا اگر اوسکی طرف نظر کرے گا تو وہ اسکو خوش کرے گی
اور اگر اوسکو کوئی حکم دیگا تو وہ بجالاے گی اور اگر اوس سے غائب ہوگا تو اوسکی محافظ رہیگی
بالجملہ وہ اوسکے ہمراہ ہوگی غایت امان و امانی مین ہے

چو سایہ در قدم سرو سرفراز توام	مرید سلسلۂ گیسوی درازِ توام

معہذا ایسی ہوگی کہ نہ کسی انس نے اوسکو چھوا ہے اور نہ کسی جن نے پہر جب اوسکی طرف
دیکھیگا تو وہ اسکے دل کو سرور سے بھر دیگی جب اوس سے بات کریگا تو کان گوہر منظوم و منشور سے
بھر جائینگے اگر ظاہر ہوگی سارا محل و غرفہ نور سے پر ہو جائیگا اگر حال عمر کا پوچھے تو ہمسال و
ہمعمر ہے اعدل سن شباب مین اور اگر حسن کو دریافت کرے تو سورج و چاند کو تو نے دیکھا
ہوگا اور اگر حدقۂ چشم کا حال پوچھے تو بہتر سے بہتر سیاہی صاف ہے صاف سفیدی ہوگی
اور اگر قد کا حال دریافت کرے تو بہتر سے بہتر نہال یا غصن کو دیکھ لے اور اگر نار پستان کا
سوال کرے تو لطف رمان کو خیال کرے ہے

بروی سینہ اش سیبِ دوپارہ	علاجِ قوتِ ضعفِ نظارہ

اور اگر رنگ پوچھے تو گویا یاقوت و مرجان ہے اور اگر حسن خلق کا سوال کرے تو وہ خیرات
حسان ہین اونکے لئے حسن و احسان یکجا فراہم کر دیا گیا ہے جمال باطن و کمال ظاہر عطا
ہوا ہے وہ افراح نفوس و قرۂ نواظر ہین اور اگر حسن عشرت کا حال پوچھے تو وہ پیار دلاتیان
شوہرون کی چاہنے والیان لطیف برتاؤ خاوندون سے کرنے والیان ہین گویا امتزاج
روح سے یکجان و دو قالب ہو رہی ہین ہے

جذبۂ وصل بحدی ست میانِ من و تو	کہ رقیب آمد و پرسید نشانِ من و تو

بہلا اوس عورت کا کیا ذکر ہے کہ جب سامنے شوہر کے ہنسے تو سارے بہشت اوسکے ہنسنے سے

چمک اوٹھے اور جب ایک مجلس سے دوسرے قصر مین جائے تو گویا سورج ایک برج فلک سے دوسرے برج مین گیا اور جب روبرو خاوند کے بیٹھے تو اوس محاضرہ کا کیا پوچھنا ہے اور اگر معانقہ کرے تو اوس معانقہ کا کیا کہنا ؎

وحدیثھا السحر الحلال لو انہ ان طال لم یملل وان ھی اوجزت	لم یجن قتل المسلم المتحرز ودّ المحدث انھا لم توجز

جب گائیگی واہ ری لذت آنکھہ وکان کی جب اُنس کریگی ہاے رے مزا اُس موانست کا اگر بوسہ لیگی اُس بوسے زیادہ کوئی شئے اشہی تر نہوگی اور اگر بوسہ دیگی تو کوئی شئے اوس سے اطیب تر نہوگی ؎

نگہ گرم عنانم صفتِ دیدار کجاست	بوسۂ بے ادبم کنج لب یار کجاست

اور اگر تو یوم المزید کا سوال کرے اور حال زیارت عزیز حمید اور رویت وجہ منزہ عن التمثیل والتشبیہ کا پوچھے تو جسطرح تو سورج کو وقت دوپہر کے اور چاند کو شب چہاردہم مین بے ریب وشک دیکھتا ہے اسیطرح اوسکے دیدار برکت آثار مین کچھہ دھوکا نہوگا۔ صادق مصدوق سید مختار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اسیطرح منقول وماثور ہے اور صحاح وسنن ومسانید مین روایت ایک جماعت صحابہ سے جیسے جریر وصہیب وانس وابوہریرہ وابوموسیٰ وابوسعید ہبین یون ہی مروی ہے آوسدن ایک منادی اہل جنت کو ندا کریگا کہ تمہارا رب تمکو کچھہ اور زیادہ دینا چاہتا ہے تم اوسکی زیارت کو آؤ وہ سمعًا وطاعۃً کہکر اوٹھہ کہڑے ہونگے اور طرف زیارت کے شتابی کرینگی کر اتنے مین نجائب واسطے اونکے طیار ہو کر آجائینگے وہ اونکی پشت پر سوار وہموار ہو کر جلد روانہ ہون گے جب وادی افیح یعنی میدان عطر نشان مین جو اونکا وعدہ گاہ ہے پہنچکر مجتمع ہو جائینگے بلانے والا کسی ایک کو جسکے لئے ربنے حکم کرسی کا دیا ہوگا باقی نچھوڑیگا وہ کرسیان وہان بچہائی جائینگی پہر نور کے تخت اور موتی اور

زبرجد وزر وسیم کے منابر رکھے جائین گے ہرادنی بہشتی اوسپر بیٹھیگا حالانکہ وہ دناءت سے
بہت دور ہین مشک کے کُثبان پر نشست ہوگی وہ اصحاب کراسی کو عطا یا مین کچھہ آپ سے
بالاتر نہ دیکھینگے پہر جب سب لوگ اپنی اپنی نشستگاہ مین بیٹھہ چکین گے اور مجلس مطمئن ہوجائیگی
ایک منادی ندا کریگا اے اہل جنت تمہارے لئے نزدیک تمہارے ربکے ایک وعدہ ہے وہ اُسکا
وفا کرنا چاہتا ہے وہ کہین گے وہ موعد کیا ہے کیا ہمارے مُنہہ سفید نہین کردئے کیا ہماری
ترازو بھاری نہین کردی کیا ہمکو جنت مین نہین بہیجا کیا ہمکو آگ سے نہین دور کیا اتنے مین
ایک نور چمکیگا جسکی وجہ سے ساری جنت چمک اوٹھیگی یہ لوگ سر اوٹھاکر دیکھین گے جبّار
جل جلالہ وتقدست اسماؤہ اوپر سے اونکو جھانکیگا اور فرمائیگا یا اهل الجنۃ سلام علیکم
اس تحیت کا جواب اس سے بہتر نہوگا اللھم انت السّلام ومنك السّلام تبارکت
یاذا الجلال والاکرام اللہ پاک اوسدم تجلی کرکے اونکے سامنے ہنسیگا اور کہیگا اے
جنت والو سب سے پہلے وہ اللہ سے یہی بات سنین گے کہان ہین وہ بندے میرے جنہون نے
میری اطاعت کی ہے غیب مین اور مجھکو نہین دیکھا یہ دن ہے مزید کا اوسدم وہ سب ایک
بات بالاتفاق کہینگے کہ ہم سب راضی ہوئے تو بھی ہمسے راضی ہوا اے رب اللہ فرمائیگا اے
اہل جنت اگر مین تم سے راضی نہوتا تو تمکو اپنی جنت مین ساکن نکرتا یہ یوم المزید ہے تم مجھسے
مانگو وہ سب کلمۂ واحد پر اجتماع کرینگے ادنا وجھك ننظر الیہ ہمکو اپنا چہرہ دکھا ہم اوسکو
دیکھین تب اللہ تعالیٰ پردہ اوٹھادیگا اور تجلی فرمائیگا اللہ کا نور اون سب کو ڈہانپ لیگا اگر
یہ بات نہوتی کہ اللہ نے یہ حکم دے رکھا ہے کہ وہ سوختہ نہون تو وہ سب سوختہ ہوجاتے

ذرّہ از جلوۂ خورشید چہ اظہار کند	۹	رفتم از خویش ندانم بچہ آئین آمد

اوس مجلس مین کوئی شخص ایسا نہوگا جس سے پروردگار دوبدو بات نکریگا یہانتک کہ

فرمائیگا اے فلان تجھے وہ دن یاد ہے جسدن کہ تونے یہ کام اور وہ کام وکذا وکذا کیا تھا اور اوسکے بعض غدرات دنیا کا ذکر فرمائیگا وہ کہیگا اے رب کیا تونے وہ میرا گناہ بخش نہین دیا ہے اللہ کہیگا ہان میرے بخشنے کی وجہ سے تو اس رتبہ کو پہنچا ہے فیا لذۃ الاسماع بتلك المحاضرۃ ویا قرۃ عیون الابرار بالنظر الی وجهہ الکریم فی الدار الآخرۃ ویا ذلۃ الراجعین بالصفقۃ الخاسرۃ وجوہ یومئذ ناضرۃ الی ربها ناظرۃ و وجوہ یومئذ باسرۃ تظن ان یفعل بها فاقرۃ ۵

آؤ قدم بڑھاؤ تو جنات عدن کو پھر پہنچۂ عدو مین ہین ماخوذ دیکھیئے	جنمین کہ پہلے رہتے تھے تم خیمہ مار کر ہم خیر سے بھی جائینگے پھر کرکے اپنے گھر

نسأل اللہ الجنۃ ونعوذ بہ من النار وهو المستعان

فصل ۵

اہل جنت اپنے رب تبارک وتعالیٰ کو اپنی آنکھون سے کھلم کھلا دیکھینگے جسطرح کہ چاند دکھائی دیتا ہے اور اللہ تعالیٰ اونپر تجلی فرماکر ضحک فرمائیگا * یہ فصل اشرف فصول کتاب اور اجل القدر اور اعلیٰ خطر اور بڑی خنک کرنیوالی چشم اہل سنت وجماعت کی ہے اور بہت سخت ودرشت ہے اہل بدع وفرقت پر یہ رویت وہ غایت ہے جسکے لئے لوگ کمر باندھتے ہین اور اہل رغبت اوسمین تنافس کرتے ہین اور متسابقین طرف اوسکی سابق ہوتے ہین عمل کرنیوالونکو ایسا ہی عمل کرنا چاہیئے جنت والے جب اس رویت کو پائینگے ہر نعیم کو جسمین وہ ہونگے بھول جائینگے اور حرمان اس سے اور حجاب اوسکا اہل جحیم پر عذاب جحیم سے بھی بڑھکر ہوگا وقوع پر اس دیدار برکت آثار سعادت شعار کے سارے پیغمبرون اور رسولون اور تمام صحابہ وتابعین

وائمہ اسلام کا باوجود تتابع قرون ومرور دہور ومضی اعوام وایام وشہور کے اتفاق واجماع ہے
اہل بدع ومارقین وجہمیہ وفرعونیہ معطلین اور باطنیہ ضالین مضلین جو کہ جمیع ادیان سے منسلخ
ہین اور رافضہ جو کہ متمسک حبائل شیطان لعین ہین اور حبل خدا سے منقطع اور دشنام دہی
صحابہ پر عاکف اور سنت واہل سنت کے محارب اور ہر دشمن خدا ورسول کے مسالم ہین وہ
اس مسئلۂ رویت کا انکار کرتے ہین سو یہ سب رب تعالیٰ سے محجوب اور اوسکی درگاہ سے
مطرود ہین گروہ ضلالت وانبوہ ابلیس واعداء رسول ہین وہ شخص جو اپنے زمانہ مین اعلم
خلق تہا اللہ نے اوسکے حال سے خبر دی ہے کہ اوسنے اللہ کے دیکھنے کا سوال خود اللہ
سے کیا تہا اللہ نے فرمایا لن ترانی ولکن انظر الی الجبل فان استقر مکانہ فسوف ترانی
فلما تجلی ربہ للجبل جعلہ دکا یہ بات کہ اللہ تعالیٰ سے سوال نا جائز کیا جاے ابطل
باطل واعظم محال ہے ولہذا اللہ نے اس سوال پر انکار نہ کیا اگر دیکھنا محال ہوتا تو انکار
فرماتا ولہذا جب ابراہیم علیہ السّلام نے یہ سوال کیا تہا کہ اونکو مردے کا زندہ کرنا دکہائے تو
انکار نہ کیا اور عیسیٰ علیہ السّلام نے سوال نزول مائدہ کا آسمان پر سے کیا تہا اوس
سوال کا بہی انکار نہ کیا اور نوح نے جب نجات پسر کا سوال کیا تو انکار فرمایا اور کہا
انی اعظک ان تکون من الجاہلین اور موسی علیہ السّلام کو یہ جوابدیا کہ لن ترانی اور
یہ نہین کہا انی لا اُریٰ یا انی لست بمرئی اور جب پہاڑ کے لئے تجلی کی جو ایک جماد بلا ثواب
وعقاب ہے تو پہر تجلی کرنے مین اُسکے واسطے اپنے انبیاء ورسل واولیاء وصلحاء کی دار
کرامت مین کیا دشواری ہے وہ بیشک اپنی ذات پاک کو اونہین دکہائیگا اور جب تکلم
وتکلیم وسمع کلام بغیر واسطہ جائز ہے تو رویت بالاولی جائز ہو گی ولہذا انکار رویت
کا تمام نہین ہوتا مگر انکار تکلیم سے اور لن ترانی کچہ دلیل دوام نفی پر نہین ہے اگرچہ مقید

بتایید ہو پہر اطلاق کا کیا ذکر ہے دوسری دلیل یہ آیت ہے اعلموا انکم ملاقوہ اور
فرمایا تحیتھم یوم یلقونہ سلام اور فرمایا فمن کان یرجو لقاء ربہ اور فرمایا الذین
یظنون انہم ملاقوہ اسجگہہ تین قول ہین ایک یہ کہ سوا مومنین کے کوئی اوسکو نہ دیکھیگا
دوسرا قول یہ ہے کہ سارے مومن و کافر دیکھین گے پہر کفار سے حجاب ہین ہو جائیگا بعد
اسکے پہروہ کبہی نہ دیکھینگے تیسرا قول یہ ہے کہ منافق دیکھین گے نہ کفار تیسری دلیل یہ ہے
للذین احسنوا الحسنی و زیادہ حسنی سے مراد جنت ہے زیادہ سے مراد رویت رسولخدا
صلعم نے یہی تفسیر کی ہے صحابہ بہی اسیکے قائل ہین یہ تفسیر چند احادیث مین آئی ہی چوتھی
دلیل یہ آیت ہے کلا انہم عن ربہم لمحجوبون شافعی وغیرہ ائمہ نے اس سے حجت پکڑی
ہے رویت پر اسلئے کہ اگر مومنین بہی اوسکو نہ دیکھین اور اوسکا کلام نہ سُنین تو پہروہ محجوب ٹہیرتے
ہین پانچوین دلیل یہ ہے لہم ما یشاؤن ولدینا مزید علی و انس نے کہا مراد مزید سے
نظر کرنا ہے طرف رب مجید کے تابعین بہی اسی طرف گئے ہین چھٹی دلیل یہ آیت ہے لاتدرکہ
الابصار وھو یدرک الابصار جتنی دلالت اسکو نفی پر نہین ہے اوس سے زیادہ
دلالت اسکو اثبات رویت پر ہے شیخ الاسلام ابن تیمیہؒ نے کہا ہے مین اس امر کا ملتزم ہون
کہ کوئی مبطل کسی آیت و حدیث سے اپنے باطل پر حجت نہ لائیگا لکن اوسکی حجت مین خود
دلیل نقیض پر اوسکے قول کی ہوگی انتہی ساتوین دلیل قولہ تعالیٰ ہے وجوہ یومئذ
ناضرۃ الی ربہا ناظرۃ جو شخص اس آیت کی تحریف نکریگا جسکو محرفین تاویل کہتے ہین
اور حدیث مین اوسکو تاویل الجاہلین فرمایا ہی تو وہ اس آیت کو صریح رویت عیان پر
انہین ابصار سے دن قیامت کے دلیل پائیگا اور اگر تاویل کرے گا تو نصوص معاد
و جنت و نار و میزان و حساب و کتاب کی تاویل کرنا اوسپر اور بہی آسان تر ہے فساد دنیا

ودین اسی تاویل نصوص کتاب وسنت سے پیدا ہوا ہے اسکے بعد ابن القیمؒ نے تفسیر اس آیت مبارک کی حضرت صلعم اور صحابہ وتابعین وائمۂ اسلام سے نام بنام نقل کی ہے اور ۲۴ حدیثین روئت کی روایت کی ہین طبرانی کہتے ہین حدیث روئت ۲۳ صحابی سے مروی ہے سارے متقدمین واسلاف کا اسپر اتفاق ہے اور جمیع تابعین وتبع تابعین اور ائمۂ حدیث وفقہ وتفسیر وتصوف وائمۂ اربعہ اور اونکے نظراء وشیوخ واتباع اسی طرف گئے ہین اونکی گنتی اسجگہہ مشکل ہے اونکا شمار سوا اللہ کے کوئی نہین کرسکتا تحرفین مسئلہ روئت کے دو گروہ ہین ایک کو یہ زعم ہے کہ وہ اللہ کو اسی دنیا مین دیکھتا ہے اور حاضر دربار ہو کر بات چیت کرتا ہے دوسرے گروہ کا یہ عقیدہ ہے کہ اللہ آخرت مین مرئی نہوگا اور نہ کسی بندے سے بات کرے گا سوا اللہ ورسول وتمام صحابہ وائمہ ان دونون فریق کے مکذب ہین واللہ الہادی مسلم مین آیا ہے نہین ہے درمیان قوم کے اور اللہ کے طرف نظر کرنے مین مگر رداء کبریاء اوسکے چہرے پر جنت عدن مین مراد اس چادر کبریاء سے حجاب ہے احاطہ کرنے سے کیونکہ یہ حجاب کبھی رفع نہین ہوسکتا ہے اگر یہ پردہ اوٹھہ جاوے تو خلق اپنے رب کو پہچان لے جسطرح کہ وہ اپنے نفس کو پہچانتا ہے اور یہ محال ہے قالہ الشعرانی ابن مسعود کہتے ہین ہم حضرت کے پاس تھے ماہ نیم ماہ کو دیکھکر فرمایا تم اپنے رب کو اسیطرح عیاناً دیکھوگے جسطرح کہ تم اس چاند کو دیکھتے ہو کچھہ شک اوسکی روئت مین نکروگے اگر تمسے ہوسکے کہ تم نماز صبح وعصر پر مغلوب نہو توکرو پھر یہ آیت پڑہی وسبح بحمد ربک قبل طلوع الشمس وقبل غروبہا۔

فصل

اللہ تعالیٰ اہل جنت سے گفتگو کریگا اور اونکو خطاب فرمائیگا اور اپنے پاس بلائیگا اور

اونپر سلام کریگا * قال تعالیٰ ان الذین یشترون بعھد اللہ وایمانہم ثمنا قلیلا اولئک لاخلاق لھم فی الاخرۃ ولا یکلمھم اللہ ولا ینظر الیھم یوم القیامۃ ولا یزکیھم اور جو لوگ اللہ کی ہدایت و بنیات کے پوشیدہ رکھنے والے ہین اونکے حق مین فرمایا ہے ولا یکلمھم اللہ یوم القیامۃ سو اگر اللہ مومنین سے بھی بات نکرتا تو وہ اور اللہ کے اعداء برابر ٹھیرتے ہین اور اس تخصیص کا کچھہ فائدہ نہین ہوتا اللہ نے خبر دی ہے کہ اللہ تعالےٰ جنت والون پر سلام کرے گا یہ سلام کرنا سچ مچ ہوگا سلام قولاً من رب رحیم حدیث جابر مین گزر چکا ہے انہ یشرف علیھم من فوقھم ویقول سلام علیکم یا اھل الجنۃ اوسوقت وہ اللہ تعالیٰ کو عیاناً دیکھینگے اس سے روئیت و تکلیم و علو سب ثابت ہوا معطلہ ان سہ امر کا انکار کرتے ہین اور انکے قائل کو کافر ٹھیراتے ہین یہ کفر اونکا اونہین پر مردود ہے حدیث عدی بن حاتم مین آیا ہے نہین ہے تم مین کوئی شخص لکن بات کریگا اوس سے اللہ تعالیٰ دن قیامت کے دو بدو حدیث بریدہ مین فرمایا ہے نہین ہے کوئی تم مین لکن تخلیہ کرے گا اللہ تعالیٰ اوس سے نہوگا درمیان اوسکے اور اللہ کے کوئی ترجمان و حجاب حدیث انس مین بذکر یوم المزید ذکر مخاطبت اہل جنت کا گزر چکا ہے غالب احادیث روئیت مین ذکر تکلیم کا بھی آیا ہے بخاری نے صحیح مین کہا ہے باب کلام الرب تعالیٰ مع اھل الجنۃ پھر چند حدیثین لکھی ہین بالجملہ افضل نعیم جنت روئیت وجہ کریم و تکلیم رب رحیم ہے اسکا انکار کرنا روح جنت کا انکار کرنا ہے اعلیٰ و افضل نعیم وہی ہے کہ جنت بلے اوسکے اہل جنت کو خوش نہ آئی ابو یزید بسطامی کہتے تھے اللہ کے ایسے بندے بھی ہین کہ اگر ایکدم جنت مین محجوب رہین تو جنت و نعیم جنت سے ایسا استغاثہ کرین جسطرح کہ اہل نار عذاب نار سے کرتے ہین حسن نے کہا ہے کوئی شے اہل جنت کو یوم جمعہ سے

زیادہ تر محبوب نہو گی اسلیئے کہ وہ یوم المزید ہے اوسی دن مین اللہ تعالی کی رویت ہوا کریگی
بعض نے کہا مزید سے تزوج حور عین مراد ہے کثیر بن مُرّہ نے کہا مزید یہ ہے کہ ایک ابر آئیگا
اہل جنت سے کہیگا تم کیا چاہتے ہو پھر جو کچھہ وہ تمنا کرین گے وہی برسیگا کہتے تھے لئن
اشہدنی اللہ تعالی ذلک لاقولن لہا امطری علینا جواری مزینات انتہی۔ ع

اے گل بتو خرسندم تو بوی کسے داری ؛

فصل

جنت ابدی ہے اوسکو کبھی فنا نہو گی یہ بات دین اسلام سے بالاضطرار معلوم ہے اللہ تعالی
نے فرمایا ہے واما الذین سعدوا ففی الجنۃ خالدین فیہا مادامت السموات والارض
الا ما شاء ربک عطاء غیر مجذوذ سلف کا اس استثناء مین اختلاف ہے ابن القیم رح
نے آٹھہ قول لکھے ہین اور ابن حجر مکی نے اٹھارہ بیان فاتح اس مقام کا تفسیر فتح البیان مین
ہے بہر حال یہ آیت دلیل ہے ابدیت جنت پر اور حدیث مین فرمایا ہے من
یدخل الجنۃ ینعم ولا یبأس ویخلد ولا یموت دوسری حدیث مین کہا ہے یا اہل الجنۃ
لکم ان تحیوا فلا تموتوا یہ حدیثین گزر چکی ہین صحیحین مین ابو سعید خدری سے آیا ہے
کہ حضرت نے فرمایا موت کو ایک قچقار کبود رنگ کی صورت مین لاکر درمیان جنت ونار
کے کھڑا کر کے ذبح کرینگے اور کہینگے یا اہل الجنۃ خلود فلا موت ویا اہل النار خلود فلا
موت اسجگہہ متاخرین کے تین قول ہین ایک یہ کہ جنت ونار فانی غیر ابدی ہین دوسرے
یہ کہ باقی غیر فانی ہین تیسرے یہ کہ جنت باقی اور دوزخ فانی ہے پہلا قول جہم بن صفوان
کا ہے یہ شخص امام معطلہ تھا صحابہ وتابعین وائمہ واہل سنت مین سے کوئی اوسکا سلف

نہین ہے اس قول پر ائمۂ اسلام نے اوسکی تکفیر کی ہے اسی بنیاد پر وہ قائل خلق قرآن ونفی صفات کا تہا کہتا تہا کہ جسطرح یہ دونون حادث ہین اوسیطرح فانی بھی ہین رہی ابدیت نار کی سو شیخ الاسلام نے کہا ہے کہ اسمین دو قول سلف وخلف کے معروف ہین اور تابعین نے باہم نزاع کیا ہے مین کہتا ہون بلکہ اس مسئلہ مین سات قول ہین - شیخ الاسلام وابن القیم کا میل طرف فناء نار کے ہے کتاب حادی الافراح مین ۲۵ وجہ پر درمیان دوام جنت ونار کے شرعًا وعقلاً فرق ثابت کیا ہے پہر کہا ہے لیس فی الحکمۃ الالٰھیۃ ان الشر و نبقی دائمًا لانہایۃ لھا ولا انقطاع ابدا فتکون ھو والخیرات فی ذلک علی حد سواء انتہی پہر کہا ہے کہ یہ مسئلہ عظیم الشان چند در چند درجہ دنیا سے اکبر ہے انتہی مین کہتا ہون ظاہر کتاب وسنت موافق مذہب جمہور اہل حق کے ہی کہ جنت ونار دونوکو ابدیت دوام اور اونکے اہل کو خلود تام بلا انقطاع نعیم وآلام ہی ہمکو اس مسئلہ مین زیادہ خوض کرنیسے کچہ فائدہ نہین بحال جنتہ ونارہ +

فصل

سب سے پیچھے جنت مین کون جائیگا ❊ حدیث ابن مسعود مین فرمایا ہے مین جانتا ہون کہ سب سے پیچھے کون شخص دوزخ سے باہر نکلیگا اور سب کے بعد کون شخص بہشت مین جائیگا دوزخ سے ایک شخص سینے کے بل باہر آئیگا اللہ تعالیٰ اوسکو فرمائیگا جا جنت مین داخل ہو وہ جائیگا اوسکے خیال مین یہ آئیگا کہ جنت تو لوگون سے بھری ہوئی ہے وہ واپس آئیگا اللہ تعالیٰ کہیگا جا جنت مین پہر وہ جائیگا اور جنت کو بہرا ہوا خیال کریگا پہر لوٹ کر آئیگا اور کہیگا اے رب مین نے جنت کو لوگون سے بھرا ہوا پایا اللہ تعالیٰ فرمائیگا جا جنت مین داخل ہو تیرے لئے برابر دنیا کے اور دس گنا دنیا سے ہے وہ عرض کریگا کہ تو مجھسے دل لگی یا ٹہٹا

کرتا ہے پادشاہ ہوکر پہر حضرت ہنسے یہانتک کہ آپکے دندان مبارک ظاہر ہوئے کہتے ہین
کہ یہ آدمی درجہ مین ادنی اہل جنت ہوگا رواہ الشیخان مسلم کا لفظ ابو ہریرہ سے
رفعًا یہ ہے مین جانتا ہون کہ سب سے پیچہے جنت مین کون آدمی داخل ہوگا اور کون آدمی
سب کے بعد دوزخ سے نکلیگا ایک شخص کو دن قیامت کے لائین گے کہین گے اسکے صغائر
ذنوب اسپر عرض کرو اور کبائر کو اوٹھا لو بعد عرض صغائر ذنوب کے اوس سے کہا جائیگا
تو نے فلان روز کذا وکذا کیا اور فلان روز کذا وکذا لفظ کذا چار چار بار اسجگہہ آیا ہے
وہ کہیگا ہان اور انکار نکر سکیگا اور کبائر ذنوب سے ڈرتا ہوگا کہ وہ بھی عرض کئے جائینگے
اوس سے کہین گے تیرے لئے ہر سیئہ کی جگہہ ایک حسنہ ہے تب وہ کہیگا ای رب مین نے
اور کام بھی کئے تہے مین اونکو اسجگہہ نہین دیکھتا یہ کہکر حضرت خوب ہنسے یہانتک کہ آپکے
دندان مبارک ظاہر ہوئے ابو امامہ رفعًا کہتے ہین کہ آخر شخص جو جنت مین جائیگا وہ ہوگا
جو صراط پر پشت وشکم سے اولٹ پلٹ ہوگا جیسے لڑکا کہ اوسکو باپ اوسکا مارتا ہے اور وہ
بھاگتا ہے اور دوڑنے سے عاجز ہے وہ کہیگا اے رب تو مجھکو جنت مین داخل کر اور
آگ سے بچا اللہ اوس بندے کی طرف وحی کریگا کہ اگر مین تجھکو آگ سے نجات دون اور جنت
مین لیجاؤن تو کیا تو اپنے ذنوب وخطایا کا اقرار کرے گا وہ کہیگا ہان اے رب قسم ہے
تیرے عزت وجلال کی اگر تو مجھکو آگ سے بچا دیگا تو مین اپنے سب گناہون اور خطاؤنکا
اقرار سامنے تیرے کرونگا اللہ وحی کریگا کہ اچھا تو اقرار کر اپنے ذنوب وخطایا کا مین
تجھکو بخشدونگا اور جنت مین لیجاؤنگا وہ کہیگا قسم ہے تیرے عزت وجلال کی مینے نہ کبھی
کوئی گناہ کیا اور نہ کوئی خطا کی اللہ اوسکی طرف وحی کرے گا اے میرے بندے میرے
پاس ایک بینہ ہے یعنی گواہ تجھپر تب وہ دائین بائین دیکھیگا اور کسی کو نہ پائیگا تب کہیگا

اسے رب مجھے گواہ دکھلا تب اوسکی کھال ساتھہ محقرات ذنوب کے گویا ہو گی جب بندہ
یہ حال دیکھیگا کہیگا اے رب میرے پاس اور بڑے بڑے گناہ ہین اللہ وحی کریگا کہ مین
تجھسے زیادہ تر عارف ہون اون عظائم کا تو اقرار کر مین تجھکو بخشدونگا اور تجھکو جنت مین داخل
کرونگا تب وہ اپنے گناہون کا اقرار کریگا پہر حضرت ہنسے یہانتک کہ دانت نظر آئے پہر کہا کہ
یہ ادنیٰ اہل جنت ہے درجہ مین پہر بڑے درجہ والے کا کیا ذکر ہے رواہ الطبرانی وابن ابی
شیبۃ مسلم مین ابن مسعود سے رفعًا آیا ہے کہ سب سے پیچھے جو شخص جنت مین جائیگا وہ شخص ہوگا
جو پلصراط پر ایکبار چلیگا اور بار دگر گریگا اور ایکبار اُسکو آگ کی لپٹ لگیگی جب وہان سے گزر جائیگا
اوسکی طرف التفات کرکے کہیگا تبارک الذی نجانی منک لقد اعطانی ربی شیئا ما
اعطاہ احدا من الاولین والآخرین پہر اوسکو ایک درخت دکھایا جائیگا وہ کہیگا ای رب
مجھکو اس درخت سے نزدیک کردے کہ مین اسکا سایہ لون اور اسکا پانی پیون اللہ تبارک
وتعالیٰ فرمائیگا اے ابن آدم اگر مین تجھکو یہ درخت دونگا تو تو پہر اور کچھہ سوا اسکے مانگیگا وہ
کہیگا نہین اے رب اور معاہدہ کرے گا کہ سوا اسکے کچھہ نہ مانگیگا اور رب اوسکو معذور
رکھیگا کہ وہ ایسی چیز دیکھتا ہے جسپر اوسکو صبر نہین ہے پہر اوسکو اوس درخت سے نزدیک
کردیگا وہ اوسکے سایہ مین ہوکر پانی پیئے گا پہر ایک اور درخت بہتر پہلے درخت سے نظر آئیگا
کہیگا اے رب مجھکو اس سے نزدیک کردے مین اسکا سایہ لون اور پانی پیون اب سوا اسکے
کچھہ سوال نکرونگا اللہ کہیگا اے ابن آدم کیا تو نے مجھسے عہد نہین کیا تہا کہ تو مجھسے اور کچھہ
نہ مانگیگا پہر فرمائیگا شاید اگر مین تجھکو اس درخت سے قریب کردون تو تو پہر اور کچھہ سوا
اسکے مانگیگا وہ عہد کرے گا کہ مین اسکے سوا اب کچھہ نہ مانگونگا اور اللہ اوسکو معذور رکھیگا
اسلئے کہ وہ ایسی چیز دیکھتا ہے جسپر اوسکو صبر نہین ہے پہر اللہ اوسکو اوس درخت سے نزدیک

کردے گا وہ اوسکا سایہ لیگا اور پانی پیئے گا پہر ایک اور درخت دروازہ جنت پر نظر آئیگا جو اون دونون درخت سے بہتر ہو گا وہ کہیگا اے رب مجھکو اسکے قریب کردے کہ مین اسکا سایہ لون اسکا پانی پیون آب سوا اسکے اور چیز کا سوال نکرونگا اللہ کہیگا اے ابن آدم کیا تو نے مجھسے عہد نہین کیا تہا کہ سوا اسکے اور کچہہ نمانگیگا وہ کہیگا ہان اے رب بس یہی درخت مانگتا ہون آب اسکے سوا اور کچہہ نمانگونگا اللہ تعالیٰ اوسکو معذور رکھیگا اسلیئے کہ وہ ایسی چیز دیکہتا ہے جسپر اوسکو صبر نہین ہے پہر اوسکو اوس درخت سے نزدیک کردیگا جب وہ اوس درخت سے نزدیک ہو گا اہل جنت کی آواز سُنیگا کہیگا اے رب مجھکو جنت مین داخل کر اللہ فرمائیگا اے ابن آدم کیا تو راضی ہے اس بات پر کہ مین تجھکو دنیا کے برابر دون اور مثل دنیا کے اور بھی اوسکے ہمراہ ہو وہ کہیگا اے رب تو مجھسے ٹہٹا کرتا ہے اور تو رب العالمین ہے یہ کہکر ابن مسعود ہنسے اور کہا تم مجھسے نہین پوچھتے کہ مین کیون ہنسا کہا بتاؤ تم کیون ہنسے کہا حضرت اسیطرح ہنسے تہے کہا تہا کہ اے رسول خدا آپ ہنستے ہین فرمایا کہ مین رب العالمین کے ہنسنے سے جبکہ بندہ یہ کہیگا اتستھزئی بی وانت رب العالمین ہنستا ہون پہر اللہ فرمائیگا مین تجھسے ٹہٹا نہین کرتا ہون لکن مین جو چاہون اوسپر قادر ہون صحیح رقانی مین بھی اسی کے لگ بھگ یہ قصّہ ابو سعید خدری سے برابر اسناد مسلم کے آیا ہے آخر مین حدیث مذکور کے یون کہا ہے کہ پہر وہ اپنے گہر مین داخل ہوگا اور اوسکے پاس اوسکی بی بیان حور عین آئینگی پہر وہ دونون کہینگی الحمد للہ الذی احیاک لنا واحیانا لک جو تجھکو ملا وہ کسی کو نہ ملا اور حدیث مغیرہ مین پہلے گزر چکا ہے کہ موسیٰ علیہ السلام نے اپنے رب سے پوچھا تہا کہ ادنی اہل جنت درجہ مین کون ہے الحدیث رواہ مسلم یہ حدیثین دلیل ہین اسپر کہ سعت رحمت وکرم خدا

غضب وسخط آلہی پر سابق ہے وبللہ الحمد اگر رب العالمین اپنے گنہگار بندون پر ایسی رحمت نفرمائی تو پہر کسی جگہہ بھی ٹھکانا اہل ایمان کی نجات کا معلوم نہین ہوتا یہ لوٹ پہیر جو اس مین گزرا دلیل ہے کمال عنایت پر بحال مومن موحد صحیح الاعتقاد وللہ الحمد ✣

فصل ۹

زبان اہل جنت کی کیا ہوگی ✣ حدیث انس بن مالک مین گزر چکا ہے کہ اہل جنت زبان محمد صلعم پر ہون گے رواہ ابن ابی الدنیا ابن عباس نے کہا زبان اہل جنت کی عربی ہوگی ابن شہاب کہتے تھے ہمکو یہ بات پہنچی ہے کہ زبان اہل جنت کی عربی ہوگی اور جب قبر سے نکلینگے تو سریانی ہوگی سفیان ثوری نے کہا ہمکو یہ خبر ملی ہے کہ لوگ دن قیامت کے دخول جنت سے پہلے سریانی بولینگے جب جنت مین جائینگے تو کلام عربی کرینگے فضیلت اس زبان کی ساری زبانون پر ظاہر ہے کہ قرآن کریم اسی لغت عرب مین آیا خاتم الانبیاء عربی زبان تھے اہل جنت اسی زبان مین کلام کرین گے اگرچہ دنیا مین مختلف زبانین رکہتے تھے خصوصیات اس زبان کی بغایت انفس نفیس ہین عربیت نسب عربیت زبان عربیت لغت شرع ہمارا فخر ہے یہ اضافات ہمکو سید المرسلین سے نزدیک کرتے ہین مین بالخصوص اس بات کا شکر خدا ادا کرتا ہون کہ اولاً نسل قریش مین پھر ثانیاً بنی ہاشم مین پھر ثالثاً ذریت فاطمہ علیہا السلام مین اللہ نے مجھکو پیدا کیا مجھے امید ہے کہ مین جسکی طرف منسوب ہون مجھکو دنیا مین مرتے دم تک اونہین کی نیات و اعمال پر قایم رکھکر خاتمہ میرا کلمۂ اخلاص توحید پر کرے اور حشر مین زیر لواء سید الانبیاء محشور فرماکر شفاعت خیر خلق اللہ نصیب فرمائے اللہم آمین ✣

فصل ۱۰

جنت ونار مین کیا حجت ہوئی ٭ صحیحین مین ابو ہریرہ سے رفعًا آیا ہے کہ جنت ونار
مین باہم حجت وبحث ہوئی نار نے کہا مجھمین جبّارین متکبرین داخل ہونگے جنت نے
کہا مجھہ مین ضعفاء ومساکین آئینگے اللہ عز وجل نے نار سے فرمایا تو میرا عذاب ہے مین
جسکو چاہونگا تجھسے عذاب کرونگا جنت سے فرمایا تو میری رحمت ہے مین جسکو چاہون
تجھہ سے رحمت کرون تم مین سے ہر ایک کو مین بہر دونگا دوسرا لفظ یہ ہے حجت کی نار
وجنت نے نار نے کہا مین اختیار کیگئی ہون واسطے متکبرین ومتجبرین کے جنت نے کہا
میرا کیا حال ہے کہ داخل نہونگے مجھہ مین مگر ضعیف وعاجز وسقط لوگ اللہ نے جنت سے
فرمایا انت رحمتی ارحم بك من اشاء من عبادی اور نار سے کہا انت عذابی اعذب
بك من اشاء من عبادی ولكل واحدة منكما ملاؤها سو آگ مملو نہوگی یہانتک
کہ اللہ تعالیٰ اپنا قدم اوسپر رکہیگا وہ کہیگی بس بس آور اوسوقت وہ بہر جائیگی اور بعض
اوسکا طرف بعض کے سمٹ آئیگا اور ظلم نہ کریگا اللہ اپنے خلق مین سے کسی شخص پر رہی
جنت سو اللہ اوسکے لیئے ایک مخلوق پیدا کریگا معلوم ہوا کہ سعت جنت ونار کی اتنی
ہے کہ بعد دخول عباد کے دونون خالی رہینگی اللہ اونکو جسطرح کہ اوپر گزرا پُر کریگا
اصل مین جنت واسطے مومنین کے بنی ہے یہ آٹھہ جنتین ہین انکے درجات مین تفاضل
وتفاوت ہے ہر شخص کو موافق اوسکے عمل یا مطابق مرضی آلہی کے درجہ ملیگا سب سے اعلیٰ
درجہ اہل تقویٰ کا ہوگا اونسے اعلیٰ درجہ صالحین کا پہر شہداء کا پہر صدیقین کا پھر
نبیین کا پہر سید المرسلین خاتم النبیین شفیع المذنبین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا جنت مین

جسکو ایک تازیانہ یا کمان کی برابر جگہہ ملیگی وہ ساری دنیا سے بہتر ہوگی کوئی کافر بہشت
مین نجائیگا مومنین مین وہ شخص داخل جنت ہوگا جلد یا دیر مین جسنے کسی طرح کا شرک اکبر
یا شرک اصغر جلی یا خفی نکیا ہوگا اور جسنے باوجود ایمان کے شرک کیا ہے اوسکے لئے دوزخ
ہے نار مین جو خاص واسطے مشرکین و کفار کے بنی ہے کچھہ موحدین عصاۃ بہی داخل
ہونگے پہر آخر کو جسکے دلمین برابر ایک دینار یا نصف دینار یا برابر ایک ذرہ کے یا برابر ایک
دانۂ رائی کے ایمان باقی ہوگا وہ نجات پاکر جنت مین جائیگا اللہ تعالی کی غیرت اس بات
کا تقاضا نہ کرے گی کہ کوئی موحد نار مین خالداً مخلداً باقی رہجائے لکن نصیب ہونا توحید
خالص کا عنقا و کیمیا ہے اکثر مسلمان آپکو موحد اعتقاد کرتے ہین اور حقیقت مین مشرک ہین
سو وہ دہوکے مین پڑے ہین شرک اکبر سے تو اہل علم و فہم و محب دین بچ بھی جاتے
ہین لکن شرک اصغر و شرک سرائر و شرک خفی سے بچنا نہایت مشکل ہے جسکو اللہ بچائے
وہی بچے اور حضرت بہی اوسی کی شفاعت باذن خدا کرینگے جسنے شرک نہ کیا ہوگا اور
اللہ تعالی بھی اذن شفاعت کا اوسی کے لئے دیگا جو کہ دنیا مین مشرک بشرک جلی
یا خفی نہ تھا مسلمان کو سب سے زیادہ فکر اپنی بقاء ایمان کی چاہئے کہ توحید خالص
پر قائم دائم رہے کیونکہ بطفیل توحید کے اگر دخول نار بھی ہوا تو خلود نار نہوگا اور اگر
خدانخواستہ عقیدہ و عمل و حال و قال مین آمیزش شرک کی تھی تو پہر خلود نار متعین ہے
وما یومن اکثرھم باللہ الا وھم مشرکون توحید خالص یہ ہے کہ الوہیت و ربوبیت
مین بانواعہا شرک نہ آنے دے ورنہ توحید ربوبیت مین سارے مشرکین بھی من اولھم
الی آخرھم شریک حال اہل اسلام ہین تفرقہ درمیان ایمان و کفر کے یہی توحید الوہیت
یعنی وحدت عبادت ہے پس بس اس توحید کا بیان کتاب دین خالص اور رسائل دہ گانہ

اور تقویۃ الایمان ونحوہا مین بسط سے موجود ہے اونکی طرف رجوع کرنے سے ہمراہ حُسنِ نیت وطلب دین حق وطلب نجات یوم الدین کے امید قوی اصلاح ظاہر وباطن کی ہے ہم اللہ تعالےٰ سے جو ہمارا معبود برحق اور رب مطلق ہے بصد التجا تمنا کرتے ہین اور بہزار دل وزبان سے سائل ہین کہ ہمکو اپنی توحید پر استقامت نصیب کرے وماتوفیقی الا باللہ علیہ توکلت والیہ انیب +

فصل ۱۱

جنت مین فضل باقی رہیگا اللہ تعالیٰ اوسکے لئے ایک خلق پیدا کرے گا یہ بات نار کے لئے نہوگی + صحیحین مین انس بن مالک سے رفعاً آیا ہے کہ ہمیشہ جہنم مین لوگ ڈالے جائینگے وہ یہی کہے گی ھل من مزید یہانتک کہ رب العزت اپنا قدم اوسمین رکھیگا تب بعض اوسکا طرف بعض کے سمٹ جائیگا وہ کہیگی قط قط یعنی بس بس قسم ہے تیرے عزت وکرم کی اور جنت مین ہمیشہ فضل یعنی زیادتی رہیگی یہان تک کہ اللہ تعالیٰ اوسکے لئے ایک خلق پیدا کرکے وہان ساکن کرے گا دوسرا لفظ مسلم کا یہ ہے کہ باقی رہیگا جنت مین جو اللہ چاہیگا کہ اتنا باقی رہے پھر اللہ پاک اوسکے لئے ایک مخلوق بنائیگا جس چیز سے کہ چاہیگا بخاری مین جو یہ لفظ آیا ہے روایت ابو ہریرہ سے کہ انہ ینشی للنار من یشاء فیلقی فیہا فتقول ھل من مزید سو یہ غلطی ہے بعض رُواۃ کی اوسپر لفظ حدیث کا منقلب ہوگیا روایات صحیحہ ولفظ قرآن اسکو رد کرتی ہین اسلئے کہ اللہ نے خبر دی ہے کہ وہ جہنم کو ابلیس واتباع ابلیس سے بھر دیگا اور عذاب نکریگا مگر اوسی شخص کو جسپر حجت قائم ہوگئی ہوگی اور وہ مکذب رسول تھا قال تعالیٰ کلما القی فیہا فوج سألھم خزنتھا الم یاتکم نذیر قالوا بلےٰ

قد جاء نا نذیر فکذبنا وقلنا ما انزل اللہ من شئی اور کسی شخص پر اللہ اپنے خلق مین سے ظلم نکرے گا وما اللہ بظلام للعبید الدنے کیا خوب فرمایا ہے ما یفعل اللہ بعذابکم ان شکرتم وآمنتم یعنی اللہ کیا کرے گا تمکو عذاب کرکے اگر تم اوسکا شکر مانو اور ایمان لاؤ اللہ جانتا ہے کہ مین اللہ پر اور اوسکے رسول اور اوسکی کتابون اور اوسکے فرشتون پر اور تقدیر کے خیر و شر پر اور بعث بعد الموت پر ایمان رکہتا ہون ختم اللہ لنا بالحسنیٰ وزیادۃ ورزقنا فی دار کرامتہ جمیع السعادۃ +

فصل ۱۲

جنت والون پر سونا منع ہے + حدیث جابر مین فرمایا ہے خواب برادر مرگ ہے اہل جنت نہ سوئین گے رواہ ابن مردویہ طبرانی کا لفظ جابر سے یہ ہے حضرت سے پوچھا کہ کیا اہل جنت سوئین گے فرمایا خواب برادر مرگ ہے جنت والے نہ سوئینگے یہ عدم خواب ایک نعمت عظمی ہو گی اسلئے کہ جو زمانہ نوم مین گزرتا ہے اوس زمانہ مین نائم عیش ولذت سے جدا رہتا ہے اور جنت محل عیش و خانہ آرام ہے وہان غفلت و بیخبری کا کچھہ کام نہین +

فصل ۱۳

سب سے پہلے جنت مین کون جائیگا اور بندہ کی ترقی جنت مین ایک درجہ سے دوسرے درجہ اعلیٰ پر ہوتی رہیگی + صحیح مسلم مین رفعًا آیا ہے کہ فقراء مہاجرین اغنیاء سے دن قیامت کے چالیس برس پہلے جنت مین جائین گے ترمذی مین پانسو برس پہلے جانا آیا ہے دوسری روایت مین نصف یوم فرمایا ہے تیسری روایت مین آیا ہے کہا اے

رسول خدا سال کتنے ماہ کا ہوگا فرمایا پانسو ماہ کا کہا ماہ کتنے دن کا ہوگا فرمایا پانسو
دن کا کہا دن کتنا بڑا ہوگا فرمایا تمہاری گنتی سے پانسو برس کا ذکرہ القتیبی قرطبی نے
کہا اختلاف مدت کا شاید بحسب اختلاف طبقات فقراء ہوگا شدت وسہولت وسعت
وضیق کی راہ سے جسکا عیش زیادہ تنگ تہا وہ سبقت مین زیادہ ہوگا حدیث ابن ماجہ
مین آیا ہے کہ حضرت نے فرمایا ہر غنی وفقیر دن قیامت کے یہ چاہیگا کہ اوسکو دنیا بقدر
کفاف کے ملتی دوسری روایت مین لفظ قوت کا آیا ہے صحیح مسلم مین فرمایا ہے لیس الغنی
عن کثرۃ العرض وانما الغنی غنی النفس اسی جگہہ سے بعض علما نے کہا ہے کہ مراد
فقراء سے اسجگہہ وہ لوگ ہین کہ یسیر دنیا پر قانع ہین اور مراد اغنیاء سے اصحاب اموال
کثیرہ ہین جو اللہ عزوجل کے ذکر سے غافل رہتے ہین اور کبہی کوئی بندہ تہیدست تونگر
دل اور بالعکس اسکے ہوتا ہے واللہ اعلم ابو ہریرہ رفعًا کہتے ہین اللہ تعالیٰ درجہ بندۂ
صالح کا جنت مین بلند کریگا وہ کہیگا اے رب یہ مرتبہ مجہکو کہان سے ملا فرمائیگا تیرے
ولد نے تیرے لئے استغفار کی تہی رواہ احمد معلوم ہوا کہ مردون کو بسبب دعا واستغفار
وصدقۂ احیاء کے نفع پہونچتا ہے علاوہ اسکے احادیث گزشتہ سے ثابت ہے کہ اہل جنت
کے لئے زیادت نعمت وراحت ہوتی رہیگی یہ بہی ایک ترقی درجہ ہے لیکن اخلاص توحید
وصلاح اعمال سے یہ مرتبہ ملتا ہے نہ نری تمنا سے بڑے بختاور وہ لوگ ہین جو کہ خود بہی
صالح ہین اور اللہ نے اونکو اولاد بہی صالح عطا کی ہے +

فصل ۱۴

مومن کی ذریت درجۂ مومن مین ہوگی اگرچہ اوسکے سے عمل نہین کئے ہین قال تعالیٰ

والذین اٰمنوا واتبعتھم ذریتھم بایمان الحقنا بھم ذریتھم وما التناھم من عملہم من شئی کل امرء بما کسب رھین قیس نے ابن عباس سے رفعاً روایت کیا ہے اللہ تعالیٰ ذریت مومن کو اوسکے درجہ مین پہنچائیگا اگرچہ عمل مین اوس سے کم ہوگی تاکہ مومن کی آنکھ ٹھنڈی ہو پہر یہ آیت پڑہی اٰلتنٰہم کہا ہمنے آباء کو نہین گھٹایا اولاد کو دیکر دوسرا لفظ انکا رفعاً یہ ہے کہ آدمی جب جنت مین جائیگا اپنے مان باپ کا حال پوچھیگا اور اپنی بی بی و اولاد کا اوس سے کہینگے کہ وہ تیرے درجے وعمل کو نہین پہنچے وہ کہیگا اے رب مین نے اپنے اور اونکے لیئے عمل کیا تہا تب حکم ہوگا کہ اون کو اوسی کے ساتھہ ملا دین پہر ابن عباس نے یہ آیت پڑہی رواہ ابن مردویہ مفسرین نے ذریت مین اختلاف کیا ہے کہ مراد اونسے اس آیت مین صغار ہین یا کبار یا دونون یہ تین قول ہوئے بنیاد اس اختلاف کی اس بات پر ہے کہ لفظ بایمان حال ہے ذریت تابعین و مومنین متبوعین سے ایک گروہ نے کہا معنی یہ ہین کہ ذریت بھی ویسا ہی ایمان رکہتی تھی جیسا ایمان ابوین کا تہا اسلیئے وہ درجات مین ملحق ابوین کی ہوگی اور اللہ نے اطلاق ذریت کا کبار پر کیا ہے جسطرح فرمایا ومن ذریتہ داؤد و سلیمان اور فرمایا ذریۃ من حملنا مع نوح اور فرمایا کنا ذریۃ من بعدھم افتھلکنا بما فعل المبطلون یہ قول کبار عقلاء کا ہے اور حدیث مرفوع متقدم ابن عباس اسی پر دلیل ہے اس سے ثابت ہوا کہ وہ اپنے اعمال سے داخل جنت ہوئی لکن وہ اعمال ایسے نہ تھے کہ درجہ آباء تک اونکو پہنچاتے سو اللہ نے باوجود قصور عمل کے اونکو درجہ آباء تک پہنچا دیا نیز ایمان عبارت ہے قول وعمل ونیت سے اور یہ بات کبار ہی سے ممکن ہے نہ صغار سے تو معنی یہ ٹھیرے کہ اللہ تعالیٰ مومن کی ذریت کو نزدیک مومن کے جمع کردیگا جبکہ نفس

ایمان مین برابر آباء کے ہونگے اسلئے کہ حقیقت تبعیت کی یہی ہے اگرچہ نرے ایمان ہی مین ہو ذریت کا اونکے درجہ تک پہنچانا اسلئے ہے کہ اونکی آنکھین ٹھنڈی ہون اور اونکے لئے آرام پورا ہو جائے یہ ویسی بات ہے کہ حضرت کے ازواج مطہرات بہ تبعیت حضرت ہمراہ آپکے ایک درجہ مین ہونگے اگرچہ بسبب اپنے اعمال کے اوس درجہ تک نہین پہنچین ہین دوسرے گروہ نے کہا مراد ذریت سے اسجگہہ صغار ہین ذریت اپنے آباء کے تابع ہوتی ہے اگرچہ صغیر ہو ایمان و احکام میراث و دیت و نماز جنازہ و دفن مین اندر مقابر مسلمین کے وغیر ذلک مگر احکام اہل بلوغ مین تمعنی یہ ٹہیرے کہ تابع کر دیا ہمنے اونکی ذریت کو ایمان آباء مین اس قول کی صحت پر یہ دلیل ہے کہ بالغین ثواب و عقاب مین حکم اپنے نفس کا رکھتے ہین وہ بنفسہ مستقل ہین احکام دنیا اور احکام ثواب وعقاب مین کچھہ تابع آباء کے نہین ہین کیونکہ مستقل بانفسہم ہین اگر ذریت سے مراد بالغین ہوتی تو ساری اولاد صحابہ کی جو کہ بالغ ہے وہ درجہ آباء مین ہوتی اور سب اولاد تابعین بالغین درجہ آباء کو پہنچتے وهلم جرا الی یوم القیامۃ تو ثواب سارے آخرین درجہ سابقین مین ٹہیر جاتے دوسری دلیل یہ ہے کہ اگر اللہ تعالے ذریت کو ہمراہ اونکے درجہ مین تابع ٹہیراتا جسطرح کہ اونکو ایمان مین ہمراہ آباء کے تابع کیا ہے اگرچہ بالغ ہون تو اونکا ایمان تابع نہوتا بلکہ ایمان مستقل ہوتا تیسری دلیل یہ ہے کہ اللہ نے منازل جنت کے بحسب اعمال کے حق مین مستقلین کے رکھے ہین رہے اتباع سو اللہ اونکو درجہ آباء تک پہنچا دیگا اگرچہ اونکے لئے اعمال نہون نیز حور عین و خدم درجہ اہل جنت مین ہونگے اگرچہ اونکے لئے کوئی عمل نہین ہے بخلاف مکلفین بالغین کہ وہ اوسی درجہ تک پہنچین گے جہانتک اونکے اعمال کی رسائی ہے تیسرے گروہ نے کہا اوجہ یہ ہے کہ حمل ذریت کا صغار کبار پر کیا جائے واحدی بھی اسیطرف

گئے ہین اسلیئے کہ کبیر خود تابع اپنے باپ کا اپنے ایمان سے ہے اور اطلاق لفظ ذریت کا
صغیر کبیر واحد کثیر ابن واب سب پر آتا ہے کما قال تعالیٰ وآیۃ لھم انا حملنا
ذریتھم فی الفلک المشحون مراد ذریت سے اسجگہہ آباء ہین اور وقوع ایمان کا ایمان
تبعی اور ایمان اختیاری وکسبی پر ہوتا ہے تبعی کی مثال یہ ہے فتحریر رقبۃ مؤمنۃ پس
اگر صغیر کو آزاد کریگا تب بھی جایز ہوگا سلف کا قول بھی اسی پر دلیل ہے جسطرح کہ ابن
عباس سے رفعاً آیا ہے ابن مسعود نے کہا آدمی کے لئے قدم ہوتا ہے اور ذریت جب
وہ جنت مین جائیگا اوسکی ذریت کو بھی اوس تک پہنچا دینگے تاکہ اوسکی آنکھہ ٹھنڈی ہو
اگرچہ اوسکے عمل تک نہ پہنچے ابو مجاز نے کہا اللہ اونکو جمع کردے گا واسطے جنتی کے جسطرح
کہ وہ اونکے اجتماع کو دنیا مین دوست رکھتا ہے شعبی نے کہا اللہ ذریت کو عمل آباء کی
وجہ سے جنت مین داخل کرے گا ابن عباس نے کہا آباء کا درجہ اگر ابناء پر بلند تر ہوگا
تو اللہ ابناء کو آباء تک پہنچا دیگا اور اگر ابناء کا درجہ بلند تر ہوگا تو آباء کو ابناء تک
پہنچا دیگا ابراہیم نے کہا اونکو برابر آباء کے اجر ملیگا آباء کے اجور مین سے کچھہ کم نہوگا
اس قول کی صحت پر یہ دلیل ہے کہ دونون قرائتین بمنزلہ دو آیت کے ہین جسنے یون
پڑہا واتبعتھم ذریتھم تو یہ حقمین بالغین کے ہے جنکی طرف نسبت فعل کی درست ہے
کما قال تعالیٰ والسابقون الاولون من المھاجرین والانصار الذین
اتبعوھم باحسان اور جسنے یون پڑہا واتبعناھم ذریتھم تو یہ حقمین صغار کے ہے
جنکو اللہ نے تابع آباء کے کیا ہے ایمان مین حکماً پس ہر دو قراءت دلیل ہین دونون
نوع پر مین کہتا ہون اختصاص ذریت کا اسجگہہ ساتھہ صغائر کے اظہر ہے تاکہ استواء
مہاجرین سابقین کا درجات مین لازم نہ آئے اور یہ استواء صغار مین لازم نہین آتا ہے

اس سے ثابت ہوا کہ اطفال ہر شخص کے اور ذریت ہر آدمی کی ہمراہ اوسکے جنت مین ہو گی واللہ سبحانہ اعلم وعلمہ اتم واحکم *

فصل ۱۵

جنت کیا گفتگو کرے گی * حدیث احتجاج جنت ونار کی پہلے گزر چکی ہے اور دوسری حدیث مین رفعًا آیا ہے کہ جنت نے کہا اے رب میرے نہرین جاری ہین اور میرے پھل پک گئے اے رب میرے اہل کو جلد میرے پاس بہیجدے سعید طائی کہتے ہین مجھکو یہ خبر ملی ہے کہ اللہ نے جب جنت کو پیدا کیا تو فرمایا آراستہ ہو جا پہر فرمایا کچھ بات کر اوسنے بات کی اور کہا خوشی ہو اوس شخص کو جس سے تو راضی ہوا قتادہ نے کہا اللہ نے جب جنت کو بنایا تو کہا کلام کر اوسنے کہا طوبیٰ للمتقین ابن عباس رفعًا کہتے ہین اللہ نے جنت عدن کو پیدا کیا اور اوسمین وہ چیز بنائی جو نہ کسی آنکھ نے دیکھی نہ کان نے سُنی اور نہ دل پر کسی بشر کے اُسکا خطرہ ہوا پہر فرمایا بول اوسنے کہا قد افلح المومنون

فصل ۱۶

جنت کا حسن روز افزون ہو گا اور جنت مین بے پروانگی کے کوئی نجائیگا * کعب کہتے ہین اللہ جب طرف جنت کے دیکھتا ہے تو کہتا ہے طوبیٰ لاھلک وہ چند در چند حسن وجمال مین بڑہتی رہتی ہے یہانتک کہ اہل جنت داخل جنت ہون ابو بکر خطیب نے رفعًا روایت کیا ہے کہ داخل نہو گا کوئی جنت مین لکن بذریعہ پروانہ بسم اللہ الرحمن الرحیم ہذا کتاب من اللہ لفلان بن فلان ادخلوہ جنۃ عالیۃ قطوفہا دانیۃ یعنی

بعد بسملہ کے یہ مضمون ہوگا کہ یہ کتاب ہے طرفسے اللہ تعالی کے مثلاً بنام صدیق بن حسن کہ اوسکو جنت برترین داخل کرو جسکے میوے قریب ہین انشاء اللہ تعالی قرطبی نے کہا ولعل ھذا فی غیر من یدخل الجنۃ بغیر حساب واللہ اعلم +

فصل ۱۷

جنتی طلب ازواج کو حورعین کی نہین ہے اوس سے زیادہ حورعین کو طلب اپنے ازواج کی ہے + حدیث معاذ بن جبل مین گذر چکا ہے کہ حور مومن کی بی بی کو یہ خطاب کرتی ہے کہ تو اوسکو ایذا ندے یہ عنقریب تجھکو چھوڑکر ہمارے پاس آجائیگا اور حدیث عکرمہ مین رفعاً آیا ہے کہ حور کہتی ہے اللھم اعنہ علی دینك واقبل بہ علی طاعتك **حکایت** سلیمان دارانی کہتے ہین کہ عراق مین ایک جوان عابد تھا وہ اپنے رفیق کے ساتھہ طرف مکہ معظمہ کے نکلا جب قافلے والے اوترتے تو وہ نماز پڑہا کرتا جب وہ کہانا کھانے تو یہ روزہ رکھتا اوسکے رفیق نے آتے جاتے اوسکے اس حال پر صبر کیا جب اوس سے جدا ہونا چاہا کہا اے بھائی تجھکو اس کام پر کسنے برانگیختہ کیا اوسنے کہا مینے خواب مین ایک محل جنت کا دیکھا ایک اینٹ اوسکے سونے کی اور ایک اینٹ چاندی کی ہے جب وہ محل مجھسے نزدیک ہوا ایک کنگورا زبرجد کا ایک کنگورا یاقوت کا دیکھا اونکے درمیان ایک حورعین تھی بال لٹکائے ہوئے اوسپر چاندی کے کپڑے تھے جو ہمراہ اوسکے تہ بتہ ہوتے تھے اوسنے مجھسے کہا تو کوشش کر طرف اللہ کے میری طلب مین سو مین اوسکی طلب مین طرف اللہ کے سرگرم ہون سلیمان نے کہا یہ جد وجہد تو طلب حور راہ مین تہا پہر اوسکا کیا ذکر ہے جو اس سے زیادہ طلب کرے +

فصل ۱۸

موت کو درمیان جنت ونار کے ذبح کرینگے * قال تعالیٰ وانذرہم یوم الحسرۃ اذ قضی
الامر وھم فی غفلۃ وھم لا یومنون حدیث ابو سعید خدری مین فرمایا ہے موت کو
لائینگے گویا ایک تیچقار کبود رنگ ہے اوسکو درمیان بہشت و دوزخ کے کہڑا کرکے کہینگے
اے جنت والو تم اسکو پہچانتے ہو وہ سر اوٹہا کر اوسکو دیکھینگے پہر کہین گے ہان یہ موت ہے پہر دوزخ
والون سے کہین گے اے دوزخیو تم اسکو پہچانتے ہو وہ سر اوٹہا کر دیکھینگے اور کہینگے ہان یہ موت ہی
تب حکم ہوگا کہ اسکو ذبح کرو پہر اہل جنت سے کہین گے یا اھل الجنۃ خلود لاموت
ویا اھل النار خلود لاموت پہر حضرت نے یہ آیت پڑہی وانذرہم الخ متفق علیہ
صحیحین مین ابن عمر سے رفعاً آیا ہے کہ اللہ اہل جنت کو جنت مین اور اہل نار کو نار مین
داخل کریگا پہر درمیان اونکے ایک مؤذن کہڑے ہوکر اذان دے گا اے اہل جنت
موت نہین ہے اور اے اہل نار موت نہین ہے ہر کوئی اپنے حال مین مدام رہیگا دوسرا
لفظ یہ ہے کہ جب جنت والے جنت مین اور دوزخ والے دوزخ مین جا چکین گے تو
موت کو درمیان جنت ونار کے لاکر ذبح کیا جائیگا اور ایک منادی ندا کریگا یا اھل الجنۃ
لاموت اوسپر اہل جنت کو خوشی پر خوشی ہوگی اور اہل نار کو حزن پر حزن ابو ہریرہ
کا لفظ رفعاً یون ہے جب داخل ہونگے اہل جنت جنت مین اور اہل نار نار مین تو موت کو
گلے مین رسی باندہکر لائین گے اوس فصیل و شہر پناہ پر جو درمیان اہل جنت ونار کے ہوگی
پہر اوسکو کہڑا کرکے کہین گے اے اہل جنت وہ ڈرتے ہوئے جہانکین گے پہر کہین گے
اے اہل نار وہ خوش ہوکر جہانکینگے اونکو امید شفاعت کی ہوگی پہر جنت و دوزخ والون سے
کہین گے تم اسکو پہچانتے ہو وہ کہینگے یہ موت ہے جو ہمپر موکل تھی پہر اوسکو فصیل پر

ذبح کرینگے پھر کہا جائیگا یا اھل الجنۃ خلود ولا موت و یا اھل النار خلود ولا موت
رواہ النسائی والترمذی وقال حدیث حسن صحیح یہ بکری اور اوسکا لٹانا اور ذبح
کرنا اور فریقین کا اوسکو معائنہ کرنا حقیقۃً ہوگا نہ خیالاً و تمثیلاً جسطرح کہ بعض لوگون نے
اسجگہہ خطا کی ہے اور کہا ہے کہ موت عرض ہے اور عرض جسم نہین ہوسکتا چہ جاے اسکے
کہ ذبح کیا جاے سو یہ خطا صحیح نہین ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ موت سے ایک صورت گوسفند کی
پیدا کرے گا وہ صورت ذبح کیجائیگی جسطرح کہ اعمال کو صورت بخشیگا اور اونپر ثواب و
عقاب دیگا اور اعراض کو اجسام بنا دیگا یہ اعراض اون اجسام کے مادّہ ہونگی اور اجسام
مین سے اعراض پیدا کرے گا جسطرح کہ اعراض سے اعراض اور اجسام سے اجسام بنائیگا یہ
چار اقسام ہوئے اور یہ سب ممکن و مقدور رب تعالیٰ و تبارک ہین انسے کچھہ جمع بین النقیضین
یا کوئی محال لازم نہین آتا ہے اور اس تکلف کی کچھہ حاجت نہین ہے کہ ملک الموت ذبح کیا جائیگا
یہ سب تقریر استدراک فاسد ہے اللہ و رسول پر اور ایک تاویل باطل ہے کہ جسکو نہ عقل واجب
کرتی ہے اور نہ نقل سبب اسکا قلت فہم مراد خدا و رسول ہے کلام سے خدا و رسول کے
قائل اس قول نے یہ گمان کیا ہے کہ لفظ حدیث دلیل ہے اس بات پر کہ نفس عرض مذبوح ہوگا
دوسرے غالط نے یہ گمان کیا ہے کہ عرض معدوم ہوکر اوسکی جگہہ کوئی جسم ذبح کیا جائیگا
اور یہ قول جو ہمنے ذکر کیا ہے اسکی طرف دونون فریق کو راہ نہ ملی حالانکہ اللہ تعالیٰ اعراض سے
اجسام بناتا ہے پھر اس عرض کو اوس جسم کا مادہ ٹھیراتا ہے جسطرح صحاح مین آنحضرت صلعم سے
آیا ہے کہ سورۂ بقرہ و آل عمران دن قیامت کے دو ابر بنکر آئینگی سو وہ دونون ابر یہی قراءت ان
ہر دو سورہ کی ہوگی اسیطرح دوسری حدیث مین آیا ہے کہ تمہاری تسبیح و تحمید و تہلیل گرد عرش کے
پھرتی ہین اونکی بھنبھناہٹ مثل مگس شہد کے ہے وہ اپنے صاحب کی یاد دلاتی ہین رواہ

احمد اسیطرح حدیث عذاب ونعیم قبر مین آیا ہے کہ مردہ ایک صورت کو دیکھیگا کہیگا تو
کون ہے وہ کہیگا مین تیرا عمل صالح یا عمل بد ہون آور یہ حقیقت ہے نہ خیال اللہ نے اوسکے
عمل کے لیئے ایک صورت حسنہ یا قبیحہ پیدا کی اور وہ نور جو درمیان مومنین کے دن قیامت
کو تقسیم ہوگا وہ بہی نفس ایمان اونکا ہے اللہ ایمان کو ایک نور بنا دیگا جو اونکے سامنے دوڑتا
ہوگا یہ امر معقول ہے گو نص نہ آتی پہر نص کے آنے سے سمع وعقل مین مطابقت ہوگئی قتادہ
کہتے ہین ہمکو یہ بات پہنچی ہے کہ حضرت نے فرمایا ہے مومن جب قبر سے باہر نکلیگا تو اوسکا
عمل ایک خوبصورت شکل مین ہوگا یہ اوس سے کہیگا تو کون ہے واللہ مین تجھکو ایک سچا
آدمی دیکھتا ہون وہ کہیگا مین تیرا عمل ہون پہر وہ اوسکے لیئے ایک نور وقائد طرف جنت
کے ہوجائیگا اسیطرح جب کافر قبر سے نکلیگا اوسکا عمل ایک بدصورت شخص ہوگا اور بدخبری
ہوگی وہ کہیگا تو کون ہے واللہ مین تجھکو ایک برا آدمی دیکھتا ہون وہ کہیگا مین تیرا عمل بد ہون
وہ اوسکو لیجاکر آگ مین جھونکدیگا مجاہد سے بہی اسیطرح آیا ہے ابن جریج نے کہا عمل مومن کا
اچھی صورت اچھی بو مین سامنے اپنے صاحب کے آکر ہر خیر کا مژدہ اوسکو دیگا وہ کہیگا
تو کون ہے وہ کہیگا مین تیرا عمل ہون پہر اللہ اوسکو ایک نور کردیگا جو اوسکے سامنے چلیگا یہانتک
کہ وہ جنت مین داخل ہو فذلک قولہ تعالیٰ یھدیھم ربھم بایمانھم اور کافر کا عمل
بری صورت بدبودار ہوگا وہ اپنے صاحب کے ساتھہ ساتھہ رہیگا یہانتک کہ اوسکو آگ مین پہینکدیگا
حسن نے یہ آیت پڑہی افما نحن بمیتین الا موتتنا الاولی وما نحن بمعذبین
پہر کہا ہر نعیم کے بعد موت ہے وہ اوس نعیم کو قطع کردیتی ہے یزید رقاشی کہتے تہے امن مین
ہوئے اہل جنت موت سے اونکو اچھا عیش ملا اور امن مین ہوئی بیماریون سے وہ مدت تک اللہ
کے ہمسایہ ٹہیرے یہ کہکر اتنا روئے کہ ڈاڑہی آنسوؤن سے بھیگ گئی +

فصل ۱۹

جنت مین کوئی عبادت نہوگی مگر عبادت ذکر کہ یہ ہمیشہ رہیگی ✤ حدیث جابر بن عبداللہ مین فرمایا ہے جنت والے جنت مین کہائین گے پئین گے ناک نہ سنکین گے نہ بول و براز کرینگے اونکا طعام ڈکار ہوگا اور رشح مثل رشح مسک کے وہ ملہم ہونگے ساتہہ تسبیح وحمد کے جسطرح کہ سانس کا الہام ہوتا ہے رواہ مسلم دوسری روایت مین تسبیح وتکبیر کا لفظ آیا ہے یعنی جسطرح تم لوگ سانس لیتے ہو اسیطرح ہمراہ انفاس کے وہ تسبیح وتحمید کرینگے شعرانی رح نے بعض اہل حق سے منن کبریٰ مین نقل کیا ہے کہ اہل جنت کی دبر نہوگی اگر وہان جماع نہوتا تو ذکر بہی نہوتا لکن واسطے اتمام عیش کے حور عین سے ذکر ہوگا اور بہ سبب نہونے براز کے دبر نہوگی بالجملہ ذکر خدا کا دائما اونکی عادت وجبلت ہوگی وجود اس عبادت کا اونمین کچہہ بطور تکلیف شرعی کے دنیا مین نہوگا بلکہ بے ساختہ انفاس کی طرح پر تسبیح وتحمید اونسے صادر ہوتی رہیگی

فصل ۲۰

جنت والے دنیا کی باتون کا جنت مین چرچا کرینگے ✤ قال تعالیٰ فاقبل بعضہم علےٰ بعض یتساءلون قال قائل منہم انی کان لی قرین اس آیت پر کلام پہلے گزرچکا ہی اور فرمایا اناکنا قبل فی اہلنا مشفقین فمن اللہ علینا ووقانا عذاب السموم بعض روایات مین آیا ہے کہ جنت مین بازار ہین جنمین خرید وفروخت نہین ہے جب اہل جنت وہان پہنچینگے تو لولوء رطب وتراب مسک پر بیٹہکر ایک دوسرے کو پہچانین گے اور باہم چرچا کرینگے کہ دنیا مین کسطرح پر تہے اور کیونکر عبادت کرتے تہے اور رات کو جاگتے اور دن کو روزہ رکہتے اور دنیا مین

فقیر تھے یا غنی اور موت کسطرح آئی اور بعد اس طول بوسیدگی کے کسطرح اہل جنت ہوئے ذکرہ
القرطبی والشعرانی رحمہما اللہ تعالیٰ انس نے رفعًا کہا ہے اہل جنت جب جنت مین
داخل ہونگے بعض اخوان مشتاق بعض کے ہونگے اسکا تخت اوسکے تخت کی طرف چلیگا اور اوسکا
تخت اسکے تخت کی طرف آئیگا یہانتک کہ دونون مجتمع ہونگے پھر یہ اور وہ تکیہ لگاکر بیٹھینگے
ایک دوسرے سے کہیگا تو جانتا ہے کہ اللہ نے مجھکو کب بخشا وہ کہیگا ہان فلان فلان روز
فلان فلان جگہہ ہمنے اللہ کو پکارا تھا اوس سے دعا کی تھی اوسنے ہمکو بخشدیا جب یہ ذکر
آپسمین ہوگا تو مسائل مشکلہ علوم کا جو دنیا مین پیش آئے تھے اور قرآن وسنت کی فہم مین جو
دشواری ہوتی تھی اور صحت احادیث مین جو بحث کرتے تھے اوسکا ذکر بھی آئیگا دنیا مین یہ
مذاکرہ علم کا لذت طعام وشراب وجماع سے لذیذ تر تھا جنت مین اسکا ذکر آنا اور بھی عظیم اللذۃ تر
ہوگا یہ وہ لذت ہے کہ اسکے ساتھہ اہل علم مختص ہین اور اپنے غیر سے ممتاز مین کہتا ہون جو لذت
پائدار وذائقہ خوشگوار مذاکرۂ علوم قرآن وحدیث مین ہے وہ دنیا کی کسی چیز مین اب بھی نہین
ہے اس دعوے کا انکار وہی شخص کرے گا جو لذات علم سے بے نصیب ہے جاہلون کی لذت
اکل وشرب وجماع مین ہوتی ہے یا آرایش وپیرائش محلات وحویلیات وباغات ومراکب و
ملابس مین سو یہ لذت فانی ہے خود اسکو اسی دنیا مین بقا نہین ہے پھر آخرت تک باقی رہنا
اوسکا کجا بخلاف لذائذ علوم کہ یہ موت سے سلب نہین ہوتی ہر عالم کا علم ہمراہ اوسکی روح کے
باقی رہتا ہے کیونکہ متصف ساتھہ علم کے روح ہوتی ہے نہ بدن جسم کی لذت جسم کے ساتھہ
چلی جاتی ہے اور اگر کچھہ رہتا ہے تو اوسکی تبعات باقی رہجاتے ہین اسی جگہہ سے بعض حکماء
نے کہا ہے کہ تو گناہ نکر کہ لذت گناہ کی جاتی رہتی ہے اور وبال اوسکا باقی رہجاتا ہے اور
تو نیکی کر کہ نیکی کی مشقت باقی نہین رہتی ہے اوسکا ثواب باقی رہجاتا ہے بخلاف لذت روح

کہ جبتک روح باقی ہے مزہ علم وفہم ودانشمندی کا بھی باقی رہتا ہے سو روح اگرچہ ازلی نہین ہے یعنی حادث ہے نہ قدیم لیکن ابدی ہے کہ ہمیشہ باقی رہیگی خواہ راحت مین یا مصیبت مین لہذا اہل جنت اپنے علوم سے جنت مین استلذاذ حاصل کرینگے اور اہل نار اپنے جہل سے ایک دوسرے عذاب مین گرفتار ہونگے شوکانی رح نے علم کا باقی رہنا بعد موت کے ثابت کیا ہے +

فصل ۲

بشارت جنت کے کون لوگ مستحق ہین + قال تعالیٰ وبشر الذین اٰمنوا وعملوا الصالحات ان لهم جنات تجری من تحتها الانهار یعنی خوشی سنا اونکو جو یقین لائے اور کئے کام نیک کہ اونکو ہین باغ بہتی ہین نیچے اونکے ندیان اس آیت مین مژدہ دخول جنت کا مومنین عاملین صالحین کو دیا ہے عمل صالح عبارت ہے ادای فرائض وترک محارم واعمال حسنات واحتراز سئیات سے خواہ دل کے گناہ ہون یا بدن کے دل کے گناہ ۶۰ ہین اور بدن کے ۱۰۰ اور فرمایا ان اولیاء الله لا خوف علیهم ولا هم یحزنون الذین اٰمنوا وکانوا یتقون لهم البشری فی الحیاة الدنیا وفی الاخرة لا تبدیل لکلمات الله ذلك هو الفوز العظیم سن رکھو جو لوگ الله کی طرف ہین نہ ڈر ہے اونپر اور نہ وہ کچھ غم کہا وین جو لوگ یقین لائے اور رہے پرہیز کرتے اونکو خوشخبری ہے دنیا کی جیتے اور آخرت مین بدلتی نہین الله کی باتین یہی ہے بڑی مراد ملنی اس آیت مین نفی کی ہے خوف وحزن کی اولیاء الله سے اور یہ بات بتائی ہے کہ الله کے ولی وہ لوگ ہین جو کہ بعد ایمان لانے کے متقی ہین ادنی درجہ تقوی کا یہ ہے کہ مباح کو خوف کراہت سے چھوڑدے پہر ارتکاب حرام وافعال گناہ کا کیا ذکر ہے الله نے انکی بشارت کا نام فوز عظیم رکھا ہے وقال تعالیٰ ان الذین قالوا ربنا الله

ثم استقاموا تتنزل علیهم الملائکۃ الا تخافوا ولا تحزنوا وابشروا بالجنۃ التی
کنتم توعدون نحن اولیاءکم فی الحیاۃ الدنیا وفی الآخرۃ ولکم فیہا ماتشتہی انفسکم
ولکم فیہا ماتدعون نزلا من غفور رحیم تحقیق جنہون نے کہا رب ہمارا اللہ ہے پہر
اسی پر ٹہیرے رہے اونپر اوترتے ہین فرشتے کہ تم نہ ڈرو نہ غم کہاؤ اور خوشی اوس بہشت کی
جسکا تمکو وعدہ تہا ہم ہین تمہارے رفیق دنیا وآخرت مین اور تمکو وہان ہے جو چاہے تمہارا
جی اور تمکو وہان ہے جو منگواؤ مہمانی ہے اوس بخشنے والے مہربان کی یہ بشارت مومنین
مستقیم الحال کے لئے فرمائی اور خوف وحزن کو اوسنے دور کیا اور دارین مین رفاقت ملائکہ
کی ساتہہ اونکے ثابت فرمائی اس سے فضیلت استقامت کی ثابت ہوئی ایمان لانا آسان بات
ہے مگر مستقیم رہنا صراط مستقیم پر مشکل ہے ؎

براہل استقامت فیض نازل میشود مظہر		نمی بینی تجلی گرد کوہ طور میگردد

فرشتون کا اوترنا یا تو حشر مین ہوگا جسدن ہر کسی کو اپنا فکر وغم ہوگا یا مرنے کے وقت اوترتے
اور یہ کہتے ہین فرمایا فبشر عبادی الذین یستمعون القول فیتبعون احسنہ اولئک
الذین ہداہم اللہ واولئک ہم اولوا الالباب خوشی سنا میرے بندون کو جو سنتے
ہین بات پہر چلتے ہین اوسکے نیک تر پر وہی ہین جنکو راہ دی اللہ نے اور وہی ہین عقل والے
موضح قرآن مین کہا ہے چلتے ہین نیک پر یعنی حکم پر چلنا کہ اوسکو کرتے ہین منع پر چلنا کہ اوسکو
نہین کرتے اوسکا کرنا نیک ہے اسکا نکرنا نیک ہے انتہی یہ آیت بشارت ہے حق مین اہل اتباع
کے اس سے معلوم ہوا کہ مومن جب کسی شخص کی بات سنے تو جو بات بہتر ہو اوسکی پیروی
کرے اور جو بات بہتر نہو اوسکو چہوڑ دے بہتر بات وہ ہوتی ہے جو کہ مطابق کتاب وسنت
کے ہے غیر بہتر بات وہ ہے جو کہ رائے مجرد وقیاس بحت سے کہی جاتی ہے یہ دلیل

ہے اس بات پر کہ مخالف نص کے کسی کی پیروی کرنا نچاہیئے گو وہ شخص کتنا ہی بڑا رتبہ
دین مین رکہتا ہو امام ہو یا مجتہد یا مجدد یا عالم یا درویش یا پیر یا شیخ یا مرشد یا صوفی
وقال تعالیٰ الذین اٰمنوا وھاجروا وجاھدوا فی سبیل اللہ باموالھم و
انفسھم اعظم درجۃ عند اللہ واولئک ھم الفائزون یبشرھم ربھم برحمۃ
منہ ورضوان وجنات لھم فیھا نعیم مقیم خالدین فیھا ابدا ان اللہ عندہ
اجر عظیم جو لوگ یقین لائے اور گہر چہوڑ آئے اور لڑے اللہ کی راہ مین اپنے مال و جان
سے اونکو بڑا درجہ ہے اللہ کے پاس اور وہی پہنچے مراد کو خوشخبری دیتا ہے اونکو پروردگار
اونکا اپنی طرف سے مہربانی کی اور رضامندی کی اور باغون کی جنمین اونکو آرام ہے ہمیشہ کا
رہا کرین اونمین مدام اللہ کے پاس بڑا ثواب ہے اس آیت مین تین چیزون کے عوض کہ ایمان و
ہجرت وجہاد ہے تین اجر فرمائے رحمت و رضوان وجنات وقال تعالیٰ والذین
اٰمنوا وعملوا الصالحات فی روضات الجنات لھم ما یشاؤن عند ربھم ذلک
ھو الفضل الکبیر ذلک الذی یبشر اللہ عبادہ الذین اٰمنوا وعملوا الصالحات جو لوگ
یقین لائے اور بہلے کام کئے باغونمین ہین بہشت کے اونکو ہے جو چاہین اپنے رب کے پاس
یہی ہے بڑی بزرگی یہ خوشخبری دیتا ہے اللہ اپنے ایماندار بندون کو جو کرتے ہین بہلے کام
اس آیت مین مژدہ دخول جنت کا اہل ایمان و اعمال صالحات کو سُنایا ہے لفظ عمل صالح
شامل ہے اعمال جملہ حسنات یا اکثر حسنات کو معلوم ہوا کہ بجالانا حسنات کا ترک سئیات
پر مقدم ہے نرے ترک ارتکاب معاصی سے جنت نہین ملتی ہے جب تک کہ وجود حسنات
کا نہو اللہ تعالیٰ نے عمل کو ایک علامت فوز کبیر و فضل عظیم کی ٹہیرایا ہے اگرچہ ترتب جنت
کا نفس عمل پر نہین ہے

کسے مراد بیابد کہ جستجو دارد		بجستجوی نیابد کسے مراد دلی	

وقال تعالیٰ انما تنذر من اتبع الذکر وخشی الرحمٰن بالغیب فبشرہ بمغفرۃ
واجر کریم تو تو ڈر سُنائے اوسکو جو چلے سمجھائے پر اور ڈرے رحمٰن سے بن دیکھے سو
اوسکو دے خوشخبری معافی کی اور عزت کی اجر کی ذکر سے مراد قرآن ہے معلوم ہوا کہ
جو قرآن پر رحمٰن سے ڈر کر چلتا ہے اوسکے لئے جنت ہے اجر کریم جنت کو کہتے ہین ڈرنے
سے مراد ترک گناہ ہے معلوم ہوا کہ ہمراہ عمل صالح کے عدم ارتکاب معاصی بھی درکار ہے ورنہ
جسکے گناہ زیادہ ہونگے اور نیکی کم وہ ہلاک ہوگا وقال تعالیٰ یاایہا النبی انا ارسلناک
شاھدا ومبشرا ونذیرا وداعیا الی اللہ باذنہ وسراجا منیرا وبشر المؤمنین
بان لھم من اللہ فضلا کبیرا اے نبی ہمنے تجھکو بھیجا بتانے والا اور خوشی
سُنانیوالا اور ڈر اور بلانیوالا اللہ کی طرف اوسکے حکم سے اور چراغ چمکتا اور خوشی
سُنا ایمان والونکو کہ اونکو ہے خدا کی طرف سے بڑی بزرگی مراد فضل کبیر سے اسجگہہ جنت
ہے یہان ترتب جنت کا فقط ایمان پر اسلئے کیا ہے کہ ایمان جامع احکام اسلام وعمل صالح
ہے یا اسلئے کہ جسکے دلمین ایمان ہے گو برابر ایک ذرہ یا رائی کے دانے کے ہو وہ بھی
ایک دن جنت پائیگا گو بعد سزایابی کے ہو لکن اس شرط سے کہ موحد خالص تہا نہ مشرک
ومنافق وقال تعالیٰ ولا تحسبن الذین قتلوا فی سبیل اللہ امواتا بل
احیاء عند ربھم یرزقون فرحین بما اتاھم اللہ من فضلہ ویستبشرون
بالذین لم یلحقوا بہم من خلفہم لا خوف علیھم ولا ھم یحزنون یستبشرون
بنعمۃ من اللہ وفضل وان اللہ لا یضیع اجر المؤمنین تو نہ سمجھہ جو لوگ
مارے گئے اللہ کی راہ مین مردے ہین بلکہ زندہ ہین اپنے رب کے پاس روزی

پانے خوشی کرتے ہین اوسپر جو دیا اونکو اللہ نے اپنے فضل سے اور خوشوقت ہوتے ہین
اونکی طرفسے جو ابہی نہین پہنچے اونمین جپچہے سے اسلئے کہ نہ ڈر ہے اونپر اور نہ اونکو غم ہے
خوشوقت ہوتے ہین اللہ کی نعمت وفضل سے اور اس سے کہ اللہ ضایع نہین کرتا مزدوری
ایمان والون کی معلوم ہوا کہ شہیدون کو مرنے کے بعد ایک طرح کی زندگی ہے کہ اور مُردونکو
نہین کہانا پینا اور عیش وخوشی پوری ہے اورون کو قیامت کے بعد ہوگی کذا فی موضح
قرآن وقال تعالی ان اللہ اشتری من المومنین انفسھم واموالھم بان
لھم الجنۃ یقاتلون فی سبیل اللہ فیقتلون ویقتلون وعدا علیہ حقا فی
التوراۃ والانجیل والقران ومن اوفی بعھدہ من اللہ فاستبشروا ببیعکم
الذی بایعتم بہ وذلک ھو الفوز العظیم اللہ نے خریدی مسلمانون سے اونکی
جان اور مال اس قیمت پر کہ اونکو بہشت ہے لڑتے ہین اللہ کی راہ مین پہر مارتے ہین اور
مرتے ہین وعدہ ہو چکا اوسکے ذمہ پر سچا توریت و انجیل و قرآن مین اور کون ہے پورا قول
کا اللہ سی زیادہ سو خوشی کرو اس معاملت پر جو تمنے کی ہے اوس سے اور یہی ہے بڑی
مراد ملنی اس آیت مین وعدہ ہے جنت کا اوس قوم سے جنہون نے اپنی جان ومال راہ
خدا مین خرچ کر دی ہے یہ وعدہ بہت پُرانا اور سچا ہے موسی وعیسی علیہما السلام کی
کتابو نمین بھی اسکا ذکر ہو چکا ہے وقال تعالی ولنبلونکم بشئی من الخوف
والجوع ونقص من الاموال والانفس والثمرات وبشر الصابرین
الذین اذا اصابتھم مصیبۃ قالوا انا للہ وانا الیہ راجعون اولئک علیھم
صلوات من ربھم ورحمۃ واولئک ھم المھتدون البتہ ہم آزمائینگے تمکو
کچہ ایک ڈر سے اور بہوک سے اور نقصان سے مالون کے اور جانون کے اور پہلون کے

اور خوشی سُنا ثابت رہنے والون کو کہ جب اونکو پہنچے کچھ مصیبت کہین ہم اللہ کا مال
ہین اور ہمکو اوسی کی طرف پھر جانا ہے ایسے لوگ اونہین پر شاباشین ہین اپنے رب کی
اور مہربانی اور وہی ہین راہ پر اس آیت مین وعدہ جنت کا واسطے صبر کرنیوالون کے
مصیبت پر کیا ہے جبکہ جزع و فزع نکرین خواہ یہ مصیبت خوف و گرسنگی کی ہو یا نقصان
مال و جان کی یا اولاد و ثمار کی اس باب مین رسالہ ادامۃ السکر بے نظیر ہی وقال
تعالیٰ واخری تحبونہا نصر من اللہ وفتح قریب وبشر المؤمنین ایک
اور چیز ہے جسکو تم چاہتے ہو مدد اللہ کی طرف سے اور فتح شتاب اور خوشی سُنا ایمان والونکو
اس سے معلوم ہوا کہ جو لوگ اللہ کی مدد و فتح کے منتظر ہین اونکو نوید جنت کی ہے حدیث
شریف مین انتظار فرج کو عبادت فرمایا ہے وللہ الحمد وقال تعالیٰ وجنۃ عرضہا
کعرض السماء والارض اعدت للذین اٰمنوا باللہ ورسلہ جنت ہے جسکا
پھیلاو ہے مثل آسمان و زمین کے پھیلاو کے طیار کیگئی ہے واسطے اون لوگون کے
جو ایمان لائے ہین اللہ پر اور اوسکے رسولون پر اس آیت سے حکم ایمان لانیکا سب پیغمبرون
پر آدم سے تا خاتم ثابت ہوا اور اس ایمان کی جزا جنت ٹھیری جسکا عرض برابر سماء و ارض
کے ہوگا رہا طول اوسکا سو اللہ ہی جانے کہ کتنا ہوگا ع قیاس کن زگلستان من بہار مرا ؎
وقال تعالیٰ ان الذین اٰمنوا وعملوا الصالحات کانت لہم جنات الفردوس
نزلا خالدین فیہا لا یبغون عنہا حولا جو لوگ یقین لائے ہین اور کئے ہین بھلے کام
اونکے لئے ہین فردوس کے باغ مہمانی مین رہا کرین اونمین نچاہین وہانسے جگہہ بدلنی
فردوس نام ہے اعلیٰ جنت کا یہ سب جنات مین افضل ہے حدیث مین فرمایا ہے کہ تم جب
اللہ سے مانگو تو فردوس مانگو کہ وہ وسط اور اعلیٰ جنت ہے ترتب اس جنت کا ایمان

صحیح اور عمل صالح پر رکھا ہے اس آیت کے آخر مین یہ بھی فرمایا ہے کہ جسکو امید ہو ملنے کی
اپنے رب سے سو کرے وہ کچھ کام نیک اور ساجھا نرکھے اپنے رب کی بندگی مین کسیکا
معلوم ہوا کہ جس کام مین غیر اللہ کا شریک کرنا ہوتا ہے تو وہ کام عمل صالح نہین سمجھا جاتا
اگرچہ ظاہر مین بصورت عبادت کے ہو اس سے یہ بھی ثابت ہوا کہ مشرک جنت مین نجائیگا
اس آیت سے ریا کا شرک ہونا بھی ثابت کیا گیا ہے **وقال تعالی** قد افلح المومنون
الذین ہم فی صلوتہم خاشعون والذین ہم عن اللغو معرضون والذین ہم
للزکوۃ فاعلون والذین ہم لفروجہم حافظون الا علی ازواجہم او ما ملکت
ایمانہم فانہم غیر ملومین فمن ابتغی وراء ذلک فاولئک ہم العادون
والذین ہم لاماناتہم وعہدہم راعون والذینہم علی صلوتہم یحافظون
اولئک ہم الوارثون الذین یرثون الفردوس ہم فیہا خالدون کام نکال لیگئے
ایمان والے جو اپنی نماز مین نوے ہین اور جو نکمی بات پر دھیان نہین کرتے اور جو زکوۃ دیا
کرتے ہین اور جو اپنی شہوت کی جگہہ تھامتے ہین مگر اپنی عورتون پر یا اپنے ہاتھہ کے مال پر
سو اونپر نہین اولہنا پھر جو کوئی ڈھونڈے اسکے سوا وہی ہین حد سے بڑہنے والے اور جو
اپنی امانتون سے اور اپنے اقرار سے خبردار ہین اور جو اپنی نماز سے خبردار ہین وہی ہین
میراث لینے والے جو میراث پائینگے فردوس کی وہ اوسی مین رہ پڑے اگلی آیت مین
خبر دی تھی کہ فردوس حصئہ ہے مومن عامل صالح کا اس آیت مین بعض اعمال صالح کا جسکے
سبب سے فردوس ملتی ہے بیان فرمایا یہ سب سات عمل ہوئے انپر استقامت کرنیسے فردوس کا
استحقاق ہوتا ہے مسند امام احمد مین آیا ہے کہ حضرت نے فرمایا مجھپر دس آیتین اوتری ہین
جو کوئی اونکو قائم رکھیگا وہ داخل جنت ہوگا پھر اس آیت کو آخر دس آیت تک پڑھا۔ وقال تعالی

ان المسلمین والمسلمات والمومنین والمومنات والقانتین والقانتات والصادقین والصادقات والصابرین والصابرات والخاشعین والخاشعات والمتصدقین والمتصدقات والصائمین والصائمات والحافظین فروجهم والحافظات والذاکرین اللہ کثیرا والذاکرات اعد اللہ لھم مغفرۃ واجرا عظیما تحقیق مسلمان مرد اور مسلمان عورتین اور ایماندار مرد اور ایماندار عورتین اور بندگی کرنے والے مرد اور بندگی کرنیوالی عورتین اور سچے مرد اور سچی عورتین اور محنت سھنے والے مرد اور محنت سہنے والی عورتین اور دبے رہنے والے مرد اور دبی رہنے والی عورتین اور خیرات کرنے والے مرد اور خیرات کرنے والی عورتین اور روزہ دار مرد اور روزہ دار عورتین اور تھامنے والے مرد اپنی شہوت کی جگہہ کو اور تھامنے والی عورتین اور یاد کرنے والے مرد اللہ کو بہت سا اور یاد کرنے والی عورتین رکھی ہے اللہ نے اونکے واسطے معافی اور اجر بڑا موضح قرآن مین کہا ہے حضرت کی ایک بی بی نے کہا تہا کہ قرآن مین سب ذکر ہے مردونکا عورتون کا کہین نہین اوسپر یہ آیت اوتری نیک عورتون کی خاطر کو نہین تو جو حکم مردون پر کیا وہ عورتون پر بہی آیا انتہی بہرحال اس آیت مین وعدہ جنت کا واسطے مردون اور عورتون دونون کے ہے اس آیت مین دس خصلتین فرمائی ہین جس کسی مرد عورت مین یہ اوصاف جمع ہونگے وہ لائق مغفرت ذنوب اور حصول اجر عظیم کے ٹھیریگا اب جسکو بہشت کی طمع ہو اور وہ یہ چاہے کہ اللہ تعالی اوسکو بخشکر جنت مین لیجائے وہ اپنی ذات کو ان اوصاف کے ساتھہ متصف کرے ورنہ اللہ کا سودا مہنگا ہے مفت مین نلے دام اون کے میسر نہین آتا اسی لئے حدیث مین راجی غیر عامل کو احمق فرمایا ہے کہ عمل تو کچھہ نہین کرتا لکن مغفرت و جنت کا خواہان ہے وقال تعالی التائبون العابدون الحامدون

السائحون الراكعون الساجدون الآمرون بالمعروف والناهون عن المنكر والحافظون لحدود الله وبشر المؤمنین توبہ کرنیوالے بندگی کرنیوالے شکر کرنیوالے بےتعلق رہنے والے رکوع کرنیوالے سجدہ کرنیوالے حکم کرنیوالے نیک بات کا منع کرنیوالے بُری بات سے تھامنے والے حدین باندہی اللہ کی اور خوشخبری سُنا ایمان والونکو بےتعلق رہنا روزہ ہے یا ہجرت ہے یا دل نہ لگانا دنیا کے مزون مین اور حدین تہامنی یہ کہ بغیر حکم شرع کوئی کام نکرین کذا فی موضح قرآن اُس آیت مین نو کام بتائے کہ جو شخص یہ سارے کام کرے وہ جنت پائے اب ہر شخص اپنے نفس کا امتحان لے سکتا ہے کہ وہ یہ کام بجالاتا ہے یا نہین اگر عامل ہے اِن اعمال کا تو اوسکی امیدواری واسطے حصول جنت کے ٹہیک ہے اور اگر اوسمین یہ خصال موجود نہین ہین تو احمق و نادان ہے **وقال تعالیٰ** تلك الجنة التي نورث من عبادنا من كان تقيا یہ وہ بہشت ہے جو میراث دینگے ہم اپنے بندون مین جو کوئی ہوگا پرہیزگار یعنی میراث آدم کی کہ اول اونکو بہشت ملی ہے معلوم ہوا کہ بہشت ملنے کے لئے متقی ہونا ضرور ہے ادنیٰ تقوی یہ ہے کہ جمیع انواع شرک واقسام بدع سے محترز ہو اعتقاداً وعملاً و قولاً وحالاً پھر مطابق کتاب وسنت کے حسنات بجالائے سئیات سے دور رہے ورنہ ٥

غیر حق ہر چہ دولت را بر بود		سدّ راہِ تو ہمان خواہد بود	

وقال تعالیٰ وسارعوا الى مغفرة من ربكم وجنة عرضها السموات والارض اعدت للمتقين الذين ينفقون فى السراء والضراء والكاظمين الغيظ والعافين عن الناس والله يحب المحسنين دوڑو بخشش پر اپنے رب کی اور جنت پر جسکا پھیلاؤ ہے آسمان وزمین طیار ہوئی ہے واسطے پرہیزگارون کے جو خرچ کئے جاتے ہین خوشی و تکلیف مین اور دبا لیتے ہین غصہ اور معاف کرتے ہین لوگون کو اور

اللہ چاہتا ہے نیکی والونکو اس آیت مین جنت کو واسطے اہل تقوی کے ٹھیرایا قرآن شریف
مین ذکر تقوی کا چالیس جگہہ سے زیادہ آیا ہے جس فضیلت و کرامت و نعمت و راحت کو دیکھو
اوسکے لئے تقوی شرط اول ہوتا ہے اسجگہہ منجملہ صفات تقوی کے تین کام بتائے ایک نفقہ
راہ خدا مین دوسرے ضبط کرنا غصے کا تیسرے معاف کرنا قصور کا لفظ محسنین سے ثابت
ہوا کہ وجود احسان یعنی اخلاص نیت و عمل کا اہل تقوی ہی مین ہوتا ہے یہ بھی معلوم ہوا
کہ متقی لوگ اللہ کے دوست ہوتے ہین اللہ تعالی اونسے محبت رکھتا ہے جس سے اللہ کو
محبت ہے اوسکے درجے کا کیا پوچھنا جسے پیا چاہین وہی سہاگن **وقال تعالیٰ**
والذین اذا فعلوا فاحشۃ او ظلموا انفسھم ذکروا اللہ فاستغفروا لذنوبھم
ومن یغفر الذنوب الا اللہ ولم یصروا علی ما فعلوا وھم یعلمون اولئک
جزاؤھم مغفرۃ من ربھم وجنات تجری من تحتھا الانھار خلدین فیھا
ونعم اجر العاملین وہ لوگ کہ جب کر بیٹھین کچھہ کھلا گناہ یا برا کرین اپنے حقمین تو یاد
کرین اللہ کو اور بخشش مانگین اپنے گناہون کی اور کون ہے گناہ بخشتا سوا اللہ کے
اور اڑ نرہین اپنے کئے پر جانتے اونکی جزا ہے بخشش اونکے رب کی اور باغ جنکے نیچے
بہتین نہرین رہ پڑے اونمین اور خوب مزدوری ہے کام کرنے والونکی اس آیت مین
اہل تقوی کا وصف بیان فرمایا اور یہ ارشاد کیا کہ توبہ و استغفار کرنی اور عدم اصرار سے گناہ پر
جنت ملتی ہے حدیث شریف مین آیا ہے التائب من الذنب کمن لا ذنب لہ یعنی گناہ سے
توبہ کرنے والا مثل بے گناہ کے ہو جاتا ہے یعنی تائب و متقی نزدیک خدا کے برابر ہین ؎

برین مژدہ گر جان فشانم رواست	کہ این مژدہ آسایشِ جانِ ماست

بیان توبہ و استغفار کا رسالہ محو الحوبہ اور رسالہ تفریح الکروب مین دیکھنا چاہئیے با وجود

قبول توبہ و استغفار کے جبکہ بطور صحیح وقوع مین آئے جو شخص ہلاک ہو سمجھو کہ وہ بڑا
بیقدر اللہ کی نعمت و رحمت کا ہے وقال تعالیٰ یا ایھا الذین اٰمنوا ھل ادلکم
علی تجارۃ تنجیکم من عذاب الیم تؤمنون باللہ و رسولہ وتجاھدون فی
سبیل اللہ باموالکم وانفسکم ذلکم خیر لکم ان کنتم تعلمون یغفر لکم
ذنوبکم ویدخلکم جنات تجری من تحتھا الانھار ومساکن طیبۃ فی جنات
عدن ذلک الفوز العظیم اے ایمان والو مین بتاؤن تمکو ایک سوداگری کہ بچاوے
تمکو ایک دکھہ کی مار سے ایمان لاؤ اللہ پر اور اوسکے رسول پر اور لڑو اللہ کی راہ مین اپنے
مال سے اور جان سے یہ بہتر ہے تمہارے حق مین اگر تم سمجھہ رکھتے ہو بخشے تمہارے گناہ
اور داخل کرے تمکو باغون مین جنکے نیچے بہتی ہین نہرین اور ستھرے گھرون مین بسنے
کے باغون مین یہ ہے بڑی مراد ملنی اس آیت شریف مین ترتب دخول جنت کا تین امر
پر کیا ہے ایک ایمان لانا اللہ پر دوسرے ایمان لانا رسول اللہ پر تیسرے لڑنا راہ خدا مین
جان و مال سے وقال تعالیٰ ولمن خاف مقام ربہ جنتان جو کوئی ڈرا کھڑے
ہونے سے اپنے رب کے آگے اوسکو ہین دو باغ اس آیت مین فضیلت ہے خوف کی
خائف کو دو جنتین ملینگی باقی اہل ایمان کو ایک جنت ان دونون جنت کا وصف سورۂ
رحمن مین مفصلاً آیا ہے وقال تعالیٰ واما من خاف مقام ربہ ونھی النفس
عن الھوی فان الجنۃ ھی الماوی جو کوئی ڈرا اپنے رب کے پاس کھڑے ہونیسے
اور روکا جی کو خواہش نفس سے سو بہشت ہے ٹھکانا اوسکا اس آیت مین واسطے خائف
کے اللہ سے مژدہ جنت کا ہے بیان خوف و رجا مین رسالہ صدق اللجا تالیف ہو چکا ہے
علماء آخرت مین دو طرح کے لوگ گذرے ہین بعض پر خوف غالب تھا اور بعض پر رجا دلکل

وجھتہ ھو مولیھا اللہ کی صفت جلال وجمال کا ظہور دنیا مین اپنے عباد مخلصین کے اندر ہوا کرتا ہے اگر ایسا نہو تو بعض صفات معطل ٹھیرین اور یہ ہو نہین سکتا بڑی خوبی خوف کی یہ ہے کہ ہمراہ عمل صالح کے ہو اسلئے کہ کسی بشر کو حال اپنے قبول عمل کا نزدیک خدا کے معلوم نہین ہے بجز اوس شخص کے جسکو رسول خدا نے بشارت قبول کی دی ہے جیسے عشرۂ مبشرہ یا اہل بدر یا اصحاب بیعۃ الرضوان یا اہل بیت رسالت باقی سارے علماء و اولیاء و صلحاء و عامہ مومنین محل خوف وخطر مین پڑے ہین کسی کو اپنے انجام کی خبر نہین ہے ؎

حکم مستوری ومستی ہمہ بر خاتمت است		کس ندانست کہ آخر بچہ حالت گزرد

رجا کی خوبی یہ ہے کہ اتباع کتاب وسنت کر کے امیدوار مغفرت واجر کا ہو اور گناہ ہو جائے تو ناامید نہو کہ یہ یاس مثل امن کے کفر ہے رہا وہ خوف جو گناہ سے باز نرکھے اور وہ رجا جو گناہ پر جرأت بخشے سو یہ حالت وسوسۂ شیطانی اور سراپا جہل ونادانی ہے اکثر خلق اس بلا مین مبتلا ہے اور دہو کے مین گرفتار اللھم غفرا وتوفیقا وخاتمۃ حسنی ابن القیم نے کہا ہے کہ اسطرح کی آیتین قرآن مجید مین بہت ہین مدار ان سب کا تین قاعدون پر ہے ایک ایمان دوسرے تقوی تیسرے اخلاص عمل للہ تعالی موافق سنت مطہرہ صحیحہ ان اصول سہ گانہ کے لوگ مستحق اس بشارت کے ہین نہ وہ لوگ جو انکے سوا ہین اور دوران بشارات کتاب وسنت کا انہین تواعد پر ہے یہ قواعد دو اصل کے اندر آجاتے ہین ایک اخلاص طاعت دوسرے احسان الی الخلق اور ضد انکی دو چیز مین ہے ایک ریاکاری دوسرے منع ماعون اور ان سب کا مرجع ایک چیز ہے یعنی موافقت رب کی محاب رب مین اور یہ بات حاصل نہین ہو سکتی ہے لیکن جبہی کہ حضرت کی اقتدا ظاہرا و باطنا تحقق

ہو جائے اجل مقصود اس بیان سے مژدہ رسانی ہے اہل سنت مطہرہ و عاملین بالحدیث
کو کہ اللہ تعالیٰ نے اونکے لیے جنت طیار کر رکھی ہے اور وہی لوگ اس بشارت کا استحقاق
دنیا و آخرت مین رکھتے ہین اللہ تعالیٰ کی نعمتین اونپر ظاہر و باطن مین جاری ہین یہی لوگ
اللہ کے ولی اور رسول کے محب اور حزب خدا و رسول ہین اور جو شخص حضرت کی
سنت سے خارج ہوا وہ خدا و رسول کا عدو مبین اور متبع خطوات شیطان لعین ہے
اسکے بعد یہ کہا ہے لا یاخذھم فی نصرۃ سنتہ لومۃ اللوام و لا یترکون ما صح عنہ
صلعم لقول احد من الانام والسنۃ اجل فی صدورھم من ان یقدموا علیھا
رایا فقھیا او بحثا جدلیا او خیالا صوفیا او تناقضا کلامیا او قیاسا فلسفیا
او حکما سیاسیا فمن قدم علیھا شیئا من ذلک فباب الصواب علیہ
مسدود و ھو عن طریق الرشاد مصدود انتھی اس سے معلوم ہوا کہ یہ وصف
جس شخص مین ہے وہ انشاء اللہ تعالیٰ جنتی ہوگا و اذ لیس فلیس اسکے بعد اشارہ
طرف شعب ایمان کے کر کے عقائد اہل ایمان کو بیان کیا ہے اسجگہہ حاجت اون عقائد
کے ذکر کی اسلئے نہین ہے کہ ہم ترجمہ ان عقائد کا آخر رسالہ الاحتواء علی مسئلۃ
الاستواء مین کر چکے ہین اور دیگر رسائل عقائد مثل رسالہ فتح الباب و قطف الثمر و
عقیدۃ السنی و انتقاد رجیح و معتقد منتقد اس باب مین کافی شافی وافی صافی ہین پھر
بعد بیان عقائد اہل حق کے یہ لکھا ہے فھذا مذھب المستحقین لھذہ البشریٰ قولاً
و عملاً و اعتقاداً و باللہ التوفیق مین کہتا ہون جس مذہب کی طرف اس عبارت
مین اشارہ پر بشارہ کیا ہے وہ بلا قید تقلید عقائد اشعریہ و ماتریدیہ ہے چنانچہ رسائل مشارٌ
الیھا اسی صفت پر ہین واللہ المستعان ❊

خاتمۃ الرسالہ

بیان مین خاتمۂ دعویٰ اہل جنت کے

وقال تعالیٰ ان الذین اٰمنوا وعملوا الصالحات یہدیہم ربہم بایمانہم تجری من تحتہم الانہار فی جنات النعیم دعواہم فیہا سبحانک اللہم وتحیتہم فیہا سلام واٰخر دعواہم ان الحمد للہ رب العالمین جو جملہ قرآن کریم کا فاتحۃ الباب وعنوان الکتاب ہے وہ جنت مین آخر دعوی اہل جنت ہوگا اول باٰخر نسبتے دارد ابن جریج نے کہا ہے ہمین خبر لگی ہے کہ جب اہل جنت پر گزر کسی پرندے کا ہوگا اور انکا جی اوسکو چاہیگا تو وہ سبحانک اللہم کہین گے یہ اونکا دعوی ہے اور یہ وہ لفظ ہے کہ بعد تکبیر تحریمہ کے نماز کو اسی لفظ سے دنیا مین شروع کرتے تہے جب فرشتہ وہ چیز دلخواہ لے آئیگا اور اونپر سلام کرے گا اور یہ اوسکو جواب دینگے تو یہ اونکی تحیت ہوگی جب کہا چکینگے تو اللہ کی حمد کرین گے یہ مطلب ہے اس آیت کا واٰخر دعواہم ان الحمد للہ رب العالمین قتادہ نے کہا اونکی دعا و تحیت جنت مین سلام ہوگا سفیان نے کہا جب ارادہ کسی شئے کا کرینگے سبحانک اللہم کہین گے وہ چیز پاس اونکے آجائیگی معنی اس کلمے کے تنزیہ وتعظیم واجلال واکرام رب العالمین ہے اوس چیز سے جو اوسکو زیبا و لایق نہین ہے موسیٰ بن طلحہ کہتے ہین حضرت سے پوچھا سبحان اللہ کیا ہے فرمایا تنزیہ ہے اللہ کی ہر برائی سے ابن الکوّا نے علی مرتضی سے کہا تہا کہ یہ کیا کلمہ ہے کہا اللہ نے اس لفظ کو اپنے نفس مقدس کے لئے پسند فرمایا ہے بالجملہ اللہ نے خبر دی کہ پہلی بات اونکے وقت استدعاء کے لفظ

سبحان اللہ ہوگی اور پچھلی بات وقت حصول مدعا کے لفظ الحمد للہ رب العالمین ہوگی معنی
آیت کے عام ہین مراد اس دعا سے مسئلت اور ثنا سب کچہہ ہے حدیث مین آیا ہے افضل دعا ء
الحمد للہ ہے پس مراد دعا سے اسجگہہ دعا و ثناء و ذکر ہے جسکا الہام اہل جنت کو ہوگا اللہ نے
اول و آخر حال کی خبر دی ہر کہ اول تسبیح ہے اور آخر تحمید اسکا الہام اونکو مثل الہام انفاس کے
ہوا کرے گا اسمین یہ بہی اشارہ ہے کہ جنت مین ساری تکالیف ساقط ہو جائینگی کوئی عبادت
باقی نہین رہیگی مگر یہ دعوی جسکا الہام اونکو ہوا کرے گا لفظ اللہم مین اشارہ ہے طرف صریح دعا کے
کیونکہ متضمن ہے معنی یا اللہ کو اور یا اللہ متضمن ہے سوال وثنا کو یہی بات اوس شخص نے بہی سمجہی ہے
جسنے یہ کہا ہے کہ وہ وقت ارادہ کسی شئے کے سبحانک اللہم کہین گے گویا بعض معنی اس لفظ
کے بیان کئے اور استیفاء معانی کا نہین کیا حالانکہ آیت مین اس بات پر دلیل نہین ہے کہ کہنا
اس لفظ کا وقت ارادہ کسی شئے کے ہوگا بلکہ دلالت آیت کی اس بات پر ہے کہ اول دعا تسبیح و
آخر دعا تحمید ہوگی اور یہ بات حدیث سے ثابت ہوئی کہ اونکو الہام اس تسبیح و تحمید کا مثل
انفاس کے ہوا کریگا تو اب کوئی وجہ اختصاص دعوے کی ساتھہ وقت ارادۂ شئے کے نہین رہی
اور جسطرح کہ یہ تقریر مناسب بمعنی آیت ہے اسیطرح مناسب اونکے حال کے ہے و للہ الحمد
اولاً و آخراً تمام ہوا یہ رسالہ روز دوشنبہ تاریخ ۱۸ ذیحجہ سنہ ۱۳۰۵ ہجری کو چہارم ذیحجہ کو شروع
کیا تہا ۱۵ دن مین ختم ہوا اسمین تعطیلات عیدالاضحی و ایام تشریق خالی بہی رہے اصل کتاب
حادی الارواح فی صفحہ ۲۵ سطر کے حساب سے اٹھارہ جزو مین تہی خلاصہ اوسکا مثیر
ساکن الغرام الی روضات دارالسلام سات جزو مین بزبان عربی سنہ ۱۲۸۹ مین طبع ہو چکا ہی
ہر صفحہ مین ۲۳ سطر تہی قالب طبع مین پانچ جزو کے اندر بحساب فی صفحہ ۲۷ سطر آیا اب
یہ تلخیص اوسکی اُردو زبان مین بارہ جزو مین بحساب فی صفحہ ۱۹ سطر ہوئے

اسکا نام ہادی القلب السلیم الی درجات جنات النعیم رکھا ہے واللہ الہادی وعلیہ اعتمادی وبہ فی کل الامور استنادی وآخر دعوای ان الحمد للہ رب العالمین

تمت

صحت نامۂ ہادی القلب السلیم

صفحہ	سطر	غلط	صواب	صفحہ	سطر	غلط	صواب
۴	۱۷	اوروہ	اور	۳۱	۱۶	سونے کےہین	سونے کا ہے
۷	۱۰	الستن	اہل السنن	۳۲	۹	پیچھلی	پچھلی
״	۱۷	اختصام	قصہ اختصام	״	۱۹	ابرے کے کہ ابرہ	ابرے کے یعنی جب
۱۲	۷	درو	درو			استر سے ٹرہکر ہوگا	استر استبرق کا
״	۱۷	المنتی	المنتھیٰ				ہواتو ابرے کا
۱۶	۲	یابخل	یاشح				کیا کہنا ہو کہ کسقدر
۱۸	۱۸	فرمایاہم	فرمایا ھم				عمدہ و قیمتی ہوگا۔
۱۹	۵	تشبیہہ	تشبیہ	۳۳	۲	اوسکا	اونکا
۲۸	۳	یونکہ	چونکہ	״	۳	آخرین	اُخرین
״	۱۰	اسلئے	اسلئے کہ	۴۴	۱۴	یا لاحسان	باحسان
۲۹	۱	بخارجین	بمخرجین	״	۱۵	من تحتہم	تحتھا
״	۱۸	تنعیص	تنغیص	۴۸	۲	خثیمۃ	خیثمۃ
۳۰	״	خوف و	خوف	۵۰	۱۶	کہ ایک	ایک

صفحہ	سطر	خطا	صواب	صفحہ	سطر	خطا	صواب
۵۳	۸	سَید	سَیّد	۹۱	۱۰	ان الا	ان لا
۵۴	۹	ولله	والله	۹۲	۸	اسفلتم	اسلفتم
۵۶	۱۳	اسیطرح	اسطرح	۹۵	۵	جنتی	جتنے
۵۷	۱۱	انی اسالكِ	انا نسألك	۹۸	۱۲	ام	+
۵۸	۴	ان	ابن	۹۹	۵	تاکہ	+
؍؍	۱۵	خدا پر	خدا	؍؍	۱۷	اکیدر رومہ	اکیدر دومہ
۵۹	۸	مائد	مائدی	۱۰۴	۲	محملہ	مخملہ
۶۱	۸	نہین ہین	نہین ہے	؍؍	۴	شیخانات	بشخانات
؍؍	۹	انتھی	انتھی	؍؍	۱۷	ذفرات	دفرات
؍؍	۱۰	موضع	موضوع	۱۰۶	۴	تیت	بیت
۶۶	۱۳	تہالے	تہامے	۱۰۷	۱۳	سی سالہ	سہ وسی سالہ
؍؍	۶	چالکر دیکھی	جب وہ گزر کریگا تو وہ اوسکے پیچھے چلین گے۔	۱۰۸	۵	اتبناھم ذریتھم بایمان	والذین اٰمنوا وتبعتھم ذریتھم بایمان
۷۷	۱۴	اسقدر بڑا کہ اگر	اوسکا سایہ بقدر کہ				الحقنا بھم ذریتھم
۸۰	۱	بہل	پہل				بایمان
۵۳	۵	تشتھینہ	تشتھیہ	؍؍	۹	الونکی	والونکی
۹۰	۱۱	رحیق	رحیق مختوم	۱۱۳	۱۹	کاسات	کاساتہ

صفحہ	سطر	خطا	صواب	صفحہ	سطر	خطا	صواب
۱۱۹	۱۶	سویا	سوئے	۱۵۳	۸	دبھم	دبھم یومئذ
۱۲۱	۱۴	للقطف	القطف	″	۱۹	دنبا	دنیا
۱۲۴	″	الحیاۃ	حیاتکم	۱۵۴	۳	روئت	رُؤیت
۱۲۶	۱۶	کے ہے	کے کی ہے	۱۵۷	۱۰	بجال	واللہ اعلم بحال
۱۳۰	۱	جماد	حماد	۱۶۱	۲	جواس	جواس حدیث
۱۳۴	۳	اوسپر	اونپر	۱۶۵	۱	انزل	نزل
۱۳۵	۱	وہ	اون کجاوونکی	″	۲	وماالله	وما ربك
۱۴۳	۲	جبلی	حبلی	۱۷۰	۱۵	رہنی	رہتی
″	۹	تو	✣	۱۷۶	۹	زاکرہ	مذاکرہ
۱۴۴	۸	ساعد	سعد	۱۷۸	۷	اوسنے	اونسے
۱۴۵	۳	یہی	بھی	۱۸۰	۱۷	لاخوف	ان لاخوف
″	۱۳	زید	زَبد	۱۸۲	۴	جرغ وفرغ	جزع وفزع
۱۴۸	۱۴	حسان	حِسان	۱۸۳	۹	صلوتہم	صلواتہم

ربنا اختم بالخیر


3 1761 07295087 6